سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2018

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2018

(جمعرات 26، جمعتہ المبارک 27، سوموار 30۔اپریل، بدھ 2، جمعرات 3،
جمعتہ المبارک 4، سوموار 7۔مئی 2018)
(یوم الخمیس 9، یوم الجمع 10، یوم الاثنین 13، یوم الاربعاء 15، یوم الخمیس 16،
یوم الجمع 17، یوم الاثنین 20۔شعبان المعظم 1439ھ)

سولھویں اسمبلی: پینتیسواں اجلاس

جلد35 : شمارہ جات : 1 تا7

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

پینتیسواں اجلاس

جمعرات،26۔اپریل2018

جلد 35:شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	------------	1

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
2۔	ایجنڈا ------------	3
3۔	ایوان کے عہدے دار ------------	5
4۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ ------------	13
5۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	14
6۔	چیئرمینوں کا پینل ------------	15
	سوالات (محکمہ جات صنعت، تجارت و سرمایہ کاری، توانائی اور ترقی خواتین)	
7۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	15
8۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	50
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
9۔	مسودہ قانون (ترمیم) لینڈ ریونیو پنجاب 2018اور مسودہ قانون (ترمیم) رجسٹریشن پنجاب 2018کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال، ریلیف اور اشتمال کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا------------	56
10۔	کورم کی نشاندہی ------------	59

جمعتہ المبارک، 27۔اپریل2018

جلد 35: شمارہ 2

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
11۔	ایجنڈا ------------	63
12۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ ------------	65
13۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	66
	تعزیت	
14۔	معزز ممبر محترمہ فوزیہ ایوب قریشی کی والدہ ماجدہ اور ریڈیو پاکستان	

	کے مجاہد ڈرائیور عاشق بٹ کی وفات پر دعائے مغفرت ------------	67
	پوائنٹ آف آرڈر	
15۔	لاہور: سمن آباد این بلاک کی سڑک پر ملبے کے ڈھیر سے سکولوں	
	اور کالج کے طلباء وطالبات کو پریشانی کا سامنا ------------	67
16۔	کورم کی نشاندہی ------------	69
	تحاریک استحقاق	
17۔	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی) ------------	70

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
18۔	مسودہ قانون لازمی تعلیم قرآن مجید 2017 کے بارے میں مجلس قائمہ	
	برائے تعلیم کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	72
	تحاریک التوائے کار	
19۔	پنجاب کے ٹیچنگ ہسپتالوں میں پروفیسرز کی خلاف میرٹ بھرتی ------------	72
	سرکاری کارروائی	
	مسودہ قانون (جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)	
20۔	آرڈیننس (ترمیم) (ریگولیشن) ساؤنڈ سسٹم پنجاب 2018 ------------	75
21۔	کورم کی نشاندہی ------------	75
	مسودات قانون (جو متعارف ہوئے)	
22۔	مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) دھماکا خیز مواد 2018 ------------	76
23۔	مسودہ قانون تحفظ گواہ پنجاب 2018 ------------	76
24۔	مسودہ قانون (ترمیم) گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن پنجاب 2018 ------------	77

25۔	مسودہ قانون (پنجاب دوسری ترمیم) رجسٹریشن 2018 ------------	77
26۔	مسودہ قانون (ترمیم) ماہی پروری پنجاب 2018 ------------	77
27۔	مسودہ قانون (ترمیم) (تنسیخ) بانڈڈ لیبر سسٹم پنجاب 2018 ------------	78
28۔	مسودہ قانون ایگریکلچرل مارکیٹنگ ریگولیٹری اتھارٹی پنجاب 2018 ------------	78
29۔	مسودہ قانون (ریگولرائزیشن آف سروس) پنجاب 2018 ------------	79
30۔	قواعد کی معطلی کی تحریک ------------	80
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
31۔	مسودہ قانون (ریگولرائزیشن آف سروس) پنجاب 2018 ------------	80
32۔	کورم کی نشاندہی ------------	88
33۔	مسودہ قانون (ریگولرائزیشن آف سروس) پنجاب 2018 (---جاری) ------------	89

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سوموار، 30۔اپریل 2018	
	جلد 35: شمارہ 3	
34۔	ایجنڈا ------------	97
35۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	99
36۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	100
	سوالات (محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)	
37۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	101
38۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	141
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
39۔	مسودہ قانون (ترمیم) جیل خانہ جات 2016 اور نشان زدہ	

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سوالات نمبر8025، 8058 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے داخلہ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	153
	پوائنٹ آف آرڈر	
40۔	گندم کی خریداری پالیسی پر بحث اور نظر ثانی کا مطالبہ	155
41۔	میڈیکل سٹورز بند ہونے سے مریضوں کو پریشانی کا سامنا	157
42۔	کورم کی نشاندہی	163
	بدھ، 2۔مئی 2018	
	جلد 35: شمارہ 4	
43۔	ایجنڈا	169
44۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	173
45۔	نعت رسول مقبول ﷺ	174

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	پوائنٹ آف آرڈر	
46۔	میڈیا پر وزیر قانون رانا ثناء اللہ خان کی جانب سے معزز خواتین کے بارے میں کہے گئے نازیبا الفاظ کو واپس لینے اور معذرت کرنے کا مطالبہ	175
	سوالات (محکمہ جات خوراک اور جیل خانہ جات)	
47۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	179
48۔	کورم کی نشاندہی	197
49۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	198
	جمعرات، 3۔مئی 2018	
	جلد 35: شمارہ 5	

50-	ایجنڈا	203
51-	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	205
52-	نعت رسول مقبول ﷺ	206
	سوالات (محکمہ مال)	
53-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	207
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
54-	مسودہ قانون (ترمیم)(ریگولیشن) ساؤنڈ سسٹم 2018، مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) دھماکا خیز مواد 2018 اور مسودہ قانون تحفظ گواہ 2018 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے داخلہ کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا	227
55-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (۔۔۔جاری)	228
56-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	243
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
57-	مسودہ قانون (پنجاب دوسری ترمیم) رجسٹریشن 2018 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	248
نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	پوائنٹ آف آرڈر	
58-	راولپنڈی ائرپورٹ ہاؤسنگ سوسائٹی کے حوالے سے قائمہ کمیٹی برائے امداد باہمی کی میٹنگ بلانے کا مطالبہ	249
	رپورٹ (میعاد میں توسیع)	
59-	نشان زدہ سوال نمبر 8383 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امداد باہمی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	252

تحاریک التوائے کار

60- محکمانہ ناکامی کی وجہ سے ٹی بی کے مریضوں میں مسلسل اضافہ ------------ 254

پوائنٹ آف آرڈر

61- قواعد معطل کر کے مسودہ قانون لازمی تعلیم قرآن مجید
کو ٹیک اپ کرنے کا مطالبہ ------------ 256

62- ڈی جی پی آر کے ملازم کو زخمی کرنے پر
ڈپٹی ڈائریکٹر کے خلاف قانونی کارروائی کا مطالبہ ------------ 257

63- کورم کی نشاندہی ------------ 259

جمعتہ المبارک،4- مئی2018

جلد 35:شمارہ 6

64- ایجنڈا ------------ 263

65- تلاوت قرآن پاک وترجمہ ------------ 265

66- نعت رسول مقبول ﷺ ------------ 266

سوالات (محکمہ جات سکولز ایجوکیشن اور ہائر ایجوکیشن)

67- نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------ 267

68- نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------ 292

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر

رپورٹ (جو پیش ہوئی)

69- مسودہ قانون ایگریکلچرل مارکیٹنگ ریگولیٹری اتھارٹی پنجاب 2018 کے بارے
میں مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------ 298

رپورٹیں (میعاد میں توسیع)

70۔	نشان زدہ سوال نمبر8288 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے آبکاری و محصولات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	299
71۔	مسودہ قانون (ترمیم) اینیملز سلاٹر کنٹرول پنجاب 2016 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	300
72۔	نشان زدہ سوال نمبر8974 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	301
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
73۔	تحاریک استحقاق نمبر20 بابت 2015، نمبر3، 6 بابت سال 2017 اور نمبر2، 9، 11 اور 13 بابت سال 2018 کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	302
	رپورٹ (میعاد میں توسیع)	
74۔	نشان زدہ سوالات نمبر 8531، 8960، 9282 اور 9340 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	302
	پوائنٹ آف آرڈر	
75۔	کرسچئن میرج سرٹیفکیٹ کا یونین کونسلز میں رجسٹرڈ کرنے کا مطالبہ ------------	303
76۔	وزیر قانون کی جانب سے معزز خواتین کے بارے میں کہے گئے ہتک آمیز الفاظ پر معذرت کرنے کا مطالبہ ------------	305
نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
77۔	قواعد کی معطلی کی تحریک ------------	314
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)	

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
78۔	مسودہ قانون یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی رسول پنجاب 2018	------------	316
79۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	------------	316
	مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)		
80۔	مسودہ قانون (ترمیم) (ریگولیشن) ساؤنڈ سسٹمز پنجاب 2018	------------	317
81۔	مسودہ قانون لازمی تعلیم قرآن مجید پنجاب 2018	------------	320
	سوموار، 7۔مئی 2018		
	جلد 35: شمارہ 7		
82۔	ایجنڈا	------------	327
83۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	------------	329
84۔	نعت رسول مقبول ﷺ	------------	330
	سوالات (محکمہ ہائر ایجوکیشن)		
85۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	331
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)		
86۔	حکومت پنجاب کے حسابات پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ برائے سال 12-2011 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 2 کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	------------	335
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)		
87۔	نشان زدہ سوالات نمبر 7108، 7122 اور 7124 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	------------	335

88۔ تحریک التوائے کار نمبر1093 اور نشان زدہ سوالات نمبر2588، 3539، 4980، 7169، 7677، 7681، 9376 اور 9383 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ 337

89۔ نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (۔۔۔جاری) ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ 338

90۔ نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ 339

پوائنٹ آف آرڈر

91۔ MCAT/ECAT کے حوالے سے سپیشل کمیٹی نمبر9 کی رپورٹ پر مزید کارروائی کا مطالبہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ 344

تحاریک التوائے کار

92۔ حکومت پنجاب محکمہ تعلیم کے لئے مختص بجٹ استعمال کرنے میں ناکام ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ 346

93۔ وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی کی اہم انتظامی سیٹوں پر خلاف میرٹ بھرتی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ 347

94۔ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین وحدت روڈ لاہور کی جانب سے جعلی کانووکیشن کے انعقاد اور جعلی ڈگری کی تقسیم کا انکشاف ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ 348

95۔ گورا کرنے والی غیر قانونی کریموں اور شیمپو کے استعمال سے خواتین مختلف بیماریوں کا شکار ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ 349

سرکاری کارروائی

رپورٹیں (جو ایوان کی میز پر رکھی گئی)

96۔ انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ اتھارٹی پنجاب کی سالانہ رپورٹ بابت سال2016 ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ 351

97۔ پنجاب پنشن فنڈ کی سالانہ رپورٹ بابت سال2017 ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ 351

98۔ اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ 351

99۔ انڈکس

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(106)/2018/1739. **Dated: 23rd Apil 2018.** The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

> "In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, **Malik Muhammad Rafique Rajwana,** Governor of the Punjab, hereby summon Provincial Assembly of the Punjab to meet on **26th April 2018 at 2:00 pm** in the Provincial Assembly Chambers Lahore.

Dated Lahore, the **MALIK MUHAMMAD RAFIQUE RAJWANA**
23rd April 2018 **GOVERNOR OF THE PUNJAB"**

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ26۔اپریل2018

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات صنعت، تجارت وسرمایہ کاری، توانائی اور ترقی خواتین)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤنوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) مسودہ قانون پر غوروخوض اور اس کی منظوری

مسودہ قانون(ریگولرائزیشن آف سروس)پنجاب2018

ایک وزیر مسودہ قانون(ریگولرائزیشن آف سروس)پنجاب2018 پیش کریں گے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ریگولرائزیشن آف سروس)پنجاب 2018کو فوری طور پر زیر غور لانے کی غرض سے قواعد انضباط کار، صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت متذکرہ قواعد کے قاعدہ94اور 95اور تمام دیگر متعلقہ قواعد کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ریگولرائزیشن آف سروس)پنجاب 2018،فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ریگولرائزیشن آف سروس)پنجاب 2018منظور کیا جائے۔

4

(بی) آرڈیننس کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

آرڈیننس(ترمیم(ریگولیشن)ساؤنڈ سسٹمز پنجاب 2018

ایک وزیر آرڈیننس(ترمیم)(ریگولیشن)ساؤنڈ سسٹمز پنجاب 2018ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

(سی) مسودات قانون کا پیش کیا جانا

1۔ مسودہ قانون(پنجاب ترمیم)دھماکا خیز مواد 2018

ایک وزیر مسودہ قانون(پنجاب ترمیم)دھماکا خیز مواد 2018پیش کریں گے۔

2۔ مسودہ قانون تحفظ گواہ پنجاب 2018

ایک وزیر مسودہ قانون تحفظ گواہ پنجاب 2018پیش کریں گے۔

3۔ مسودہ قانون(ترمیم)گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن پنجاب 2018

ایک وزیر مسودہ قانون(ترمیم)گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن پنجاب 2018پیش کریں گے۔

5

صوبائی اسمبلی پنجاب

1۔ ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	رانا محمد اقبال خان
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار شیر علی گورچانی
وزیراعلیٰ	:	میاں محمد شہباز شریف
قائد حزب اختلاف	:	میاں محمود الرشید

2۔ چیئرمینوں کا پینل

1۔	ملک محمد وارث کلو، ایم پی اے	پی پی۔42
2۔	باؤ اختر علی، ایم پی اے	پی پی۔144
3۔	جناب اعجاز حسین، ایم پی اے	پی پی۔15
4۔	محترمہ عائشہ جاوید، ایم پی اے	ڈبلیو۔317

3۔ کابینہ

1۔	راجہ اشفاق سرور	:	وزیر محنت وانسانی وسائل
2۔	جناب جہانگیر خانزادہ	:	امور نوجواناں، کھیلیں*
3۔	جناب شیر علی خان	:	وزیر کانکنی ومعدنیات، ٹرانسپورٹ*
4۔	جناب تنویر اسلم ملک	:	وزیر مواصلات وتعمیرات
5۔	جناب محمد آصف ملک	:	وزیر آثار قدیمہ

- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-.II)2-10/2013 مورخہ 11۔جون2013،29۔مئی 2015وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (26۔اپریل7۔مئی 2018) تفویض کیا گیا۔
- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-.II)2-10/2013 مورخہ 28۔نومبر 2016 کو نئے وزراء کو محکموں کا چارج دیا گیا اور کچھ وزراء کے محکمے تبدیل کئے گئے۔

6

6۔	جناب امانت اللہ خان شادی خیل	:	وزیر آبپاشی
7۔	رانا ثناءاللہ خان	:	وزیر قانون وپارلیمانی امور
8۔	لیفٹیننٹ کرنل(ر)سردار محمد ایوب خان	:	وزیر انسداد دہشت گردی
9۔	محترمہ حمیدہ وحید الدین	:	وزیر ترقی خواتین
10۔	خواجہ محمد منشاءاللہ بٹ	:	وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ
11۔	خواجہ عمران نذیر	:	وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر
12۔	جناب بلال یٰسین	:	وزیر خوراک
13۔	میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن	:	وزیر آبکاری ومحصولات، اطلاعات وثقافت *
14۔	خواجہ سلمان رفیق	:	وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن
15۔	رانا مشہود احمد خان	:	وزیر سکولز ایجوکیشن
16۔	سید زعیم حسین قادری	:	وزیر اوقاف ومذہبی امور
17۔	شیخ علاؤالدین	:	وزیر صنعت، تجارت اور سرمایہ کاری
18۔	سید رضا علی گیلانی	:	وزیر ہائر ایجوکیشن
19۔	میاں یاور زمان	:	وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری
20۔	محترمہ نغمہ مشتاق	:	وزیر زکوۃ وعشر
21۔	ملک ندیم کامران	:	وزیر منصوبہ بندی وترقیات
22۔	میاں عطاء محمد خان مانیکا	:	وزیر مال
23۔	ڈاکٹر فرخ جاوید	:	وزیر خواندگی وغیر رسمی بنیادی تعلیم
24۔	جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا	:	وزیر زراعت

25۔ جناب آصف سعید منیس	:	وزیر لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ
26۔ ملک احمد یار ہنجرا	:	وزیر جیل خانہ جات
27۔ سید ہارون احمد سلطان بخاری	:	وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

7

28۔ مہر اعجاز احمد اچلانہ	:	وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ
29۔ ملک محمد اقبال چنڑ	:	وزیر امداد باہمی
30۔ چودھری محمد شفیق	:	وزیر خصوصی تعلیم
31۔ محترمہ ذکیہ شاہنواز خان	:	وزیر تحفظ ماحول
32۔ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا	:	وزیر خزانہ
33۔ جناب خلیل طاہر سندھو	:	وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور
34۔ ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ	:	وزیر بہبود آبادی

9

4۔ پارلیمانی سیکرٹریز

1۔ چودھری سرفراز افضل	: امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ
2۔ راجہ محمد اویس خان	: زکوٰۃ وعشر
3۔ جناب نذر حسین	: قانون وپارلیمانی امور
4۔ صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی	: لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ
5۔ جناب کرم الٰہی بندیال	: توانائی
6۔ حاجی محمد الیاس انصاری	: سماجی بہبود وبیت المال
7۔ چودھری فقیر حسین ڈوگر	: جیل خانہ جات
8۔ میاں طاہر	: سیاحت
9۔ جناب محمد ثقلین انور سپرا	: اوقاف ومذہبی امور
10۔ جناب امجد علی جاوید	: بہبود آبادی
11۔ محترمہ نازیہ راحیل	: ریونیو
12۔ جناب عمران خالد بٹ	: صنعت، کامرس وسرمایہ کاری
13۔ جناب محمد نواز چوہان	: ٹرانسپورٹ
14۔ جناب اکمل سیف چٹھہ	: تحفظ ماحول
15۔ چودھری محمد اسد اللہ	: خوراک
16۔ نوابزادہ حیدر مہدی	: مینجمنٹ اور پروفیشنل ڈویلپمنٹ
17۔ رانا محمد افضل	: داخلہ
18۔ خواجہ محمد وسیم	: امداد باہمی

• بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبرPA:4-18/1157مورخہ17، 23۔فروری2017پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

10

19۔	لیفٹیننٹ کرنل(ریٹائرڈ)شجاعت احمد خان	: اشتمال املاک،پی ڈی ایم اے
20۔	جناب رمضان صدیق بھٹی	: لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ
21۔	جناب محمد حسان ریاض	: سپیشلائزڈہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن
22۔	چودھری علی اصغر منڈا(ایڈووکیٹ)	: ایس اینڈ جی اے ڈی
23۔	جناب سجاد حیدر گجر	: ہاؤسنگ،شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
24۔	جناب محمد نعیم صفدر انصاری	: مواصلات وتعمیرات
25۔	میاں محمد منیر	: آبکاری ومحصولات
26۔	ملک محمد علی کھوکھر	: پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر
27۔	رانااعجاز احمد نون	: زراعت
28۔	جناب احمد خان بلوچ	: پبلک پراسیکیوشن
29۔	جناب عامر حیات ہراج	: کانکنی ومعدنیات
30۔	رانابابر حسین	: خزانہ
31۔	میاں نوید علی	: محنت وانسانی وسائل
32۔	جناب محمود قادر خان	: چیف منسٹر انسپکشن ٹیم
33۔	سردار عاطف حسین خان مزاری	: خواندگی وغیر رسمی بنیادی تعلیم
34۔	ملک احمد کریم قسور لنگڑیال	: منصوبہ بندی وترقیات
35۔	سردار عامر طلال گوپانگ	: سپیشل ایجوکیشن
36۔	چودھری خالد محمود ججہ	: آبپاشی

37۔ میاں فدا حسین : جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری

38۔ چودھری زاہد اکرم : کالونیز

39۔ محترمہ شاہین اشفاق : ترقی خواتین

11

40۔ محترمہ مہوش سلطانہ : ہائر ایجوکیشن

41۔ محترمہ جوئس رُوفن جُولیس : سکولز ایجوکیشن

42۔ محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری : اطلاعات و ثقافت

43۔ جناب طارق مسیح گل : انسانی حقوق و اقلیتی امور

5۔ ایڈووکیٹ جنرل

جناب شکیل الرحمان خان

6۔ ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی : رائے ممتاز حسین بابر

ڈائریکٹر جنرل (پارلیمانی امور اینڈ ریسرچ) : جناب عنایت اللہ لک

13

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا پینتیسواں اجلاس

جمعرات،26۔اپریل2018

(یوم الخمیس،9۔شعبان المعظم1439ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 5بج کر5منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمO

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِO

حٰمٓ ۚ﴿۱﴾ وَ الۡکِتٰبِ الۡمُبِیۡنِ ۙ﴿۲﴾ اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰہُ فِیۡ لَیۡلَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ
اِنَّا کُنَّا مُنۡذِرِیۡنَ ﴿۳﴾ فِیۡہَا یُفۡرَقُ کُلُّ اَمۡرٍ حَکِیۡمٍ ۙ﴿۴﴾ اَمۡرًا
مِّنۡ عِنۡدِنَا ؕ اِنَّا کُنَّا مُرۡسِلِیۡنَ ۚ﴿۵﴾ رَحۡمَۃً مِّنۡ رَّبِّکَ ؕ اِنَّہٗ
ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ۙ﴿۶﴾ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ مَا
بَیۡنَہُمَا ۘ اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّوۡقِنِیۡنَ ﴿۷﴾ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ یُحۡیٖ وَ یُمِیۡتُ ؕ
رَبُّکُمۡ وَ رَبُّ اٰبَآئِکُمُ الۡاَوَّلِیۡنَ ﴿۸﴾ بَلۡ ہُمۡ فِیۡ شَکٍّ یَّلۡعَبُوۡنَ ﴿۹﴾
فَارۡتَقِبۡ یَوۡمَ تَاۡتِی السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِیۡنٍ ۙ﴿۱۰﴾

سورۃ الدّخان 1 تا 10

حٰمٓ(1) اس کتاب روشن کی قسم (2) کہ ہم نے اس کو مبارک رات میں نازل فرمایا ہم تو رستہ دکھانے والے ہیں (3) اسی رات میں تمام حکمت کے کام فیصل کئے جاتے ہیں (4) (یعنی) ہمارے ہاں سے حکم ہو کر۔ بے شک ہم ہی (پیغمبرؐ کو) بھیجتے ہیں (5) (یہ) تمہارے پروردگار کی رحمت ہے۔ وہ تو سننے والا جاننے والا ہے (6) آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان دونوں میں ہے سب کا مالک۔ بشرطیکہ تم لوگ یقین کرنے والے ہو (7) اس کے سوا کوئی معبود نہیں (وہی) جِلاتا ہے اور (وہی) مارتا ہے۔ وہی تمہارا اور تمہارے

پہلے باپ دادا کا پروردگار ہے (8) لیکن یہ لوگ شک میں کھیل رہے ہیں (9) تو اس دن کا انتظار کرو کہ آسمان سے صریح دھواں نکلے گا (10)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

اُٹھا جب بھی دستِ عطا محمدؐ
غنی بن گئے گدائے محمدؐ
جدھر چشمِ رحمت اٹھائے محمدؐ
زمانے کی بگڑی بنائے محمدؐ
تمنا یہی ہے یہی آرزو ہے
ہمیں بھی مدینے بلائیں محمدؐ
یہ اندازِ خیرات ان کا تو دیکھو
غلاموں کو سلطان بنائے محمدؐ
سرِ راہ اپنی میں آنکھیں بچھاؤں
میرے گھر جو تشریف لائیں محمدؐ

جناب سپیکر: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئر مین کا اعلان کریں۔

چیئر مینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئر مین نامزد فرمایا ہے:

1. ملک محمد وارث کلو، ایم پی اے — پی پی۔42
2. باؤ اختر علی، ایم پی اے — پی پی۔144
3. جناب اعجاز حسین بخاری، ایم پی اے — پی پی۔15
4. محترمہ عائشہ جاوید، ایم پی اے — ڈبلیو۔317

شکریہ

سوالات

(محکمہ جات صنعت، تجارت و سرمایہ کاری، توانائی اور ترقی خواتین)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات صنعت، تجارت و سرمایہ کاری، انرجی اور ترقی خواتین سے متعلقہ سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! خواجہ آصف کو اسلام آباد ہائیکورٹ نے تاحیات نااہل قرار دے دیا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ انہیں وزیر خارجہ کے عہدے سے فی الفور مستعفی

ہو جانا چاہئے اور اگر وہ استعفیٰ نہیں دیتے تو وزیر اعظم کو انہیں dismiss کر دینا چاہئے۔ اس فیصلے کے بعد اگر وہ کوئی فرائض سر انجام دیں گے تو اس سے پاکستان کی جگ ہنسائی ہو گی۔ ایک ایسا شخص جس کے بارے میں عدالت عالیہ یہ کہے کہ وہ صادق اور امین نہیں ہے اور اسے تاحیات نااہل قرار دے دے تو پھر وہ کس طرح سے 20 کروڑ پاکستانی عوام کا بیرون ملک case plead کر سکتا ہے؟ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ خواجہ آصف کو فی الفور اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دینا چاہئے۔ اسی طرح جناب احسن اقبال کو بھی مستعفی ہو جانا چاہئے کیونکہ وہ بھی سعودی عرب کے اقامہ ہولڈر رہیں۔

جناب سپیکر: میاں محمود الرشید صاحب! آپ کا پوائنٹ آف آرڈر valid نہیں۔ مہربانی کر کے آپ تشریف رکھیں کیونکہ یہ اس ایوان سے متعلقہ معاملہ نہیں ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اسحاق ڈار، خواجہ آصف اور جناب احسن اقبال یہ تینوں پاکستان کی بدنامی کا باعث بن رہے ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ عدالت عالیہ کے حکم کے بعد کوئی جواز نہیں رہتا کہ وہ وزارت کے ساتھ چمٹے رہیں۔ اسحاق ڈار صاحب باہر چلے گئے ہیں اور انہوں نے چھٹی لی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ قانون اور اخلاقی لحاظ سے خواجہ آصف کو فی الفور استعفیٰ دے دینا چاہئے اگر وہ استعفیٰ نہیں دیتے تو وزیر اعظم کو انہیں اقتدار سے الگ کر دینا چاہئے۔ اچھی روایات قائم رکھی جائیں۔ دھونس، دھاندلی، پسند اور ناپسند کی بنیاد پر ایک نااہل شخص پاکستانی عوام کا case plead کرنے کی بجائے پاکستان کی بدنامی کا باعث بن رہا ہے۔ خواجہ آصف میں اتنی اخلاقی جرأت ہونی چاہئے کہ وہ خود ہی وزارت سے مستعفی ہو جائیں۔

جناب سپیکر: میاں محمود الرشید! ابھی خواجہ آصف صاحب کو appeal کا حق حاصل ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ (قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے معزز ممبران اپنی نشستوں پر کھڑے ہو گئے اور
"خواجہ آصف استعفیٰ دو" کی نعرے بازی شروع کر دی)

آپ سب معزز ممبران مہربانی کر کے اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ میری بات سنیں۔ Order please. Order in the House. معزز ممبران! یہ وقفہ سوالات ہے اور آپ کے سوالات کے

جوابات ہیں۔اس ایوان کے جو معزز ممبر نہیں ہیں ان کے بارے میں اس قسم کی بات کرنا مناسب نہیں ہے۔جناب احسن ریاض فتیانہ آپ کا سوال ہے۔آپ سوال نمبر بولئے گا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
خواجہ محمد آصف کے خلاف نعرے بازی)

آپ لوگ تشریف رکھیں۔آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ دیکھیں، آپ تقریباً تین سے چار لاکھ افراد کے نمائندے ہیں لہٰذا آپ مہربانی فرما کر اچھے طریقے سے behave کریں۔ آپ جو بات کر رہے ہیں وہ اس Chair سے متعلقہ نہیں ہے کیونکہ وہ اس ایوان کے ممبر ہی نہیں ہیں۔ جی، احسن ریاض فتیانہ صاحب!

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 9172 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع فیصل آباد میں محکمہ صنعت کے ملازمین،
ادارے اور انڈسٹریل اسٹیٹس سے متعلقہ تفصیلات

*9172: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ صنعت کے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں، تفصیل عہدہ، گریڈ وار بتائیں؟

(ب) اس ضلع میں محکمہ کے کتنے ادارے کس کس نام سے کہاں کہاں چل رہے ہیں؟

(ج) اس ضلع میں کون کون سی انڈسٹریل اسٹیٹس ہیں؟

(د) مالی سال 2016-17 کے دوران کتنی رقم اس محکمہ کو فراہم کی گئی ہے اس کی مد وار تفصیلات بتائیں؟

(ہ) اس ضلع میں محکمہ ہذا انڈسٹری مالکان کو کون کون سی سہولیات یا خدمات فراہم کر رہا ہے؟

(و) اس ضلع میں کس جگہ انڈسٹریل اسٹیٹ اور ٹیکنیکل ادارے بنانے کی تجویز حکومت کے زیر غور ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین):

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ صنعت کے بیس ملازمین ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	عہدہ	گریڈ
1۔	ڈسٹرکٹ آفیسر	17
2۔	اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ آفیسر	17
3۔	انسپکٹر آف بوائلر	16
4۔	سٹینو گرافر	15
5۔	سینئر کلرک	14
6۔	سینئر کلرک	14
7۔	سینئر کلرک	14
8۔	اسسٹنٹ انڈسٹریل ڈویلپمنٹ آفیسر	11
9۔	سٹیٹسٹیکل اسسٹنٹ	11
10۔	جونیئر کلرک	11
11۔	جونیئر کلرک	11
12۔	جونیئر کلرک	11
13۔	جونیئر کلرک	11
14۔	ڈرائیور	4
15۔	نائب قاصد	3
16۔	نائب قاصد	2
17۔	نائب قاصد	1
18۔	نائب قاصد	1
19۔	سویپر	1
20۔	چوکیدار	1

(ب) اس ضلع میں محکمہ کے دو دفاتر مختلف جگہوں پر کام کر رہے ہیں۔

1. ڈسٹرکٹ آفیسر انڈسٹریز پرائسز اوزان وپیمائش، بمقام کمشنر آفس فیصل آباد
2. انسپکٹر آف بوائلرز فیصل آباد سرکل بمقام پیپلز کالونی فیصل آباد

(ج) اس ضلع میں درج ذیل چار انڈسٹریل اسٹیٹس ہیں۔

1. پنجاب سمال انڈسٹریل اسٹیٹ، سرگودھا روڈ، فیصل آباد۔
2. فیصل آباد انڈسٹریل اسٹیٹ نزد ساہیانوالہ انٹر چینج، تحصیل چک جھمرہ، فیصل آباد۔
3. ویلیو ایڈیشن سٹی نزد کھڑڑیانوالہ چوک، تحصیل چک جھمرہ، فیصل آباد۔
4. ملت انڈسٹریل اسٹیٹ، ملت روڈ فیصل آباد۔

(د) مالی سال 17-2016 کے دوران فراہم کردہ رقم سے متعلقہ تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ہ) محکمہ صنعت کی حالیہ پالیسی کے تحت انڈسٹری مالکان کو کسی بھی قسم کی صنعت لگانے کے لئے پابندیوں سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔ حالیہ پالیسی کے تحت محکمہ صنعت ایک سہولت کار کا کردار ادا کر رہا ہے جبکہ محکمہ ہذا کے فرائض میں انڈسٹری مالکان کو مفید معلومات فراہم کرنا اور صنعتوں کے فروغ کے لئے ان کی راہنمائی کرنا شامل ہے۔ انڈسٹری مالکان کے مسائل اور ان کے حل کے لئے مثبت تجاویز کو حکومتی سطح تک پہنچانا شامل ہے۔

(و) فی الحال کوئی نئی انڈسٹری اسٹیٹ بنانے کی تجویز زیر غور نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں نے سوال کے جز (ہ) میں پوچھا ہے کہ ضلع فیصل آباد میں چار انڈسٹریل اسٹیٹس ہیں ان کے اندر کیا facilities دی گئی ہیں اور کون کون سی missing facilities ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! معزز ممبر جو detail پوچھ رہے ہیں وہ detail تو جواب میں دی ہوئی ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اس جواب کے اندر تو کسی بھی facility کا ذکر نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! ساہیانوالہ انڈسٹریل اسٹیٹ میں بجلی اور سوئی گیس مہیا کر دی گئی ہے۔ جن الاٹیوں نے ابھی construction شروع نہیں کی محکمہ نے

انہیں سال2017 میںnotices دیئے کہ آپconstruction شروع کر دیں تو وہاں پر کام شروع ہو چکا ہے اور اس وقت اس کے اوپر کوریا اور دیگر ممالک کی سب سے بڑیforeign انوسٹمنٹ آئی ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں نے سوال یہ پوچھا تھا کہ محکمہ نے وہاں پرwater treatment plants لگائے ہیں کیونکہ میرا تعلق ضلع فیصل آباد سے ہے میرے شہر سمندری سے main drain گزرتی ہے تو محکمے کی نااہلی اورwater treatment plants نہ لگانے کی وجہ سے میرے حلقے کا ہر تیسرا بندہ ہیپاٹائٹس کا مریض بن چکا ہوا ہے اس لئے میں جاننا چاہتا ہوں کہ محکمہ نے قانونی طور پر ان انڈسٹریل اسٹیٹس میں کون کون سی سہولیات دینی ہوتی ہیں اور وہاں کون کون سی سہولیات دی گئی ہیں اور کون کون سی نہیں دی گئیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! وہاں پر انڈسٹریز لگے گی توwater treatment plants چلائیں گے۔ معزز ممبر نے ہیپاٹائٹس کی جو بات کی ہے اس کی وجہ یہdrain نہیں ہے ایوان میں بیٹھے ہوئے سب معزز ممبران کو پتا ہے کہ دیہاتوں میں جوpumping ہو رہی ہے اور فضلہ زدہ پانی کی وجہ سے ہیپاٹائٹس کا مرض بڑھ گیا ہے۔ انڈسٹریل اسٹیٹس کے اندرenvironment کا مسئلہ ہے جہاں تک معزز ممبر کا کہنا ہے کہ انڈسٹریل اسٹیٹ میںtreatment plant pollution کی ضرورت ہے یقیناً اس کے اوپر کام شروع ہو چکا ہے اور فاضل ممبر کے علم میں بھی یہ بات ہے کہ ہم نے تمام انڈسٹریل اسٹیٹس کے لئے ہنگامی بنیادوں پرtreatment plants pollution لگانے شروع کئے ہیں اور جوindividual انڈسٹریtreatment plant pollution نہیں لگا رہی وہاں پر حکومت مشترکہ طور پر یہplant pollution treatment لگا رہی ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! وزیر موصوفfacilities کے حوالے سے تو مجھے نہیں بتا سکے۔ محکمہ نے جز(ہ) کے جواب میں لکھا ہے کہ:

"محکمہ صنعت کی حالیہ پالیسی کے تحت انڈسٹری مالکان کو کسی بھی قسم کی انڈسٹری لگانے کے لئے پابندیوں سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔"

یعنی کہ کوئی بھی بندہ جا کر انڈسٹریل اسٹیٹ کے اندر انڈسٹری لگا لے وہ environment یا کسی بھی اور قانون کی دھجیاں اُڑا سکتا ہے تو کیا محکمہ صنعت کی طرف سے اُس کو ہر طرح کی معافی ہے؟ محکمہ نے کس طرح کا یہ جواب دیا ہے کہ انڈسٹری مالکان ہر طرح کی پابندی سے مستثنیٰ ہیں؟ میرا یہ بھی ضمنی سوال ہے کہ یہ پالیسی کس نے بنائی اور کب بنائی گئی؟

جناب سپیکر: جی، وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! میں فاضل ممبر اور اس معزز ایوان کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ 1986 میں industrial revolution لانے کے لئے اور employment کے لئے انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ نے ایک open policy دی جس کے تحت حکومت یہ چاہتی تھی اور آج بھی یہی چاہتی ہے کہ maximum انڈسٹری لگے اور لوگوں کو روزگار ملے۔ یہی وجہ ہے کہ 1986 کے بعد انڈسٹری لگی۔ شوگر اور سیمنٹ وغیرہ کی انڈسٹریز کے اوپر پابندی ہے لیکن دوسری انڈسٹریز کو open کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں فاضل ممبر کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ جو latest industrial policy آ رہی ہے اُس میں ان چیزوں کا دھیان رکھا گیا ہے۔ 1986 کی انڈسٹری پالیسی کے تحت بھی industrial plan پاس کروانا ضروری ہے۔ تمام بڑے شہروں بشمول لاہور اور فیصل آباد کے اگر آپ master plan پر جائیں تو industrial areas کو باقاعدہ highlight کیا گیا ہے کہ یہ industrial areas ہیں اُن industrial areas کے اندر جب plan پاس ہوتا ہے تو اُس کے بعد Environment Department, TEPA اور جتنے بھی متعلقہ محکمہ جات ہوتے ہیں اُن سے NOC's لینے ہوتے ہیں اُس کے بعد متعلقہ محکمہ plan issue کرتا ہے اس وقت ہم سے یہ پوچھا جائے کہ اگر ہم نے کوئی غلط NOC دیا ہے، اگر environment نے دیا ہے تو وہ محکمہ جواب دے گا لیکن جہاں تک اس چیز کا تعلق ہے جو فاضل ممبر کہنا چاہتے ہیں کہ Industrial Policy کیا ہے۔ اب Industrial Policy اس لئے آ رہی ہے کہ اب industrialization بہت تیزی سے ہو رہی ہے اور اب بڑے یونٹ لگائے جا رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی دیکھ لیجئے کہ اگر Industrial Estates نہیں بنیں گی اور Industry نہیں لگے گی

توemploymentکیسےgenerateہوگی اورproductionکیسے آئے گی؟ آپ آبادی کو دیکھیں اس لئے یہ ہمارے لئے ضروری ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میرے خیال میں پنجاب حکومت گڈ گورننس کا نعرہ لگاتی ہے تو منسٹر صاحب نے پول تو خود کھول دیا ہے۔ ہمارے منسٹر صاحب ماشاء اللہ خود بھی ایک Industrialistہیں۔1986سے اب تک 31سال ہو گئے ہیں کہ ہم اپنی Industrial Policy نہیں بنا سکے۔ ہمارے ملک کے سابق وزیراعظمIndustrialist، ہمارے صوبہ کے وزیراعلیٰIndustrialistاور ہمارےIndustry Minister بھیIndustrialist ہیں پھر بھی31سال میں اس ملک کی Industrial Policy نہیں آسکی۔

جناب سپیکر: کیا یہ سوال سے متعلقہ بات ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے خودownکیا ہے۔ اس ملک کو اتنے Industrialistچلا رہے ہیں اور اس کے باوجود یہIndustrial Policy نہیں لا سکے۔ یہ کیا کمال گڈگورننس ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! سوال نمبر9205ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ صنعت کا بجٹ اور میگا پراجیکٹس سے متعلقہ تفصیلات

*9205: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ صنعت، تجارت و سرمایہ کاری کا مالی سال16۔2015اور17۔2016کا بجٹ مدوار کتنا تھا؟

(ب) ان سالوں کے دوران محکمہ صنعت نے کون کون سے میگا پراجیکٹس کس کس جگہ کتنی کتنی مالیت کے شروع کئے؟

(ج) ان میں سے کتنے مکمل ہو چکے ہیں اور کتنے ابھی تک زیر تکمیل ہیں؟

(د) یہ منصوبے / میگا پراجیکٹ کن کن consultant کی نگرانی میں مکمل ہوئے؟

(ہ) ان consultant کو ان منصوبہ جات کی کتنی فیس ادا کی گئی، تفصیل منصوبہ وار بتائیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین):

(الف) محکمہ صنعت، تجارت و سرمایہ کاری کو مالی سال 16-2015 اور 17-2016 میں مبلغ 3773.658 ملین روپے اور 13145.141 ملین روپے بالترتیب جاری کئے گئے تھے۔ جن کی تفصیل منسلکہ (الف و ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان سالوں کے دوران محکمہ ہذا نے کوئی میگا پراجیکٹ شروع نہیں کیا۔

(ج) متعلقہ نہ ہے۔

(د) متعلقہ نہ ہے۔

(ہ) متعلقہ نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! انہوں نے اپنے بجٹ کی تفصیل دی ہے تو میں ان سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ انہوں نے کتنے پیسے 16-2015 اور 17-2016 میں surrender کئے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، شیخ صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! جز (الف) میں جواب دے دیا گیا ہے لیکن فاضل ممبر پوچھنا چاہتے ہیں کہ جو پیسے surrender کئے گئے ہیں تو یہ پہلے دیکھیں کہ مبلغ 3773.658 ملین روپے اور 13145.141 ملین روپے بالترتیب جاری کئے گئے تھے۔ اس میں وہ پیسا بھی شامل ہے جو Industrial Estates کی acquisition اور property وغیرہ acquire کرنے کے لئے بھی دیا گیا ہے تو surrender ہونے کا کہاں سوال آیا ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! مجھے جو تفصیل فراہم کی گئی ہے اس میں کچھ جگہوں پر لکھا ہوا ہے کہ اتنے ملین رقم surrendered۔ اس طرح انہوں نے کئی جگہوں پر hundreds of million rupees کی رقم کے لئے surrendered کا لفظ استعمال کیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر! میں صرف total amount جاننا چاہتا ہوں جو انہوں نے surrender کی ہے؟ تاکہ ہمیں بھی پتا چلے کہ ہم جو بجٹ پاس کرتے ہیں اور ایک محکمہ کو فنڈز دیتے ہیں۔ اگر ہم اس محکمہ کو زائد فنڈز دیتے ہیں اور وہ surrender کر رہا ہے تو ہم اگلی دفعہ کسی بہتر محکمہ کو وہ فنڈز دے سکیں جو ان کو utilize کر سکے بجائے اس کے کہ پیسے ایک جگہ پر block allocation کی صورت میں پڑے رہیں۔ میں اس وجہ سے بھی جاننا چاہتا ہوں کہ کتنے پیسے surrender ہوئے ہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! فاضل ممبر کو یہ چاہئے کہ وہ تھوڑا سا آڈٹ پالیسی کو دیکھ لیں۔ اگر 15۔جون کے بعد کوئی رقم انڈسٹری سمیت کسی بھی محکمہ کے پاس رہ جاتی ہے تو وہ اس کو gallop tender کے تحت کر دیتا ہے تو پھر اپوزیشن یا کوئی بھی اعتراض کرتا ہے کہ یہ haphazard طریقے سے expense بڑھانے کے لئے purchasing کی گئی ہے۔ اگر محکمہ بچت کرتا ہے اور surrender کرتا ہے اور اس کو نئے سال میں پھر استعمال کرتا ہے تو اس میں تو ان کو خوش ہونا چاہئے کہ ہم اپنی عوام کے پیسے کے custodian ہیں۔ اگر یہ رقم surrender ہو رہی ہے تو پھر آگے خرچ بھی ہو رہی ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میرا سوال کچھ اور تھا۔ میرا کہنا یہ تھا کہ اگر محکمہ کی اتنی capacity ہی نہیں تھی، محکمہ کے پاس اتنے projects ہی نہیں تھے کہ وہ اتنے پیسے خرچ کر سکتا تو اس نے اتنے پیسے مانگے ہی کیوں اور لئے کیوں؟ اگر ہم وہی پیسے صحت اور تعلیم کے شعبہ کو دے دیتے اور آنے والی نسل پر لگاتے تو بہتر ہوتا۔ محکمہ انڈسٹری کے اکاؤنٹ میں رقم پڑے رہنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ انہوں نے آخر میں آ کر کہہ دیا کہ ہم نے بچت کی ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ یہ پیسے آپ نے کیوں لئے تھے؟

جناب سپیکر: فتیانہ صاحب! یہrough estimateہوتے ہیں کہ اتنا پیسا خرچ ہو گا اتنا بچے گا اور اس میں اتنی بچت آئے گی۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ بچت نہیں تھی بلکہ محکمہ کیcapacity نہیں تھی یہ نااہلیت ہے۔

جناب سپیکر: یہ نااہلی نہیں ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! انہوں نے مجھے تفصیل میں بتایا ہے کہ ہم نے2015-16 میں پانچprojects completeکئے ہیں۔ مجھے یہkindlyبتا دیں کہ2015-16اور2016-17کےprojects کیcost per project کتنی تھی؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤ الدین): جناب سپیکر! محترم ممبر نیچےdetail دیکھیں ہمارے پانچوںprojectsکیdetailموجود ہے۔ ابھی یہ پوچھنا چاہ رہے ہیں کہ پہلے اخراجات کتنے ہوئے ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ انہوں نے جوprojectsپورے کئے ہیں تو یہ بتادیں کہ ہر پراجیکٹ پر کتنیcostآئی ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤ الدین): جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ 3773ملین استعمال کئے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! منسٹر صاحبcost per projectبتادیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤ الدین): جناب سپیکر! اگر فاضل ممبر علیحدہ علیحدہ costپوچھنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے یہ علیحدہ بات کریں۔ ہم نے پوریcostبتادی ہے کہ اتنے پیسے خرچ ہوئے ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اگر میں کہیں پر پیسے خرچ کر کے آتا ہوں تو کیا مجھے پتا نہیں ہو گا کہ میں نے کس کس چیز پر کتنے پیسے خرچ کئے ہیں۔ مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ کتنے projects ہیں۔ یہاں محکمہ نے بتایا کہ ہم نے اتنے projects کئے ہیں۔ میں نے پوچھا ہے کہ آپ نے 13۔ارب روپے میں یہ projects کئے ہیں تو کتنی رقم کس پراجیکٹ پر لگی ہے تو یہ ایک جائز سا سوال ہے۔ یہ مجھے cost per project بتا دیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤ الدین): جناب سپیکر! یہ جو cost علیحدہ علیحدہ مانگنا چاہ رہے ہیں تو اس کے لئے یہ مجھے ٹائم دیں میں اس کی تفصیل اپنے محکمہ سے لوں گا۔ انہوں نے اپنے سوال میں بالکل علیحدہ علیحدہ نہیں پوچھا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! آپ سوال کے جز (ب) کو پڑھیں اس میں لکھا ہے کہ ان سالوں کے دوران محکمہ صنعت نے کون کون سے میگا پراجیکٹس کس کس جگہ کتنی کتنی مالیت کے شروع کئے؟ میں نے مالیت تو پوچھی ہے۔

جناب سپیکر: جی، انہوں نے جز (ب) میں پوچھا ہے کہ ان سالوں کے دوران محکمہ صنعت نے کون کون سے میگا پراجیکٹس کس کس جگہ کتنی کتنی مالیت کے شروع کئے؟۔ یہ سوال واضح ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤ الدین): جناب والا! جز (ب) میں جو بات ہے اسے دیکھ لیں۔ اس میں ہم نے یہ کہا ہے کہ محکمہ نے ان سالوں کے دوران کوئی میگا پراجیکٹ شروع نہیں کیا۔ اس کا مقصد یہ ہوا کہ یہ brought forward project کی بات ہم کر رہے ہیں جو پچھلے projects آرہے ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اس سوال کا جز (الف) یہ ہے کہ محکمہ صنعت، تجارت و سرمایہ کاری کا مالی سال 16-2015 اور 17-2016 کا بجٹ مد وار کتنا تھا؟ اس کے جواب میں انہوں نے لکھا کہ محکمہ صنعت، تجارت وسرمایہ کاری کو مالی سال 16-2015 اور 17-2016 میں مبلغ 3773.658 ملین روپے اور 13145.141 ملین روپے بالترتیب جاری کئے گئے تھے۔ جن کی تفصیل منسلکہ (الف و ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤ الدین): جناب سپیکر! فاضل ممبر جز(ب) سے پھر جز(الف) پر چلے گئے ہیں حالانکہ جز(الف) کی بات نہیں ہو رہی۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں اِن کو سوال پڑھ کر سنا رہا ہوں۔ مجھے انہوں نے جز(الف) کے جواب میں یہ detail لکھ کر دے دی جس میں انہوں نے لکھا کہ ہم نے ان سالوں میں فلاں فلاں پراجیکٹ مکمل کئے۔ اب بتائیں کہ انہوں نے جو پراجیکٹ مکمل کئے ہیں اس حوالے سے یہ پوچھ رہا ہوں کہ کتنے کتنے میں مکمل کئے؟ میرے خیال میں یہ عوام کا پیسا استعمال ہوا ہے اس لئے ہم سب کو پوچھنے کا حق ہے۔ ہمارے ماشاء اللہ منسٹر انڈسٹری انتہائی سینئر سیاستدان ہیں، اس ایوان کے بارہا ممبر ان میں سے one of the most experienced اور پرانے ممبر ہیں جو منسٹر بننے سے پہلے سوالات اور تحاریک کے اوپر سب سے اچھا کردار ادا کرتے رہے ہیں لہٰذا ان کو میرے خیال میں سب سے بہتر تیاری ہونی چاہئے تھی کہ کس قسم کے سوالات آسکتے ہیں۔ ان کے سامنے مجھے یہ detail بھیجی گئی ہے اس لئے ان کو سینئر سیاستدان ہوتے ہوئے اس کا پتا ہونا چاہئے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ میرے خیال میں الفاظیت کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ جز(ب) کو خود پڑھ لیجئے کہ اس میں محترم کیا کہتے ہیں؟ یہ جز(ب) میں کہتے ہیں کہ سالوں کے دوران محکمہ صنعت نے کون کون سے میگا پراجیکٹ کس کس جگہ کتنی مالیت کے شروع کئے جس کا جواب دیکھیں کہ اس دوران محکمہ نے کوئی پراجیکٹ شروع نہیں کیا۔ فاضل ممبر کو یہ سمجھ نہیں آرہی کہ جو ongoing سکیمیں ہوتی ہیں یا brought forward projects ہوتے ہیں وہ پچھلے سالوں میں fall کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے جز(ب) میں پوچھا ہے کہ کون سے پراجیکٹ شروع کئے ہیں جس پر ہم نے کہا کہ کوئی شروع نہیں کئے۔ ہم پچھلی completion کی طرف جارہے تھے۔ اب یہ اس کو گھما رہے ہیں اور جز(الف) کے ساتھ پڑھنا چاہ رہے ہیں تو یہ کیسے ہو سکتا ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ جز(ب) کو چھوڑ کر مجھے جز(الف) پر ہی جواب دے دیں۔ انہوں نے 16-2015 میں پانچ سکیمیں دیں اور 17-2016 میں 17 سکیمیں دیں اِن کے بارے میں

ہی بتادیں باقی اگلی سب چھوڑ دیں۔ انہوں نے مجھے 2015-16 اور 2016-17 کی جو سکیمیں لکھ کر دی ہیں مجھے اُن کی cost دے دیں۔ یہ پراجیکٹ انہوں نے ہی مجھے لکھ کر دیئے ہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! 2015-16 کے اندر جو فنڈز استعمال کئے وہ دیکھیں کہ اس میں کیا لکھا ہوا ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میرا اِن سے یہ کہنا ہے کہ۔۔۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! میری بات سنیں، میں عرض کرتا ہوں۔ فاضل ممبر کو یہ دیکھنا چاہئے کہ جو فنڈز ہم نے استعمال کئے وہ کہاں لگے؟ یہ فنڈز انہی projects پر لگے جس پر فاضل رکن پوچھنا چاہ رہے ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! کس پراجیکٹ میں کتنے لگے ہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! اگر علیحدہ علیحدہ پوچھیں گے تو ان کو چاہئے کہ علیحدہ علیحدہ بات کریں کہ فلاں پراجیکٹ یا فلاں جگہ پر کتنا پیسا لگا، یہ اس بات کی طرف جائیں اگر جز (ب) کے اندر یہ کہتے ہیں کہ کون کون سے میگا پراجیکٹس شروع کئے جس کا ہم نے بڑا سادہ جواب دیا کہ ہم نے کوئی پراجیکٹ شروع نہیں کئے۔ جب ہم نے پراجیکٹ شروع ہی نہیں کئے تو ہم جواب کس چیز کا دیں؟

جناب سپیکر: یہ on going سکیمیں ہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! یہ ongoing اور brought forward projects ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! with all due respect منسٹر صاحب بہت سینئر ہیں جن کے ساتھ میں الفاظ کے ہیر پھیر میں بالکل بھی نہیں جیت سکتا۔ میری اس میں مؤدبانہ request ہے جو میں پڑھ کر سناتا ہوں کہ 2015-16 میں شامل کل منصوبے 15 اور 2015-16 میں مندرجہ ذیل پانچ منصوبے مکمل ہوئے۔

1. Customized Lending for Metal Works at Kot Abdul Malik.

2. Empowerment of Female Artisans at DG Khan and Rajanpur.
3. Empowering the Artisans of Bahawalpur and Cholistan.
4. Diagnostic Study of Industrial and Handicrafts Clusters in Punjab.
5. Preservation of Gazette through Digitalization.

یہ بہت گندی writing ہے جو اس طرح پڑھا نہیں جا رہا۔ انہوں نے جو پانچ سکیموں کے بارے میں لکھ کر بتایا کہ 15 چل رہی تھیں اور پانچ مکمل کی ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: یہ گندی writing ہے تو پھر پڑھتے کیسے رہے ہیں؟ اس writing کو گندا بھی کہتے ہیں اور پڑھ بھی رہے ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں یہی پوچھ رہا ہوں کہ انہوں نے پانچ سکیمیں مکمل کی ہیں بالفرض ایک سکیم 100 روپے، دوسری 200 روپے اور تیسری ایک ہزار روپے میں ہوئی ہو گی تو مجھے یہی بتا دیں کہ 3773 ملین یعنی 3.7۔ ارب روپوں میں سے کتنے پیسے کس مد میں خرچ کئے ہیں؟

جناب سپیکر: شیخ صاحب! کیا آپ کے پاس یہ تفصیل موجود نہیں ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! میں آپ سے عرض یہ کرنا اور بتانا چاہ رہا ہوں کہ جو expense ہم نے یہاں دیا ہے وہ موجود ہے اور ان کو details بھی دی گئی ہیں۔ یہ ہر ایک کا علیحدہ علیحدہ پوچھ رہے ہیں وہ تفصیل بھی اِن کے پاس موجود ہے۔ جب یہ تفصیل میں مزید جائیں گے تو پھر کہیں گے کہ بتائیں کہ بجلی کے کتنے پیسے لگے، فلاں میں کتنے لگے جو لمبی بات نکل جائے گی۔ ان کے پاس جواب میں ترقیاتی بجٹ 16-2015 کی تفصیل موجود ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! منسٹر صاحب کے پاس جواب نہیں ہے یا نہیں دے پا رہے تو انہیں کہیں کہ کل دے دیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! میں جواب کیوں نہیں دے سکتا؟ یہ جواب آپ کے پاس موجود ہے۔ اگر آپ اپنے سوال تک محدود رہیں تو میں نے اس کا جواب دے دیا ہے۔ جتنا سوال ہے اتنا ہی میں جواب دوں گا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! ہمارے منسٹر صاحب ماشاءاللہ انڈسٹریلسٹ ہیں، پڑھے لکھے آدمی ہیں اور کاروبار کو بہت اچھے طریقے سے جانتے ہیں۔ انہوں نے اگر کوئی بھی گاڑی لی ہے تو اس کے مختلف parts آتے ہیں اس لئے ہر part کا علیحدہ ریٹ ہوتا ہے۔ اسی طرح انہوں نے علیحدہ پراجیکٹس کئے ہیں تو ریٹ بھی علیحدہ ہوں گے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! اب انہوں نے گاڑی کے ٹائروں کی طرف چلے جانا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ project wise cost دے دیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! ان کے پاس تفصیل موجود ہے اور اِن کو بھی پتا ہے کہ میں نے تفصیل کے ساتھ جواب دے دیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: جی، اُن کو ساری بات کا پتا ہے۔ اگلا سوال بھی جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! آج احسن ڈے ہے۔

جناب سپیکر: جی، فتیانہ صاحب!

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 9206 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور شہر میں انڈسٹریل اسٹیٹس اور شہری آبادی سے انڈسٹری کا انخلاء و دیگر تفصیلات

*9206: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور میں کتنی انڈسٹریل اسٹیٹ کس کس جگہ ہیں یہ انڈسٹریل اسٹیٹس کب قائم کی گئی تھیں؟

(ب) کون کونسی انڈسٹریل اسٹیٹ شہری آبادی کے اندر آ گئی ہیں؟

(ج) اس وقت لاہور شہر کی کس کس آبادی میں لوگوں نے غیر قانونی طور پر اپنے گھروں میں چھوٹی/بڑی صنعتیں/کارخانے قائم کر رکھے ہیں؟

(د) محکمہ نے سال16۔2015 اور17۔2016 کے دوران ان غیر قانونی انڈسٹری/کارخانہ جات کے خلاف کیا ایکشن لیا ہے؟

(ہ) ان سالوں کے دوران کتنی انڈسٹری کو محکمہ نے شہری آبادی سے باہر منتقل کروایا؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(شیخ علاؤالدین):

(الف) انڈسٹریل اسٹیٹس کا ڈائریکٹر جنرل کے آفس سے کوئی تعلق نہ ہے۔ تاہم ہماری معلومات کے مطابق لاہور میں کل تین انڈسٹریل اسٹیٹس قائم ہیں۔

- قائداعظم انڈسٹریل اسٹیٹ ٹاؤن شپ لاہور1965
- پنجاب سمال انڈسٹریل اسٹیٹ کوٹ لکھپت لاہور1965
- سندر انڈسٹریل اسٹیٹ2005

مزید یہ کہ سندر انڈسٹریل اسٹیٹ اور قائداعظم انڈسٹریل اسٹیٹ ٹاؤن شپ پنجاب انڈسٹریل اسٹیٹ ڈویلپمنٹ اینڈ مینجمنٹ کمپنی کے زیر کنٹرول ہیں جبکہ سمال انڈسٹریل اسٹیٹ کوٹ لکھپت پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن(PSIC) کے زیر کنٹرول ہیں۔

(ب) قائداعظم انڈسٹریل اسٹیٹ ٹاؤن شپ اور سمال انڈسٹریل اسٹیٹ کوٹ لکھپت کے گردونواح شہری آبادی قائم ہو چکی ہے جبکہ سندر انڈسٹریل اسٹیٹ ابھی شہر سے باہر ہے۔

(ج،د) کھاڑک ملتان روڈ لاہور کے حادثہ کے بعد گورنمنٹ آف پنجاب نے محکمہ ماحولیات میں ایک پراونشل کمیٹی قائم کی۔ اس کمیٹی نے لاہور کے رہائشی علاقوں میں واقع انڈسٹریز/کارخانہ

جات کا سروے کرنے کا فیصلہ کیا۔ سروے کے لئے محکمہ لوکل گورنمنٹ، محکمہ تحفظ ماحول، محکمہ سول ڈیفنس لاہور، ڈویلپمنٹ اتھارٹی اور ضلعی حکومت لاہور کی رپورٹ کے مطابق ریسکیو 1122 کے افسران پر مشتمل ٹیموں نے ستمبر 2012 میں سروے مکمل کیا اور 2107 کارخانہ جات لاہور کے رہائشی علاقہ جات راوی ٹاؤن، داتا گنج بخش ٹاؤن، شالامار ٹاؤن، گلبرگ ٹاؤن، سمن آباد ٹاؤن اور واہگہ ٹاؤن میں لگائے گئے تھے۔ یہ صنعتیں جوتے پلاسٹک PVC کیمیکل ربڑ انجینئرنگ اور ٹیکسٹائل کے متعلقہ ہیں۔ یہ رپورٹ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے 2015-10-01 کو پراونشل کمیٹی کے سامنے پیش کی۔ کمیٹی نے 17 صنعتی یونٹوں جن کا رسک انڈیکس 80 سے زائد ہے کے خلاف کارروائی کا حکم دیا اور ان 17 صنعتوں کو لاہور کے رہائشی علاقہ سے باہر منتقل کروایا۔

(ہ) ضلعی حکومت لاہور نے 16-2015 اور 17-2016 کے دوران 17 انڈسٹریل یونٹس کو مناسب حفاظتی انتظامات نہ ہونے کی بنیاد پر آبادی سے باہر منتقل کروایا۔ جس کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں اس کے جواب پر satisfy ہوں اس لئے کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ فتیانہ صاحب! اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 9207 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور اور فیصل آباد میں ٹیوٹا کے ادارے و دیگر تفصیلات

*9207: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ٹیوٹا کے تحت صوبہ بھر میں کتنے ادارے قائم ہیں؟

(ب) لاہور اور فیصل آباد میں قائم اداروں کے نام اور جگہ نیز یہ کب قائم کئے گئے تھے؟
(ج) ان شہروں کے اداروں کے سال 16-2015 اور 17-2016 کے اخراجات مد وار بتائیں؟
(د) ان اداروں میں اس وقت کتنے طالب علم زیر تعلیم ہیں ان کی تفصیل ادارہ وار بتائیں؟
(ہ) ان اداروں کے ملازمین کو حکومت کی طرف سے کون کون سی مراعات حاصل ہیں؟
(و) ان اداروں کے کتنے ملازمین ڈیپوٹیشن پر کس کس جگہ تعینات ہیں اور ان کو ڈیپوٹیشن پر تعینات کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین):

(الف) ٹیوٹا کے زیر اہتمام صوبہ بھر میں 397 ادارے کام کر رہے ہیں۔
(ب) لاہور شہر میں ٹیوٹا کے زیر اہتمام 27 ادارے جبکہ فیصل آباد شہر میں 13 ادارے ہیں۔ قائم اداروں کے نام، جگہ اور یہ ادارے کب قائم ہوئے تفصیل ضمیمہ (الف و ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ج) لاہور اور فیصل آباد کے شہروں میں قائم اداروں کے سال 16-2015 اور 17-2016 کے اخراجات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ضمیمہ (ج و د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(د) ٹیوٹا کے زیر اہتمام لاہور اور فیصل آباد کے شہروں میں زیر تعلیم طالب علموں کی تفصیل ضمیمہ (ح اور خ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ہ) گورنمنٹ آف پنجاب کے رولز کے مطابق ان اداروں کے تمام ملازمین کو تنخواہ ودیگر الاؤنس میڈیکل، کنوینس، ہاؤس رینٹ، ایڈہاک ریلیف دیئے جاتے ہیں تفصیل ضمیمہ (ف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مزید ان ملازمین کو ہسپتالوں میں علاج کی سہولت بھی میسر ہے۔
(و) لاہور اور فیصل آباد سے تین ملازمین ڈیپوٹیشن پر مختلف محکموں میں کام کر رہے ہیں تفصیل ضمیمہ (ق) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں نے سوال کیا تھا کہ ان اداروں کے کتنے ملازمین ڈیپوٹیشن پر کہاں کہاں تعینات ہیں تو اس کے آخری حصہ میں محکمہ کی طرف سے مجھے جواب میں تین افسران کا نام دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ وہ کب سے وہاں تعینات ہیں، کس کے کہنے پر تعینات ہیں اور کس کی approval پر وہاں گئے ہیں؟

جناب سپیکر: شیخ صاحب! وہ جز (و) کا جواب پوچھ رہے ہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! یہ سوال نمبر کیا ہے؟

جناب سپیکر: سوال نمبر 9207 ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ سوال 9207 ہے اور آخری حصہ میں تین افسران محمد اسماعیل، سید تنویر حیدر اور مسٹر خرم کو ڈیپوٹیشن پر بھیجا گیا ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! انہوں نے سوال کیا کیا ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! تین افسران جو یہاں سے ڈیپوٹیشن پر گئے ہیں یہ کیوں گئے ہیں، کب سے گئے ہیں، کس نے approval دی ہے اور اِن کی واپسی کب تک ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! جہاں تک approval کا تعلق ہے تو اتھارٹی نے اس کی approval دی ہے اور جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ یہ کون سے محکمہ سے آئے ہیں۔۔۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ محکمہ صنعت سے ڈیپوٹیشن پر باہر گئے ہیں۔ میں پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ ان اداروں کے کتنے ملازمین ڈیپوٹیشن پر کس کس جگہ تعینات ہیں اور ان کو ڈیپوٹیشن پر تعینات کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! وجوہات یہ ہیں کہ محکمہ کی نظر میں یہ competent لوگ ہیں اس لئے اِن کو لگایا گیا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! کیا محکمہ صنعت میں یہ لوگ competent نہیں تھے جو دوسروں کو دے دیئے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! ہمارے پاس جتنے لوگ ہیں وہ سارے competent ہیں اور انہی میں سے ہم نے آگے دیئے ہیں؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ افسران کب دیئے تھے، کس وجہ سے دیئے تھے، کس نے approval دی تھی اور کیا انہیں واپس لینے کا ارادہ رکھتے ہیں یا نہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! ہمارا سیکرٹری انڈسٹری اس کی اتھارٹی ہے۔ اگر ٹیوٹا کسی بھی شخص کو ہمارے ڈیپارٹمنٹ سے لینا چاہتا ہے تو وہ باقاعدہ move کرتا ہے کہ یہ آدمی ہمیں چاہیئے۔ اگر محکمہ وہ آدمی ڈیپوٹیشن پر دینا چاہتا ہے یا وہ آدمی جس کو بھیجنے سے ہمیں کوئی حرج نہیں ہوتا تو ہم بھیج دیتے ہیں۔ چونکہ ٹیوٹا ہمارے محکمے کا ہی حصہ ہے تو ہم نے اُس کو بھی دیکھنا ہے، PBIT, PIEDMC and FIEDMC کو بھی دیکھنا ہے۔ ہمارے محکمہ میں جو بھی اچھے لوگ ہیں اور اگر ہمارا محکمہ اُن کے بغیر چل سکتا ہے تو ہم ڈیپوٹیشن پر دے دیتے ہیں اور اسی طرح لوگ واپس بھی آجاتے ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں نے پوچھا ہے کہ یہ کب گئے تھے، کیوں گئے تھے اور کس نے بھیجے تھے؟

جناب سپیکر: کیا آپ نے نام لکھے ہوئے ہیں؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں اپنا سٹاف ممبر تو کسی کو بھی نہیں دینا چاہوں گا جو competent ہے لیکن ناکارہ سٹاف ممبر ہو تو وہ میں ضرور آگے کسی کو دے دوں۔ مجھے نہیں سمجھ آتی کہ محکمہ اتنا دیالو کیوں ہے کہ اس نے اپنے competent officers دوسروں کو بانٹ دیئے ہیں؟ کب بانٹے ہیں، کس نے approval دی اور کیا یہ واپس لینے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! یہ تین آدمیوں کے بارے میں پوچھ رہے ہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! میں یہی آپ سے عرض کر رہا ہوں کہ یہ ایک ایڈیشنل بات ہے لیکن میں عرض کر دیتا ہوں کہ تیمور حیدر 4-مارچ 2016 سے، کامران مرید 28- ستمبر سے اور اسماعیل صاحب 2014 سے ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! جہاں تک میرے علم میں ہے کہ سپریم کورٹ کی اس حوالے سے بڑی clear cut ruling ہے کہ ڈیپوٹیشن پر کوئی جائے گا اور نہ ہی کوئی آئے گا لیکن اس کے باوجود یہ لوگ ڈیپوٹیشن پر کیوں ہیں اور کیا محکمہ انہیں واپس لینے کا ارادہ رکھتا ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! جہاں تک سپریم کورٹ کی judgment کا تعلق ہے تو اگر فاضل ممبر کے علم میں ہے کہ کوئی افسر ڈیپوٹیشن پر ہے تو مجھے یہ بتائیں۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ ہم نے اپنے محکموں کے اندر ہی انہیں اٹھا کر ایک سے دوسری جگہ تعینات کیا ہے۔ کسی کو فوڈ میں نہیں بھیج دیا یا ایجوکیشن میں نہیں بھیج دیا بلکہ اپنے محکمہ کے ماتحت ہی رکھا ہے اور مجھے فاضل ممبر سپریم کورٹ کی ڈیپوٹیشن کے حوالے سے ruling دکھا دیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اگرچہ پرانی ruling ہے لیکن میں لے آؤں تو اس کے باوجود محکمہ نے اس قانون کو توڑا ہوا ہے اور سپریم کورٹ کی ruling کے بعد اگر یہ ڈیپوٹیشن پر تعیناتیاں ہوئی ہیں تو کیا وزیر موصوف commit کرتے ہیں کہ جن افسران نے approval دی ہے ان کے خلاف کوئی سزا یا محکمانہ کارروائی ہو گی؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ پہلے وہ ruling تو لائیں اور فاضل ممبر کو چاہئے کہ وہ ruling لائیں جس کے تحت میں اپنے محکمہ سے پوچھوں گا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! وزیر موصوف پہلے commitment دیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! نہیں۔ یہ نہیں ہو سکتا۔

جناب سپیکر: نہیں، منسٹر صاحب ایسے commitment نہیں دے سکتے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر!وزیر موصوفcommitmentدیں۔

جناب سپیکر: نہیں، آپcommitmentکی بات چھوڑیں اور اپنے سوال پر آئیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر!ان کے محکمہ نے قانون کی دھجیاں اڑاتے ہوئے سپریم کورٹ کے تقدس کو پامال کیا اور ڈیپوٹیشن پر افسران کی تعیناتی کی۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر!ایسی کوئیruling نہیں ہے اور فاضل ممبر کو چاہئے کہ وہ سپریم کورٹ کیrulingلائیں اور اس کے بعد اس کی interpretation بھی لیں۔میں بھی بیٹھوں گا اور یہ بھی بیٹھیں گے تو یہ دکھائیں کہrulingکہاں ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔اگلا سوال جناب محمد وحید گل کا ہے۔جی، گل صاحب!

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر!شکریہ۔سوال نمبر9556ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور حلقہ پی پی۔145 میں خلاف قانون چلنے والی فیکٹریوں کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

*9556: **جناب محمد وحید گل:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔145 لاہور میں خلاف قانون چلنے والی فیکٹریوں اور کارخانوں کو متعدد بار سیل کیا گیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ حلقہ میں سیل شدہ فیکٹریاں اور کارخانے دوبارہ چلنے شروع ہو جاتے ہیں؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت نے اب تک مذکورہ حلقہ میں خلاف قانون چلنے والی فیکٹریوں اور کارخانوں کے خلاف کون کون سے ٹھوس اقدامات اٹھائے ہیں ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین):

(الف) دفتر ہذا کے پاس فیکٹریوں اور کارخانوں کو سیل کرنے کے اختیارات نہ ہیں اور نہ ہی دفتر ہذا نے کسی فیکٹری کو سیل کیا ہے۔

(ب) دفتر ہذا نے کوئی کارخانہ سیل نہ کیا ہے۔

(ج) جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں نہ ہے تاہم موجودہ پالیسی کے مطابق ضلع کی سطح پر فیکٹری لگانے کے لئے منفی یا مثبت ایریا مختص کرنے کے اختیارات دیئے گئے ہیں اور منفی ایریا اور خلاف قانون چلنے والے اداروں کے خلاف لینڈ یوز، بلڈنگ کنٹرول، ماحولیات، فائر سیفٹی اور لیبر سیفٹی قوانین کے تحت کارروائی کرنے کے لئے متعلقہ ادارے بااختیار ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! جز(الف) میں سوال تھا کہ حلقہ پی پی۔145 لاہور میں خلاف قانون چلنے والی فیکٹریوں اور کارخانوں کو متعدد بار seal کیا گیا تو جواب میں کہا گیا ہے کہ دفتر ہذا کے پاس کارخانوں اور فیکٹریوں کو seal کرنے کے اختیارات نہ ہیں اور نہ ہی دفتر ہذا نے کسی فیکٹری یا کارخانہ کو seal کیا ہے۔ جب میں سوال کر رہا ہوں کہ فیکٹری غیر قانونی طور پر بنی ہے اور وہاں پر غیر قانونی کام ہو رہے ہیں۔ میں کسی سکول یا مدرسے کی بات نہیں کر رہا تو پھر وہ فیکٹری معرض وجود میں کس طرح آ گئی؟ کیا کوئی این او سی دینے کا فیکٹری بنانے کے لئے وزیر موصوف کے محکمہ کو اختیار ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! فاضل ممبر کا سوال یہ ہے کہ یہ فیکٹریاں seal ہوئی ہیں اور اگر seal ہوئی ہیں تو کیسے ہوئی ہیں تو میرا جواب یہ ہے کہ محکمہ انڈسٹریز کو کسی فیکٹری کو seal کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے بلکہ 1986 کے بعد این او سی دینے کا بھی ہمارے ڈیپارٹمنٹ

کے پاس اختیار نہیں ہے۔فاضل ممبر تحفظ ماحول کے متعلق پوچھنا چاہتے ہیں اور فاضل ممبر صحیح کہہ رہے ہیں کہ شاید پاکستان دنیا کا واحد ملک ہے جہاں ٹائر سکریپ منگوانے کی اجازت ہے۔ یہ واحد ملک ہے جہاں شاید ٹائر سکریپ جلایا جاتا ہے جس سے بڑی تباہی پھیل رہی ہے۔ یہ سموگ اور سانس کی بیماریاں بھی یقیناً اسی سے پھیل رہی ہیں لیکن یہ محکمہ تحفظ ماحول کا کام ہے کیونکہ این او سی دینا محکمہ تحفظ ماحول کا کام ہے اور جناب سپیکر! آپ خود بھی جانتے ہیں کہ ایک پٹرول پمپ بھی بغیر این او سی کے نہیں لگ سکتا۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔اس سوال کو قائمہ کمیٹی برائے تحفظ ماحول کو refer کیا جاتا ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ میں اسی پر ایک منٹ بات کرنا چاہتا ہوں اگر آپ مجھے اجازت دے دیں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! تحفظ ماحول کی قائمہ کمیٹی کے پاس پہلے ہی انہی فیکٹریوں کے حوالے سے ایک matter ہے تو میں وزیر موصوف کے گوش گزار کرنا چاہوں گا کہ پچھلے ہفتے اس پر ایک میٹنگ ہوئی جس میں محکمہ تحفظ ماحول نے یہ کہا کہ سیکرٹری انڈسٹریز کو بلائیں کیونکہ یہ اختیار ان کے پاس ہے اور یہ اختیار ہمارے پاس نہیں ہیں۔ معزز ممبر وحید گل صاحب اس کے محرک ہیں جو کہ اس کمیٹی میں موجود تھے تو یہ جو "پنگ پانگ کا ایک کھیل" اس اسمبلی میں دیکھتے ہیں کہ ایک دوسرے پر ڈالتا ہے اور دوسرا تیسرے پر ڈال دیتا ہے۔ منسٹر صاحب اس کو واضح کریں چونکہ سیکرٹری تحفظ ماحول کہہ رہے ہیں کہ سیکرٹری انڈسٹریز کو بلائیں کیونکہ یہ اختیار ہمارے پاس نہیں بلکہ ان کے پاس ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، یہ محکمہ تحفظ ماحول کو بھجوا دیں۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! آپ اس سوال کو قائمہ کمیٹی برائے انڈسٹریز کو refer کریں کیونکہ یہ پہلے ہی قائمہ کمیٹی برائے تحفظ ماحول میں تو چل رہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، یہ سوال قائمہ کمیٹی برائے تحفظ ماحول کو بھجوا دیں۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! نہیں۔ یہ معاملہ قائمہ کمیٹی برائے انڈسٹریز کو بھجوائیں۔

جناب سپیکر:(قہقہہ)

انڈسٹریز کو کیسے بھجوادیں کیونکہ ان کے اختیار کی تو بات ہی نہیں ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! میں یہ بات ذمہ داری سے کر رہا ہوں کہ یہ اختیار محکمہ تحفظ ماحول کا ہے اور میں نے ابھی تھوڑی دیر پہلے بھی یہ گزارش کی تھی کہ جس وقت کسی انڈسٹریل یونٹ کی باقاعدہ sanction plan ہوتی ہے تو اس میں انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ کا کوئی این او سی نہیں ہوتا۔ اس میں تحفظ ماحول کا این او سی موجود ہے اور ٹیپا کا این او سی موجود ہے اور یہ انہی سے متعلقہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے اسے تحفظ ماحول کی قائمہ کمیٹی کو refer کرتے ہیں۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! اگر تحفظ ماحول کی کمیٹی کو ہی یہ سوال بھجوانا ہے تو میری یہ request ہے کہ اس کمیٹی میں منسٹر صاحب اور ڈی سی لاہور آجائیں تو ہمارا مسئلہ حل ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! یہ میری آخری خواہش ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! ہمیں اپنے بھائی وحید گل کی ابھی بہت ضرورت ہے۔۔۔

جناب سپیکر: یہ معاملہ تحفظ ماحول کی قائمہ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! وحید گل صاحب کے فقرے پر غور کریں کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ یہ میری آخری خواہش ہے۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! چونکہ آخری اسمبلی سیشن ہے اس لئے میں نے یہ بات کی ہے۔

MR SPEAKER: Order please. Have your seat. Order has been passed.

بڑی مہربانی۔ اب یہ ہو گیا۔ اگلا سوال میاں خرم جہانگیر وٹو کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! On his behalf

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 9033 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے میاں خرم جہانگیر وٹو کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال کول پاور پلانٹ کی لاگت سے متعلقہ تفصیلات

*9033: **میاں خرم جہانگیر وٹو:** کیا وزیر انرجی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ساہیوال کول پاور پلانٹ پر کتنی لاگت آئے گی؟

(ب) اس کی لاگت کو کتنی دفعہ revise کیا گیا ہے؟

(ج) اس پاور پلانٹ کا فی یونٹ ریٹ کیا ہوگا؟

(د) یہ پاور پلانٹ کب تک چالو ہو جائے گا؟

وزیر توانائی، کانکنی / معدنیات (جناب شیر علی خان):

(الف) 2x660MW ساہیوال کول پاور پلانٹ کا منصوبہ ایک پرائیویٹ چائینز کمپنی نے اپنے وسائل سے مکمل کیا ہے جس میں حکومت پنجاب نے کوئی خرچہ نہیں کیا ہے۔ ساہیوال کول پاور پلانٹ کی لاگت US$1.8Billion (تقریباً 180۔ارب روپے) ہے۔

(ب) اسے ایک چائنا کی کمپنی Huaneng Shandong Ruyi نے اپنی سرمایہ کاری سے بنایا ہے منصوبہ IPP طریق کار میں لگایا گیا ہے جس میں حکومت پنجاب نے نہ کوئی بنیادی خرچہ کیا ہے اور نہ ہی اسے revise کیا گیا ہے

(ج) اس پلانٹ کا ریفرنس ریٹ نیپرا نے 8.3/Cents Per Unit مختص کیا ہے۔

(د) یہ منصوبہ جون 2017 میں مکمل کیا جا چکا ہے اور اس وقت 2x660MW پیداواری صلاحیت کے ساتھ بجلی نیشنل گرڈ میں مہیا کر رہا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز(ب) میں جواب دیا گیا ہے ایک چائنا کی کمپنی Huaneng Shandong Ruyi نے اپنی سرمایہ کاری سے بنایا ہے منصوبہ IPP طریق کار میں لگایا گیا ہے جس میں حکومت پنجاب نے نہ کوئی بنیادی خرچہ کیا ہے اور نہ ہی اسے revise کیا گیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، میاں خرم جہانگیر وٹو کے سوال کو pending کیا جاتا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ بڑا تاریخی سوال ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ آپ تشریف رکھیں کیونکہ پارلیمانی سیکرٹری! موجود نہیں ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! منسٹر صاحب موجود ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب بیٹھے ہیں تو پھر سن لیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اجازت ہے؟

جناب سپیکر: نہیں، اب تو میں نے اس سوال کو pending کر دیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اجازت دے دیں کیونکہ میں نے تو بڑی مختصر سی بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ مہربانی۔ اگلا سوال جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! شاید میرا یہ سوال نہیں تھا تو kindly ڈاکٹر نوشین حامد کا سوال take up کر لیں کیونکہ مجھے لگتا ہے کہ میرا یہ سوال نہیں تھا اور جب میرا original question آئے گا تو میں اس وقت کروں گا۔ چونکہ یہ میرا سوال نہیں اور اس میں تھوڑا فرق تھا شاید اس کی translation میں change ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر نوشین حامد کا ہے۔ اپنا سوال نمبر بولئے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 9342 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ڈسٹرکٹ انفورسمنٹ آف Inheritance Rights Committees

کی تشکیل اور ممبران سے متعلقہ تفصیلات

*9342: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ڈسٹرکٹ انفورسمنٹ آف inheritance Rights Committees جو خواتین کے وراثتی حقوق کے تحفظ کے لئے بنائی گئی ہیں کتنے اضلاع میں تشکیل دے دی گئی ہیں۔

(ب) یہ کمیٹی کتنے ممبران پر مشتمل ہے؟

(ج) صوبہ میں سال 2016 میں کتنی خواتین اس سے مستفید ہوئی ہیں۔

وزیر ترقی خواتین (محترمہ حمیدہ وحید الدین):

(الف) ڈسٹرکٹ انفورسمنٹ آفinheritance Rights Committeesجو خواتین کے وراثتی حقوق کے تحفظ کے لئے بنائی ہیں پنجاب کے تمام اضلاع میں تشکیل دے دی گئی ہیں۔

(ب) یہ کمیٹی بورڈ آف ریونیو کے جاری کردہ تحریری نوٹس 777/2012۔No.2052 مورخہ 03-09-2012 کے تحت پانچ ممبران پر مشتمل ہے۔

(ج) صوبہ میں سال 2016 میں جو خواتین مستفید ہوئیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

ڈویژن	اضلاع	تعداد
1۔بہاولپور	1۔بہاولنگر	کوئی نہیں
	2۔بہاولپور	1197
	3۔رحیم یار خان	3780
2۔ڈیرہ غازی خان	1۔ڈیرہ غازی خان	2622
	2۔لیہ	کوئی نہیں
	3۔مظفر گڑھ	2876
	4۔راجن پور	592
3۔فیصل آباد	1۔چنیوٹ	کوئی نہیں
	2۔فیصل آباد	12
	3۔جھنگ	61
	4۔ٹوبہ ٹیک سنگھ	کوئی نہیں
4۔گوجرانوالہ	1۔گوجرانوالہ	32
	2۔گجرات	765

	3۔حافظ آباد	کوئی نہیں
	4۔منڈی بہاؤالدین	292
	5۔نارووال	کوئی نہیں
	6۔سیالکوٹ	3670
5۔لاہور	1۔قصور	15
	2۔لاہور	ضلع لاہور میں سال 2016 میں 932 ایسے وراثتی انتقالات کئے گئے ہیں جن سے 2796 خواتین مستفید ہوئی ہیں تا ہم اس عرصہ میں ڈسٹرکٹ انفورسمنٹ کمیٹی لاہور کے روبرو کوئی درخواست پیش نہ ہوئی۔
	3۔ننکانہ صاحب	کوئی نہیں
	4۔شیخوپورہ	کوئی نہیں
6۔ملتان	1۔خانیوال	288
	2۔لودھراں	39
	3۔ملتان	1372
	4۔وہاڑی	کوئی نہیں
7۔راولپنڈی	1۔اٹک	140
	2۔چکوال	کوئی نہیں
	3۔جہلم	2869
	4۔راولپنڈی	157
8۔ساہیوال	1۔اوکاڑہ	کوئی نہیں
	2۔پاکپتن	کوئی نہیں
	3۔ساہیوال	کوئی نہیں
9۔سرگودھا	1۔بھکر	559
	2۔خوشاب	کوئی نہیں
	3۔میانوالی	کوئی نہیں
	4۔سرگودھا	3

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر!اس میں جو Enforcement of Inheritance Rights Committees خواتین کے لئے بنائی گئی تھی اس کے بارے میں سوال کیا تھا اور مجھے یہ جواب ملا ہے کہ یہ کمیٹی ہر ضلع میں پانچ ممبران پر مشتمل ہے۔

جناب سپیکر!میرا سوال یہ ہے کہ جو پانچ ممبران ہیں مجھے ان کی detail بتادیں کہ وہ کون ہیں اور یہ کمیٹی کس معیار پر بنی ہے کیا اس کے اندر law سے related کوئی لوگ ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!اس میں کئی شہر ایسے ہیں جو نہیں ہیں۔ اس میں چنیوٹ بھی نہیں ہے، بہاولنگر بھی نہیں ہے، ٹوبہ ٹیک سنگھ بھی نہیں ہے، حافظ آباد بھی نہیں ہے، نارووال بھی نہیں ہے، ننکانہ صاحب بھی نہیں اور شیخوپورہ بھی نہیں ہے۔ جی، آپ بتائیں!

وزیر ترقی خواتین(محترمہ حمیدہ وحیدالدین):جناب سپیکر!2012 میں The Punjab Land Revenue Act میں ترمیم کی گئی تھی۔ وراثتی انتقال سے پہلے پراپرٹی کے حوالے سے بہنوں اور بیٹیوں سے بیان لے لیا جاتا تھا۔ یہ ترمیم کرنے کے بعد پانچ رکنی کمیٹی بنی ہے جس میں ڈسٹرکٹ کلکٹر ، ڈسٹرکٹ اٹارنی، ڈسٹرکٹ پبلک پراسیکیوٹر، ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر اور متعلقہ اسسٹنٹ کمشنر شامل ہیں۔ یہ کمیٹی باقاعدہ ایکٹ میں شامل ہے اور ایکٹ کے تحت بنائی گئی ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر!یہ کمیٹی چونکہ خواتین کے حقوق کے لئے بنائی گئی ہے تو اس کے اندر کیا خواتین کی شمولیت ضروری نہیں تھی؟

جناب سپیکر: اس میں gender کی کوئی تمیز نہیں ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر!ابھی آپ نے بھی point out کیا ہے کہ بہت سے اضلاع ایسے ہیں جہاں کوئی کیس بھی take up نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر: وہ علیحدہ بات ہے اور یہ خوش آئند بات ہے۔

جناب محمد ارشد ملک(ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!ساہیوال بھی نہیں ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! اس کے بارے میں بتا دیں کہ ان اضلاع میں یہ کمیٹی کیوں نہیں بنائی گئی؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر ترقی خواتین (محترمہ حمیدہ وحیدالدین): جناب سپیکر! جو District Enforcement of Inheritance Rights Committees بنائی گئی ہیں یہ شکایات کے لئے بنائی گئی ہیں۔ مثال کے طور پر اگر کسی خاتون کو شکایت ہے کہ میرا نام وراثت میں شامل نہیں کیا گیا یا تقسیم میں میرا نام نہیں ہے تو ان کی شکایت اس کمیٹی میں وصول کی جاتی ہے۔ ہم نے مختلف ڈسٹرکٹ لیول پر جو ریکارڈ لیا ہے یہ شکایات کی تعداد ہے کچھ ڈسٹرکٹ ایسے ہیں جہاں شکایات ہی وصول نہیں ہوئیں۔ یہ دو دفعہ verify کیا گیا ہے، ایک دفعہ ڈی سی صاحبان کی طرف سے جواب آیا تھا اور ہم نے اس کو دوبارہ بھیج کر verify کرنے کے بعد آپ کو لسٹ فراہم کی ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میرا آخری سوال یہ ہے کہ پلیز اس کو ensure کر لیں کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اتنے سارے اضلاع میں کوئی شکایت نہیں آئی۔ کیا ایسا تو نہیں ہے کہ وہاں کی کمیٹیاں فعال نہیں ہیں یا وہ ٹھیک سے کام نہیں کر رہی ہیں؟

جناب سپیکر: ان کے کیسز کہیں نہ کہیں چلتے ہوں گے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! یہ اضلاع کی بہت بڑی تعداد ہے جہاں پر کوئی شکایت نہیں آئی۔ اس لئے یہ اس کو ensure کر لیں کیونکہ میں سمجھتی ہوں کہ وہاں پر کمیٹیاں پوری طرح فعال نہیں ہیں اس وجہ سے وہاں پر complaints نہیں آ رہی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، اس کو چیک کرتے ہیں۔ منسٹر صاحبہ! اس کو چیک کیا جائے۔

وزیر ترقی خواتین (محترمہ حمیدہ وحیدالدین): جناب سپیکر! ہم اس کو چیک کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب محمد عارف عباسی کا ہے۔ جی، عباسی صاحب!

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 9268 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

قائد اعظم سولر پاور پارک پر خرچ کی گئی رقم سے متعلقہ تفصیلات

*9268: جناب محمد عارف عباسی: کیا وزیر انرجی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) قائد اعظم سولر پاور پارک پر کل کتنی رقم خرچ ہوئی ہے تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ حکومت قائد اعظم سولر پاور پارک کو چائنا کی کسی کمپنی کو دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کن شرائط پر تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) اس وقت قائد اعظم سولر پارک کی کل کتنی پیداوار ہے اور یہ کتنی پیداوار کے لئے بنایا گیا تھا؟

وزیر توانائی، کانکنی / معدنیات (جناب شیر علی خان):

(الف) قائد اعظم سولر پاور پارک میں پانی سپلائی، بجلی سپلائی، سکیورٹی تنصیبات، روڈ تک رسائی اور پارک کے اندر سڑکیں بنانے کے لئے حکومت پنجاب ابھی تک 1.6۔ ارب روپے پنجاب انڈسٹریل اسٹیٹ ڈویلپمنٹ اینڈ مینجمنٹ کمپنی (PIEDMC) کے ذریعے خرچ کر چکی ہے۔ پارک کی مزید وسعت کے لئے درکار رقم کے لئے Engineering Consultancy Services Punjab (ECSP) کے ذریعے Cost Estimation کی جا رہی ہے جس کے بعد پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ (P&D) کو فنڈز کی فراہمی کے لئے لکھا جائے گا۔

(ب) قائد اعظم سولر پاور پارک میں کل 1000MW کی گنجائش ہے جس میں سے 100MW حکومت پنجاب نے خود لگایا ہے جبکہ 300MW چائنا کی ایک کمپنی نے CPEC کے تحت IPP Mode میں لگایا ہے۔ اس کے علاوہ 100MW کا ایک اور منصوبہ بھی IPP Mode میں زیر تکمیل ہے۔ یہ تمام کمپنیاں یہ منصوبہ جات IPP طرز پر لگا رہی ہیں۔ حکومت پنجاب نے IPP منصوبے لگانے والی کمپنیوں کو زمین پنجاب بورڈ آف ریونیو سے منظور شدہ (Statement of Conditions) کے تحت لیز پر دی ہے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) قائد اعظم سولر پاور پارک 1000MW کے لئے بنایا گیا تھا اس وقت تک 400MW لگ چکا ہے۔ جس کی بجلی اس وقت گرڈ میں شامل ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں نے اس سوال میں پوچھا تھا کہ قائداعظم سولر پاور پارک پر کل کتنی رقم خرچ ہوئی تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟ اس کا جواب یہ آیا کہ قائداعظم سولر پاور پارک میں پانی سپلائی، بجلی سپلائی، سکیورٹی تنصیبات، روڈ تک رسائی اور پارک کے اندر سڑکیں بنانے کے لئے حکومت پنجاب ابھی تک 1.6۔ ارب روپے پنجاب انڈسٹریل اسٹیٹ ڈویلپمنٹ اینڈ مینجمنٹ کمپنی (PIEDMC) کے ذریعے خرچ کر چکی ہے۔ پارک کی مزید وسعت کے لئے درکار رقم کے لئے Engineering Consultancy Services Punjab(ECSP) کے ذریعے estimation cost کی جا رہی ہے جس کے بعد پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کو فنڈز کی فراہمی کے لئے لکھا جائے گا۔ میرا سوال یہ تھا کہ آپ نے اس پر جو equipment لگایا ہے اس کے لئے کیا کوئی پیسا خرچ نہیں کیا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر توانائی، کانکنی / معدنیات (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ سوال قائداعظم سولر پارک کے متعلق ہے سولر کمپنی کے متعلق نہیں ہے۔ so Mr. Abbasi should be asked the question regarding Quaid-e-Azam Solar Company تو ہم اس کی تفصیلات دے دیتے انہوں نے سولر پارک کا پوچھا ہے تو سولر پارک سے متعلق تفصیلات ہم نے دے دی ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! جب کسی چیز کے بارے میں سوال پوچھا جاتا ہے تو اس میں سب چیزیں آجاتی ہیں۔ میں نے اس کی ساری cost پوچھی تھی everything including equipment and

وزیر توانائی، کانکنی / معدنیات (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! انہوں نے پاور پلانٹ کے متعلق پوچھا تھا وہ بتا دیا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، اگر انہوں نے نہیں پوچھا تو پھر آپ ہی بتا دیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ ضمنی میں بتا دیں۔

وزیر توانائی، کانکنی / معدنیات (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! ویسے میں بتا دیتا ہوں لیکن میں تھوڑا سا clarify کرنا چاہتا ہوں کیونکہ دونوں کا نام قائداعظم سولر ہے تو وہ سمجھا جاتا ہے کہ شاید سولر

پارک اور سولر کمپنی ایک ہی چیز ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ قائداعظم سولر پارک create کیا گیا ہے One hundred thousand megawatt solar electricity اور وہاں پر اتنی capacity ہے۔ پہلا hundred megawatt جو تھا وہ پنجاب حکومت نے اپنی equity سے وہاں پر لگایا اور قائداعظم سولر کمپنی نے پلانٹ install کیا اور مزید تین سو میگاواٹ چائنیز کمپنی نے اپنی equity کے ساتھ setup کیا ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! مجھے یہ بتایا جائے۔۔

وزیر توانائی، کانکنی / معدنیات (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! ابھی میں بات کر رہا ہوں اگر یہ بات سننے کا حوصلہ رکھیں گے تو ان کو ساری باتوں کا جواب مل جائے گا۔ میں پہلے یہ clear کردوں کہ یہ سوال نہیں پوچھا گیا بلکہ سوال قائداعظم سولر پارک کے متعلق پوچھا گیا تھا۔ میں پاور پارک کی بات کر رہا ہوں، پارک دوسرا ہے اور کمپنی دوسری ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پارک اور کمپنی میں کیا فرق ہے؟

وزیر توانائی، کانکنی / معدنیات (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! پارک وہ ہے جس کے اندر پاور پراجیکٹس لگیں گے۔ جہاں ایک انڈسٹریل پارک لگتا ہے وہاں پر کوئی لکھا ہوا ہے کہ وہاں پر کونسی انڈسٹری لگی ہے؟ انڈسٹریل پارک جو equipment بناتی ہے اس کی cost کا بتانا ضروری نہیں ہوتا۔ فیصل آباد کا انڈسٹریل اسٹیٹ میں کہاں لکھا ہوا ہے کہ جو بھی انڈسٹری لگی ہے اس کی cost اتنی ہوگی؟ یہاں پر سوال یہ ہے کہ قائداعظم سولر پارک کے اندر کتنا خرچ ہوا؟ اس کا جواب گورنمنٹ نے دے دیا ہے۔ اب میں قائداعظم سولر کمپنی کا بھی میں بتا دیتا ہوں کہ وہ 1031 ملین US ڈالر کی لاگت سے 100 میگاواٹ کا پلانٹ لگایا گیا۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اسی سوال کے جز (ب) میں چلے جائیں۔ میں نے پوچھا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ حکومت قائداعظم سولر پاور پارک کو چائنا کی کمپنی کو دینے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کن شرائط پر تفصیلات سے آگاہ کریں؟ اگر اس جز (ب) کا جواب پڑھیں تو میرے سوال کا اس میں کوئی جواب نہیں ہے۔ یہ ابھی کہہ رہے تھے کہ قائداعظم سولر پاور پارک میں کل 1000 میگاواٹ کی گنجائش ہے جس میں 100 میگاواٹ حکومت پنجاب نے خود لگایا ہے جبکہ 300 میگاواٹ چائنا کی کمپنی نے سی پیک

کے تحت IPP Mode میں لگایا ہے۔ اس کے علاوہ 100 میگاواٹ کا ایک اور منصوبہ بھی IPP Mode میں زیر تکمیل ہے۔ یہ تمام کمپنیاں یہ منصوبہ جات طرز پر لگا رہی ہیں۔ حکومت پنجاب نے IPP منصوبے لگانے والی کمپنیوں کو زمین پنجاب بورڈ آف ریونیو سے منظور شدہ Statement of Conditions کے تحت لیز پر دی ہے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ انہوں نے پراجیکٹ کا بتا دیا لیکن میرا جو اصل سوال یہ تھا کہ کیا یہ چائنا کو دینے کا ارادہ رکھتے ہیں، اگر رکھتے ہیں تو کن شرائط پر؟ اس کا جواب نہیں آیا۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ ہم سب کو پتا ہے کہ نندی پور پراجیکٹس اور قائداعظم سولر پاور پارک میں اتنے بڑے اربوں روپے کے گھپلے ہوئے ہیں۔ ہمارے پنجاب کے شہریوں کو پتا ہے کہ ان دو پراجیکٹ میں کیا کچھ ہے اور انشاء اللہ کیا کچھ نکلے گا۔ میرے بھائی نے جو پہلی بات کی وہ بھی گول مول تھی لیکن یہ جو دوسری بات ہے، میرا سوال یہ تھا کہ اگر آپ چائنا کی کمپنی کو دے رہے ہیں تو کن شرائط پر دے رہے ہیں یہ ہاں یا ناں میں جواب دے دیں۔ اگر نہیں دے رہے تو well and good اور اگر دے رہے ہیں تو مجھے شرائط بتا دیں؟

جناب سپیکر: جی، انہوں نے جو بتایا ہو گا وہ ٹھیک بتایا ہو گا۔ جی، منسٹر موصوف!

وزیر توانائی، کانکنی / معدنیات (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! I take strong exception to جو انہوں نے کرپشن کے متعلق بات کی ہے، قائداعظم سولر پارک کے اوپر کسی قسم کی کوئی اس طرح کی انوسٹی گیشن نہیں ہے جو یہ بیان فرما رہے ہیں۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ ایسی frivolous قسم کی allegations لگانا اور اس ایوان میں کھڑے ہو کر اس طرح کی بات کرنا مناسب نہیں ہے۔ اگر ان کے پاس کوئی ثبوت ہے تو وہ لے کر آئیں۔۔۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر!۔۔۔

وزیر توانائی، کانکنی / معدنیات (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! میری بات مکمل ہونے دیں، یہ کوئی طریق کار نہیں ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ بات کریں۔

وزیر توانائی، کانکنی / معدنیات(جناب شیر علی خان):جناب سپیکر!

MINISTER FOR ENERGY/MINES AND MINERALS (Mr Sher Ali Khan): Mr Speaker! I have the right to answer whatever he has said and I take strong exception to whatever he has said.

یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔ آپ ثبوت لائیں، آپ اس چیز کو prove کریں، ہم ہر چیز کا جواب دینے کے لئے بالکل یہاں کھڑے ہیں اور انشاءاللہ اس کو پوراdefend کریں گے جہاں پر بھی ہمیں defend کرنا پڑا۔ جہاں تک ان کے سوال کا تعلق ہے تو انہوں نے یہ پوچھا ہے کہ قائداعظم سولر پاور پارک چائنا کی کسی کمپنی کو دینے کا ارادہ ہے؟ اگر ان کے اس سے مراد ہے کہ ہم نے پورا پارک کسی کو دینا ہے، یہاں پر جو بھی کمپنی پاور پراجیکٹ لگانا چاہتی ہے تو ہم نے اس کا مروجہ طریق کار اس کے ساتھ لگا دیا ہے، وہ اس کے تحت apply کرے گی، four hundred megawatts کا وہاں پر کام کر ہو رہا ہے وہ نیشنل گرڈ کو بجلی دے رہے ہیں۔ مزید ہمارا ترکش کمپنی سے 200میگاواٹ کا sign MOU ہوا ہے اور وہاں پر مزید بھی400میگاواٹ کی capacity موجود ہے اور مزید کمپنیز چاہے وہ چائنا یا چاہے وہ کسی اور ملک کی ہوں وہ پاور پراجیکٹ لگا سکتی ہیں اس میں قدغن نہیں ہے کہ وہ چائنا کی کمپنی ہی ہو۔ اس پارک کا آپریشن گورنمنٹ کے پاس ہے۔

جناب محمد عارف عباسی:جناب سپیکر!اس کی terms and conditions کیا ہیں؟جو یہ دے رہے ہیں یا دے چکے ہیں یہ ابھی تک clear نہیں ہوا۔ یہ کہہ رہے ہیں کہ وہاں پر400میگاواٹ production ہو رہی ہے اور اس میں کوئی چائنا کی کمپنی 100 میگاواٹ کا پراجیکٹ لگا رہی ہے لیکن میں نے صرف simple پوچھا ہے کہ جو کچھ وہاں پر اس ٹائم لگ چکا ہے وہ حکومت پنجاب کے کنٹرول میں ہے یا وہ کوئی اور کمپنی چلا رہی ہے اس کا مجھے جواب چاہئے؟ اگر اس میں کوئی اور کمپنی involve ہے تو اس کی terms and conditions کیا ہیں؟ یہ میں نے پوچھا ہے۔

وزیر توانائی، کانکنی / معدنیات(جناب شیر علی خان):جناب سپیکر!جناب سپیکر!اگر یہ اپنے سوال کو زیادہ clarify کر دیں کہ کیا یہ پاور کمپنیز کے متعلق پوچھ رہے ہیں یا پاور پارک کے متعلق پوچھ رہے

ہیں؟ یہ still confused ہیں، اگر یہ مجھ سے پاور پارک کی منیجمنٹ کے متعلق پوچھنا چاہتے ہیں کہ وہاں پر جو کمپنیاں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ ایسے کریں ناں، سمجھ آپ کو بھی آگئی ہے کہ وہ کیا پوچھنا چاہتے ہیں۔ آپ بھی اس کو اس طرح سے نہ الجھائیں۔ آپ وہ کہیں جو اصل طریقہ ہے۔

وزیر توانائی، کانکنی / معدنیات (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! میرے کول ان پڑھی دا علاج کوئی نیں، میں گزارش کردے داں۔ یہ بڑا simple ہے جو پاور پارک کی منیجمنٹ ہے وہ گورنمنٹ پنجاب کے پاس ہے جو کمپنیز ہیں وہ IPP موڈ میں لگی ہیں جس طرح باقی انرجی کمپنیز پاور جنریٹ کرتی ہیں اسی طرح یہ بھی independent power producers ہیں۔ انرجی کی پالیسی کے تحت یہ پاور پراجیکٹ لگتے ہیں اور across Pakistan لگ رہے ہیں۔ ادھر اس کے لئے کوئی علیحدہ معیار نہیں بنا۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں وہی terms and conditions پوچھنا چاہتا ہوں کہ چائنا کے ساتھ کیا کوئی ہمارا خونی رشتہ ہے کہ ہر چیز چائنا کے پاس ہے، پہلی چیز چلیں اس کو رہنے دیں۔ میں یہی پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو چائنیز وہاں کام کر رہے ہیں اور production کے لئے یونٹس لگا رہے ہیں اس حوالے سے پوچھنا ہمارا حق ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، Question hour is over now.

وزیر صنعت و تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

محکمہ ٹیوٹا کے افسران کے بیرون ممالک کے دوروں کی تفصیل

*9243:جناب احسن ریاض فتیانہ:کیاوزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) TEVTA کے کتنے افسران یکم جنوری2016 سے آج تک سی پیک کے تحت چائنایا دیگر کن کن ممالک کے دورے پر گئے، ان کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور تجربہ بتائیں؟

(ب) ان افسران کو بیرونی visit پر بھجوانے کا میرٹ یا طریق کار یا معیار بیان فرمائیں؟

(ج) ان افسران کے بیرون ممالک visit پر کتنی رقم حکومت نے اور کتنی NGO نے ادا کی، ان NGO کے نام اور پتاجات فراہم کریں؟

(د) ان افسران میں کتنے مستقل TEVTA کے ملازم ہیں اور کتنے کنٹریکٹ یا Deputation پر ہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین):

(الف) ٹیوٹا میں فی الوقت سی پیک کے تحت کسی افسر نے بیرون ملک سفر نہیں کیا ہے۔

(ب) ۔ایضًا۔

(ج) ۔ایضًا۔

(د) ۔ایضًا۔

فیصل آباد انڈسٹریل اسٹیٹ میں الاٹ کردہ پلاٹوں سے متعلقہ تفصیلات

*9249:جناب احسن ریاض فتیانہ:کیاوزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد میں کتنی انڈسٹریل اسٹیٹ کب بنائی گئی ان کے نام اور رقبہ مع پلاٹ کی تفصیل بتائیں؟

(ب) انڈسٹریل اسٹیٹ نزد موٹروے فیصل آباد کب بنائی گئی تھی اس پر کتنا خرچہ ہوا ہے نیز کتنی رقم سے اس کے لئے زمین خریدی گئی تھی؟

(ج) اس انڈسٹریل اسٹیٹ میں کتنے پلاٹ کس کس سائز کے بنائے گئے ہیں؟

(د) کتنے پلاٹ کب، کن افراد کو کس انڈسٹری، لگانے کے لئے الاٹ کئے گئے؟

(ہ) اس انڈسٹریل اسٹیٹ میں کون کون سی سہولیات فراہم کرنے کا پروگرام تھا کون سی سہولیات اب تک فراہم کی گئی ہیں اور ان پر کتنی رقم خرچ ہوئی ہے؟

(و) کیا اس انڈسٹریل اسٹیٹ میں گیس ، بجلی ،پانی واٹر فلٹریشن پلانٹ اور سیورتج سسٹم کی سہولیات مہیا کردی گئی ہیں؟

(ز) کیا یہ درست ہے کہ آج تک اس انڈسٹریل اسٹیٹ میں صرف دو یا تین فیکٹریاں لگی ہیں باقی پلاٹ خالی پڑے ہیں؟

(ح) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس انڈسٹریل اسٹیٹ کی بجائے غیر قانونی طور پر فیصل آباد شہر کے اندر انڈسٹری لگائی جارہی ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین):

(الف) فیصل آباد انڈسٹریل اسٹیٹ ڈویلپمنٹ اینڈ مینجمنٹ کمپنی کے تحت دو انڈسٹریل اسٹیٹس بنائی گئی ہیں۔

1. ویلیو ایڈیشن سٹی: جو کہ 215 ایکڑ پر محیط ہے یہ انڈسٹریل سٹی 2005 میں بنائی گئی۔ اس میں 0.5 ایکڑ، ایک ایکڑ اور دو ایکڑ کے انڈسٹریل پلاٹس بنائے گئے ہیں۔
2. ایم تھری انڈسٹریل سٹی: اس کا کل رقبہ 4415 ایکڑ ہے۔ یہ 2007 میں بنائی گئی اور اس میں بڑے سائز کے پلاٹس بنائے گئے ہیں جو 1 ایکڑ سے 25 ایکڑ پر محیط ہیں۔

(ب) ایم تھری انڈسٹریل سٹی 2007میں موٹروے کے نزدیک بنائی گئی ۔ اس پر کل خرچہ 6,984,137,567روپے ہوا جس میں زمین کی قیمت 1,867,157,997روپے اور ڈویلپمنٹ پر 5,116,979,570روپے خرچ ہوئے ہیں۔

(ج) ایم تھری میں ایک ایکڑ سے 25تک کے مختلف انڈسٹریل پلاٹس بنائے گئے ہیں جو کہ انڈسٹریل یونٹ کی ضرورت کے مطابق آفر کئے جاتے ہیں۔

(د) اب تک 405پلاٹ مختلف کمپنیز کو الاٹ کئے جاچکے ہیں جو ہر طرح کی انڈسٹریز پر مشتمل ہیں۔ ان میں ٹیکسٹائل انڈسٹری ، کیمیکل انڈسٹری، انجینئرنگ انڈسٹری ، فارما سیوٹیکل انڈسٹری، کنسٹرکشن انڈسٹری اور فوڈپروسیسنگ انڈسٹری وغیرہ شامل ہیں۔

(ہ) گیس، بجلی، پانی واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ اور سیوریج سسٹم کی سہولیات فراہم کرنے کا پروگرام تھا جو فراہم کردیئے گئے ہیں۔ اس پر 5,116,979,570روپے خرچ ہوئے ہیں۔ تاہم نئے گیس کنکشن پر وفاقی حکومت نے پابندی عائد کی ہوئی ہے۔

(و) سب سہولیات کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ز) یہ درست نہیں ہے اب تک 21پلاٹوں پر فیکٹریاں پروڈکشن میں ہیں۔ مزید 144پلاٹوں پر کنسٹرکشن ہورہی ہے جبکہ 45پلاٹوں پر کنسٹرکشن شروع کرنے کے لئے فیکٹری نقشے بنائے جارہے ہیں۔

(ح) N/A

ساہیوال: ترقی خواتین کے دفاتر، ملازمین کی تعداد اور بجٹ کی تفصیل

*9685: محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: کیاوزیر ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ ترقی خواتین کا سال 18-2017کا بجٹ مدوار کتنا ہے؟

(ب) اس کے دفاتر کس کس اضلاع میں ہیں ساہیوال ڈسٹرکٹ میں اس کا دفتر کہاں پر ہے؟

(ج) اس محکمہ کے کل ملازمین کی تعداد عہدہ اور گریڈوار کتنی ہے؟

(د) اس محکمہ نے صوبہ میں سال2017-18 کے دوران ترقی خواتین اور خواتین کی آگاہی کے لئے کتنے سیمینار اور کانفرنس کا انعقاد کہاں کہاں کیا۔ان پر کتنے اخراجات آئے؟

(ہ) ان سیمینار اور کانفرنس میں کتنے ماہر اورskilled پرسن کی خدمات کتنے معاوضہ پر حاصل کی گئیں؟

(و) اس محکمہ کی کارکردگی سال2017-18 کی بیان کریں؟

وزیر ترقی خواتین(محترمہ حمیدہ وحیدالدین):

(الف) محکمہ ترقی خواتین کا سال2017-18 کا غیر ترقیاتی بجٹ 218.646ملین ہے جبکہ ترقیاتی بجٹ340ملین ہے۔مدوار تفصیل ضمیمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) وومن ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ اور ڈائریکٹوریٹ آف وویمن ڈویلپمنٹ کے دفاتر لاہور میں ہیں جبکہ اس کے تحت مختلف اضلاع میں16 ہاسٹلز برائے ورکنگ وومن کام کر رہے ہیں۔تفصیل ضمیمہ (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ساہیوال میں محکمہ کا دفتر نہیں ہے لیکن ایک ورکنگ وویمن ہاسٹل ہے۔جس کا پتا"نور شاہ روڈ طارق بن زیاد کالونی،نزد گورنمنٹ کالج برائے خواتین،ساہیوال"ہے۔

(ج) اس محکمہ کے کل ملازمین کی تعداد254 ہے۔تفصیل ضمیمہ (ج)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

گریڈ1 تا16 کل ملازمین کی تعداد214 ہیں جبکہ 69 اسامیاں خالی ہیں۔

گریڈ17 تا21 کل ملازمین کی تعداد40 ہیں جبکہ 11 اسامیاں خالی ہیں۔

(د) محکمہ نے سال2017-18 کے دوران ترقی خواتین کی آگاہی کے لئے10 سیمینار اور کانفرنس کا انعقاد کیا اور ان پر482528 روپے اخراجات آئے۔تفصیل ضمیمہ (د)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) محکمہ کے انعقاد کردہ سیمینار اور کانفرنس میں10 ماہرین اور skilled پرسنز کی خدمات 15000 روپے فی سیمینار معاوضہ پر حاصل کی گئی۔

(و) حکومت پنجاب کے اقدامات کے تحت وومن ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کی کارکردگی 2017۔18 کی درج ذیل ہے:

- 2017۔18 میں Punjab Women Development Policy تیار کی گئی۔ جو کہ کابینہ کی منظوری کے بعد خواتین کے عالمی دن 8مارچ 2018 کو باقاعدہ Launch کر دی گئی ہے۔
- پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ کے ذریعے 891 خواتین کو ICT Training دی گئی۔
- سال 2017۔18 میں اب تک 512 خواتین کونسلرز کو 2روزہ ٹریننگ دی جا چکی ہے۔ جس میں انہیں خواتین سے متعلق اٹھائے گئے اقدامات 2012۔17 سے متعلق آگاہی دی گئی ہے۔
- پنجاب کے تین اضلاع اٹک، لیّہ اور نارووال میں خواتین کے ہاسٹل تعمیر کرنے کے لئے ڈپٹی کمشنر صاحبان سے اراضی مختص کروائی گئی ہے جس پر Feasibility کے بعد ہاسٹل کی عمارت تعمیر کی جائے گی۔

- Association for Gender Awareness and Human Empowerment (AGAHE) کے تعاون سے (MHM) تشکیل دے دیا گیا ہے۔ جس کے تحت سکول ایجوکیشن اور ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ مل کر مختلف سطحوں پر خواتین کو صحت کے اصولوں کے متعلق آگاہی دی جا رہی ہے۔
- سال 2017 میں محکمہ نے CEDAW کی رپورٹ وفاقی حکومت کو ارسال کی جس میں خواتین کے لئے اٹھائے گئے مختلف اقدامات کے بارے میں بتایا گیا۔
- لاہور، فیصل آباد اور ملتان میں 690 ڈومیسٹک ورکرز کو ٹریننگ دی جا چکی ہے اور 960 کی تربیت زیرِ تکمیل ہے۔
- عورتوں کے تشدد کے خلاف 16روزہ مہم 25۔نومبر تا 10۔دسمبر 2017 کو بھرپور طریقے سے چلایا گیا۔ مہم میں سیمینارز کے ذریعے خواتین کو انکے حقوق کے بارے میں آگاہی دی گئی اور پنجاب اسمبلی کو نارنجی رنگ کی روشنیوں سے سجایا گیا جس کو UN Women اور دوسرے ملکی اور غیر ملکی اداروں نے سراہا۔

- ڈائریکٹوریٹ آف وومن ڈویلپمنٹ پنجاب سرکاری اور پرائیویٹ اداروں میں ڈے کیئر سنٹرز بنانے کے لئے مالی امداد فراہم کرتا ہے۔ بلڈنگ کی فراہمی متعلقہ ادارے کی ذمہ داری ہے جبکہ ڈائریکٹوریٹ آلات کی خریداری اور عملے کی تنخواہوں کے لئے امداد فراہم کرتا ہے۔ ان سنٹرز کے قیام کا مقصد ملازمت پیشہ والدین کی حوصلہ افزائی کرنا ہے۔ ڈائریکٹوریٹ آف وومن ڈویلپمنٹ پنجاب اب تک 102 ڈے کیئر سنٹرز منظور کر چکا ہے۔
- محکمہ ترقی خواتین نے ملازم پیشہ خواتین کو محفوظ اور سستی رہائش فراہم کرنے کے لئے پنجاب کے مختلف اضلاع میں16 ہاسٹل قائم کئے گئے ہیں جس سے پنجاب کی خواتین مستفید ہو رہی ہیں۔
- بنیادی طور پر محکمہ ترقی خواتین ، حکومتِ پنجاب کےWomen Empowerment Initiatives 2012, 2014, 2016 & 2017کے عملدرآمد کے لئے دن رات محنت کرتا ہے۔ ان پر عملدرآمد کے لئے محکمہ میں وزیر اور سیکرٹری کی سطح کی ماہانہ میٹنگ ہوتی ہیں لہٰذا محکمہ ہذا کی کاوشوں سے اب تک کی کارگردگی کی تفصیل ضمیمہ (ہ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: سندر انڈسٹریل اسٹیٹ کے رقبے اور پلاٹوں کی تفصیل

*9631: **میاں طارق محمود:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سندر انڈسٹریل اسٹیٹ لاہور کتنے رقبے پر مشتمل ہے؟

(ب) اس میں کتنے پلاٹ کس کس سائز کے بنائے گئے تھے؟

(ج) کن کن فرموں / افراد کو پلاٹ کس کس مقصد کے لئے الاٹ کئے گئے اور ان سے فی کنال کتنی رقم لی گئی ہے جن فرموں / افراد سے ابھی پلاٹ کی رقم لینی بقایا ہے ان کی تفصیل دی جائے؟

(د) کتنے پلاٹ ابھی تک الاٹ نہیں کئے گئے، ان کے نمبر اور پلاٹ کے سائز کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ہ) یہ انڈسٹریل اسٹیٹ حکومت کے انتظام وانصرام میں ہے یا اس کی اپنی انتظامیہ ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین):

(الف) سندر انڈسٹریل اسٹیٹ 1802 ایکڑ رقبہ پر محیط ہے۔

(ب) سندر انڈسٹریل اسٹیٹ رائیونڈ روڈ لاہور میں 730 پلاٹ ہیں جن کے سائز کی تفصیلات (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) پلاٹ الاٹمنٹ کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) 13 پلاٹس کی الاٹمنٹ نہیں کی گئی جن کی تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) یہ انڈسٹریل اسٹیٹ پنجاب انڈسٹریل اسٹیٹس ڈویلپمنٹ اینڈ مینجمنٹ کمپنی کے زیر انتظام ہے جو کہ حکومت پنجاب کی کمپنی ہے اور اس کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کا تعین حکومت پنجاب کرتی ہے۔

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: جی، جناب بلال اکبر بھٹی مجلس قائمہ برائے مال، ریلیف اور اشتمال کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹیں پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) لینڈ ریونیو پنجاب 2018 اور مسودہ قانون (ترمیم) رجسٹریشن پنجاب 2018 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال، ریلیف اور اشتمال کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب بلال اکبر بھٹی: جناب سپیکر! میں

1. The Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2018 (Bill No.11 of 2018) and

2. The Registration Punjab (Amendment) Bill 2018 (Bill No.12 of 2018)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال، ریلیف اور اشتمال کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔

جناب بلال اکبر بھٹی: جناب سپیکر! شکریہ۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر

جناب سپیکر: جی، پہلے توجہ دلاؤ نوٹس لے لیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ایک اہم بات ہے کہ پنجاب کے سارے کیمسٹ نے ہڑتال کی ہوئی ہے، یہ بہت اہم مسئلہ ہے اور انسانوں کے لئے دوائیاں نہیں مل رہیں اور اس پر حکومت بالکل سنجیدہ نہیں ہے، اس کو ضد اور انا کا مسئلہ نہ بنائے۔ حکومت کو چاہئے کہ اس مسئلے کو سنجیدگی سے لے۔ اس وقت لوگوں کو دوائیوں کا بہت زیادہ problem ہے۔ اس پر اگر آپ کسی کو کہیں، اس پر حکومت کیا ایکشن لے رہی ہے؟ اگر یہ اس طرح سے چپ کر کے بیٹھے رہے اور لوگوں کو دوائیاں نہ ملیں تو اندیشہ ہے کہ انسانی جانیں ضائع ہونے کا خطرہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبان! سن رہے ہیں، منسٹر صاحبان! ان کی بات سن رہے ہیں یا نہیں؟

وزیر توانائی، کانکنی / معدنیات (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! نہیں، پھر دہرا دیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اس ہڑتال کے بارے میں سنجیدگی سے لیں، ہمیں پتا ہے کہ عوام کی ان کو ضرورت نہیں ہے اور عوام کے ساتھ ان کا دور تک بھی واسطہ نہیں ہے لیکن لوگ ہسپتالوں میں مر رہے ہیں اور دوائیاں نہیں مل رہی ہیں۔ آپ اس پر سنجیدگی سے نوٹس لیں اور اس مسئلے کو حل کروائیں۔

وزیر توانائی، کانکنی / معدنیات (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! متعلقہ وزیر موجود نہیں ہیں وہ اس معاملے کو دیکھیں گے۔

جناب سپیکر: جی، اس بات کا نوٹس لے کر مسئلہ حل کرائیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، وہ میرے سینئر ہیں، مجھ سے بہت زیادہ سینئر ہیں۔ Let me hear.

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! تھوڑی دیر پہلے انڈسٹری سے متعلق سوالات پوچھے گئے اور ان میں ٹریٹمنٹ پلانٹ اور انوائرنمنٹ کی بات ہوئی۔ اس سے متعلقہ میرا سوال ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، کون جواب دے گا؟ وہ موجود نہیں ہیں، منسٹر صاحب چلے گئے ہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! وہ ہوں نہ ہوں، میں تو پوائنٹ آف آرڈر پر آپ کی اجازت لے رہا ہوں، میں پوائنٹ آف آرڈر پر بولنا چاہتا ہوں۔ وہ ہوں یا نہ ہوں، ایوان موجود ہے، آپ موجود ہیں، پریس موجود ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کتنا اور بولنا چاہتے ہیں؟ آپ کی بات کا کون جواب دے گا۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں نے جواب نہیں لینا، یہ آپ تک پہنچانا ہے، آپ کے ذریعے سے، یہ میرا پوائنٹ آف آرڈر ٹریٹمنٹ پلانٹ سے متعلقہ سوال کے متعلق ہے، یہ on air ہو جائے، پریس میں آجائے، اس ایوان تک پہنچے، یہ سارے مستفید ہوں گے۔

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ "ہر چارہ گر کو چارہ گری سے گریز تھا ورنہ ہمیں جو دکھ تھے بہت لازوال نہ تھے۔" 30 سے 35 سال کے اس اقتدار کے عرصے میں، حکمرانی کے عرصے میں یہ جو صنعت کار ہیں ان کو ٹریٹمنٹ پلانٹ لگانے کے لئے پابند تو کیا نہیں جاسکا۔ اب وزیر موصوف شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ حکومتی اشتراک کے ساتھ ٹریٹمنٹ پلانٹ لگانا چاہتے ہیں اور لگا رہے ہیں کہ:

کون جیتا ہے تیری زلف کے سر ہونے تک

جناب سپیکر! ہم جو پینڈو لوگ، دیہات میں بستے ہیں، نہروں میں یہ آلودہ پانی، لاہور شہر کا گند اور انڈسٹری کا گند نہروں کے ذریعے ہم تک پہنچتا ہے ہم وہی گندہ آلودہ پانی پیتے ہیں، اسی آلودہ پانی میں ہم کاشتکاری کرتے ہیں اور اسی آلودہ پانی سے ہم اپنی فصلیں پیدا کرتے ہیں۔ ہم زہر کھاتے ہیں اور زہر پیتے ہیں۔ جن لوگوں کی میں ترجمانی کر رہا ہوں، میں یہ کہتا ہوں کہ ہمیں موٹروے نہیں چاہئے، ہمیں بجلی نہیں چاہئے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی، آپ تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ پچھلے سیشن میں یہاں اسمبلی میں گنّے کے حوالے سے بڑی بھرپور بات چیت ہوئی، بار بار discussion ہوئی، منسٹر صاحبان نے بھی view point رکھا لیکن بہت ہی افسوس کی بات ہے کہ کسانوں کو گنے کی قیمت کا سرکاری ریٹ نہیں مل سکا۔ اب بھی حکومت کی ساری مشینری فیل ہے، چھوٹے کسانوں کا اربوں روپیہ ملز مالکان کے پاس موجود ہے اور ان کا کوئی پرسان حال نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: اب یہ معاملہ سپریم کورٹ آف پاکستان کے نوٹس میں آچکا ہے۔ آپ کیا کر رہے ہیں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: میں منسٹر صاحبان سے گزارش کروں گا کہ اس کا نوٹس لیں اور کسانوں کی حق رسی کروائیں۔ یہ کسانوں کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے ناں۔۔۔

جناب سپیکر: اس پر اب کوئی comment نہیں ہو گا۔ مہربانی

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں اس پر احتجاجاً واک آؤٹ کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر ڈاکٹر سید وسیم اختر ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: شاہ جی! ایسے نہ کریں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: خیر ہووے۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب! خیر نہیں ہے ویسے۔ (قہقہے)

جناب سپیکر: خیر نہیں ہے؟

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): نہیں جناب!

کورم کی نشاندہی

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے۔ پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: معزز ممبران اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، گنتی کی گئی ہے۔ کورم پورا نہیں ہے لہٰذا اب اجلاس کل بروز جمعۃ المبارک مورخہ 27-اپریل 2018 صبح 9:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2018

جمعتہ المبارک،27۔اپریل2018

(یوم الجمع،10۔شعبان المعظم1439ھ)

سولہویں اسمبلی : پینتیسواں اجلاس

جلد 35:شمارہ 2

63

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ27۔اپریل2018

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

(اے) مسودہ قانون پر غوروخوض اوراس کی منظوری

مسودہ قانون(ریگولرائزیشن آف سروس)پنجاب2018

ایک وزیر مسودہ قانون(ریگولرائزیشن آف سروس)پنجاب2018پیش کریں گے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ریگولرائزیشن آف سروس)پنجاب 2018کو فوری طور پر زیر غور لانے کی غرض سے قواعد انضباط کار،صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت متذکرہ قواعد کے قاعدہ94اور 95اور تمام دیگر متعلقہ قواعد کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ریگولرائزیشن آف سروس)پنجاب 2018،فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ریگولرائزیشن آف سروس)پنجاب 2018منظور کیا جائے۔

64

(بی) آرڈیننس کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

آرڈیننس (ترمیم)(ریگولیشن) ساؤنڈ سسٹمز پنجاب 2018

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم)(ریگولیشن) ساؤنڈ سسٹمز پنجاب 2018 ایوان کی میز پر رکھیں گے

۔

(سی) مسودات قانون کا پیش کیا جانا

1۔ مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) دھماکا خیز مواد 2018

ایک وزیر مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) دھماکا خیز مواد 2018 پیش کریں گے۔

2۔ مسودہ قانون تحفظ گواہ پنجاب 2018

ایک وزیر مسودہ قانون تحفظ گواہ پنجاب 2018 پیش کریں گے۔

3۔ مسودہ قانون (ترمیم) گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن پنجاب 2018

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن پنجاب 2018 پیش کریں گے۔

4۔ مسودہ قانون (پنجاب دوسری ترمیم) رجسٹریشن 2018

ایک وزیر مسودہ قانون (پنجاب دوسری ترمیم) رجسٹریشن 2018 پیش کریں گے۔

5۔ مسودہ قانون (ترمیم) ماہی پروری پنجاب 2018

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) ماہی پروری پنجاب 2018 پیش کریں گے۔

6۔ مسودہ قانون (ترمیم)(تنسیخ) بانڈڈ لیبر سسٹم پنجاب 2018

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم)(تنسیخ) بانڈڈ لیبر سسٹم پنجاب 2018 پیش کریں گے۔

7۔ **مسودہ قانون ایگریکلچرل مارکیٹنگ ریگولیٹری اتھارٹی پنجاب 2018**

ایک وزیر مسودہ قانون ایگریکلچرل مارکیٹنگ ریگولیٹری اتھارٹی پنجاب 2018 پیش کریں گے۔

65

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا پینتیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 27-اپریل 2018

(یوم الجمع، 10-شعبان المعظم 1439ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10 بج کر 22 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ ۚ قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ
وَهِيَ رَمِيْمٌ ۝78 قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۭ وَهُوَ بِكُلِّ
خَلْقٍ عَلِيْمُۨ ۝79 الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ
اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ۝80 اَوَلَيْسَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
بِقٰدِرٍ عَلٰٓي اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ۭ بَلٰى ۤ وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ۝81 اِنَّمَآ
اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝82 فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ
بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝83

سورة یٰسین آیات 78 تا 83

اور ہمارے بارے میں مثالیں بیان کرنے لگا اور اپنی پیدائش کو بھول گیا۔ کہنے لگا کہ (جب) ہڈیاں بوسیدہ ہو جائیں گی تو ان کو کون زندہ کرے گا؟ (78) کہہ دو کہ ان کو وہ زندہ کرے گا جس نے ان کو پہلی بار پیدا کیا تھا۔ اور وہ سب قسم کا پیدا کرنا

جانتا ہے(79)(وہی) جس نے تمہارے لئے سبز درخت سے آگ پیدا کی پھر تم اس(کی ٹہنیوں کو رگڑ کر ان) سے آگ نکالتے ہو(80) بھلا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا کیا وہ اس بات پر قادر نہیں کہ (ان کو پھر) ویسے ہی پیدا کر دے۔ کیوں نہیں اور وہ تو بڑا پیدا کرنے والا (اور) علم والا ہے(81) اس کی شان یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے فرما دیتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے(82) وہ (ذات) پاک ہے جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی بادشاہت ہے اور اسی کی طرف تم کو لوٹ کر جانا ہے(83)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسولِ مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

کیا کروں کہ یاد آتی ہیں سنہری جالیاں
دل میں اک ہلچل مچاتی ہیں سنہری جالیاں
زندگی بھر کی تھکن کو دور کردیتی ہیں وہ
پیار سے جب مسکراتی ہیں سنہری جالیاں
اپنی پلکوں سے انہیں میں چومتا ہوں دیر تک
دل میں جب بھی جگمگاتی ہیں سنہری جالیاں
پوچھنے والے میں لفظوں میں بیاں کیسے کروں
کیا بتاؤں کیا دکھاتی ہیں سنہری جالیاں

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

MR SPEAKER: Please have your seat for a bit.

تعزیت

معزز ممبر محترمہ فوزیہ ایوب قریشی کی والدہ ماجدہ اور ریڈیو پاکستان کے مجاہد ڈرائیور عاشق بٹ کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب سپیکر: میں ذرا بات کر لوں تو پھر آپ کو ٹائم دیتا ہوں۔ محترمہ فوزیہ ایوب قریشی کی والدہ صاحبہ انتقال فرما گئی ہیں ان کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ایک اور بھی شامل کر لیں کہ 1965 میں بھارتی جارحیت کے موقع پر بھارتی بارود کی بوچھاڑ میں جان پر کھیل کر ریڈیو پاکستان کا ٹرانسمیٹر اتار کر لانے والے ریڈیو پاکستان کے مجاہد ڈرائیور عاشق بٹ گزشتہ روز انتقال کر گئے ہیں ان کے لئے بھی فاتحہ خوانی کر لی جائے۔

جناب سپیکر: جی، عاشق بٹ صاحب کے لئے بھی فاتحہ خوانی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر محترمہ فوزیہ ایوب قریشی کی والدہ اور ریڈیو پاکستان
کے مجاہد ڈرائیور عاشق بٹ کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی)

پوائنٹ آف آرڈر

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: مجھے نہیں بولنے دیں گے؟ میں بات نہ کر لوں؟ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ جی، میاں محمد اسلم اقبال!

لاہور: سمن آباد این بلاک کی سڑک پر ملبے کے ڈھیر سے سکولوں اور کالج کے طلباء و طالبات کو پریشانی کا سامنا

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! گزارش ہے کہ اسمبلی کے floor پر جو last سیشن گزرا ہے اس کے اندر میں نے آپ سے request کی تھی کہ مین این بلاک سمن آباد لاہور جو ہے اس میں جگہ جگہ گندگی اور ملبے کے ڈھیر پڑے ہوئے ہیں، سارے علاقہ کا ملبہ سکول کے سامنے گراؤنڈ سے متصل جو سڑک ہے اس کے اوپر، سمن آباد کی ڈسپنسری جو ایم سی جونیئر ماڈل سکول، سنٹرل ماڈل سکول کے سامنے اور اس طرح مختلف جگہوں پر جو نیشنل بنک کالونی کے فلیٹس ہیں ان کے سامنے سڑک پر، ہر جگہ پر ملبہ اور گند پھینک دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے آپ سے request کی تھی اور آپ نے مہربانی کر کے متعلقہ محکموں کو کہا کہ لیٹر لکھیں۔ گزارش یہ ہے کہ ادھر انسان رہتے ہیں، ووٹر رہتے ہیں، اُدھر بچیوں کا سکول ہے، کالج ہے، وہاں پر بچیوں کا مڈل سکول بھی ہے، بچوں کا ہائی سکول بھی ہے، ڈسپنسری بھی ہے وغیرہ وغیرہ، وہ تمام معاملات ہیں۔ چونکہ وہ تھوڑا سا سڑک کے حوالے سے ہے، وہ کھلی سڑک ہے تو پورے علاقے کا جو ملبہ اور گند ہے وہ ان سڑکوں اور گلیوں میں پھینک دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ سے صرف یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ ہماری اسمبلی کی کیا اہمیت رہ جاتی ہے کہ اگر ہم ان کو لیٹر لکھیں اور آگے سے جواب آجاتا ہے کہ یہ فلاں محکمے کا کام ہے، اسمبلی فلاں محکمے کو لیٹر لکھ دیتی ہے، فلاں محکمہ کہتا ہے کہ یہ ہمارا نہیں ہے یہ اس کا کام ہے۔ ایک دوسرے کے اوپر ڈالا جا رہا ہے، میں نے آپ سے پہلے بھی عرض کی تھی کہ وہاں پر خدانخواستہ کوئی مسئلہ ہو سکتا ہے، سامنے چھوٹی بچیوں کا سکول ہے اور ہماری اسمبلی کی کہیں شنوائی نہیں ہوئی۔ کیا یہاں پر ووٹ کو عزت دینے کی بات نہیں ہے، میں ووٹر نہیں ہوں، میرے ووٹ کی عزت نہیں ہے، جنہوں نے ووٹ دیئے ہیں ان کی عزت نہیں کرنی اور انسانوں کی عزت نہیں کرنی؟

جناب سپیکر! میری request ہے کہ directions issue کی جائیں کہ اس کو فوری طور پر وہاں سے lift کیا جائے تاکہ اس مسئلے کو حل کیا جائے۔ یہ کیا SWN نے مذاق بنایا ہوا ہے، ایل ڈی اے نے مذاق بنایا ہوا ہے، کارپوریشن نے مذاق بنایا ہوا ہے اور وہ تمام ٹھیکیدار جو متعلقہ چیئرمین، وائس چیئرمینوں کے ساتھ مل کر کام کر رہے ہیں، ٹھیکیدار حصہ دار ہیں، وہ سڑک کو dismantle کرتے ہیں،

اس کو ٹرالی میں بھرتے ہیں، وہ ٹرالی جیک والی ہوتی ہے، آدھی رات کو آتے ہیں، وہ سارا ملبہ وہاں پر گرا دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! میری request ہے کہ اس چیئر کی direction ہو اور کوئی محکمہ عمل نہ کرے تو پھر تو بات ہی ختم ہو گئی۔ پھر تو یہ questions, answers کی بات ہی نہیں رہ جاتی۔

جناب سپیکر: یہ بات پریس میں بھی آ گئی ہے، آپ نے بھی سن لی ہے، متعلقہ محکمہ جو ہے وہ within eight days اس کو clear کر کے مجھے بتائے گا۔

کورم کی نشاندہی

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، کیا کہا؟

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! کورم نہیں ہے۔ میں کورم کی نشاندہی کر رہی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں لہٰذا اجلاس بیس منٹ کے لئے adjourn کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر بیس منٹ کے وقفے کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کر دی گئی)

(بیس منٹ کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر 11:20 پر کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جی، معزز ممبران اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں تاکہ گنتی کی جا سکے۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

جناب جمیل حسن خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، کیا فرمایا؟

جناب جمیل حسن خان: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتا ہوں کیونکہ بہت ہی ضروری معاملہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب جمیل حسن خان: جناب سپیکر! پورے پاکستان، پورے پنجاب اور پوری اسمبلی کو پتا ہے کہ اسمبلی کا ایک رکن گڈ خان kidnap ہو گیا تھا۔ جن ظالموں نے kidnap کیا تھا اُن کا پیچھا ہمارے وزیراعلیٰ میاں محمد شہباز شریف نے کیا تھا۔ ہم اُن لوگوں کے پیچھے چڑھے ہوئے ہیں۔ ان میں سے دو آدمی encounter ہوئے باقی لوگ at power ہیں اور دن رات میرے اور میرے بچوں کے لئے خطرے کا سبب ہیں۔ جن لوگوں نے بھی یہ order pass کیا ہے کہ ان سے سکیورٹی واپس لے لی جائے تو انہیں سوچنا چاہئے تھا کہ لوگوں کے کیا حالات ہیں۔ (شیم شیم)

جناب سپیکر! I don't care of anything میں پوری اسمبلی کے توسط سے یہ بتانا چاہتا ہوں اور پوری اسمبلی کو گواہ بنانا چاہتا ہوں کہ اگر گڈ خان یا اس کی فیملی کے ساتھ کچھ ہوا تو اس کی ایف آئی آر چیف جسٹس آف پاکستان کے خلاف درج کی جائے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، ایسا نہ کہیں۔ یہ اچھی بات نہیں ہے۔ یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟ آپ تشریف رکھیں۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ منسٹر صاحب کی درخواست آئی ہے کہ ان کی ہمشیرہ کی شادی ہے جس کی بناء پر وہ آج کے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکتے جبکہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب بھی آج کے اجلاس میں نہیں ہیں تو آج کے سوالات کو سوموار تک کے لئے pending کیا جاتا ہے اور سوموار کے دن یہی سوالات take up کئے جائیں گے۔

نوٹ: متعلقہ وزیر اور پارلیمانی سیکرٹری کی عدم موجودگی کی بناء پر وقفہ سوالات30۔اپریل2018 تک مؤخر ہوا۔

تحاریک استحقاق

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب سپیکر: اب ہم تحریک استحقاق لیتے ہیں پہلی تحریک استحقاق جناب شہزاد منشی کی ہے لیکن وہ اس تحریک استحقاق کوmove نہیں کرناچاہتے لہٰذا اس تحریک استحقاق کوdispose of کرتے ہیں۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، کیا ہو گیا ہے؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! ہو یہ گیا ہے کہ سوالات2014 سے جمع ہوئے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے سوموار کے دن کے لئےpending کر دیئے ہیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! مہربانی کرکے میری requestتو سن لیں۔۔۔

جناب سپیکر:Order is passed, my dear میں نے کہہ دیا ہے کہ ان سوالات کو سوموار کو take up کریں گے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! مجھے دو باتیں تو کر لینے دیں، سوالات کی تاریخ پڑھیں کہ 2014 سے آئے ہوئے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: آصف صاحب! منسٹر صاحب اور پارلیمانی سیکرٹری صاحب تو ہیں نہیں اس لئے ان سوالوں کا جواب کون دے گا؟ میں نے اسی لئے سوموار کے دن کے لئے انہیں pending کر دیا ہے۔ بڑی مہربانی، آپ تشریف رکھیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اسمبلی کے اجلاس میں اگر منسٹر صاحب نہیں ہیں تو پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو یہاں پر ہونا چاہئے تھا۔۔۔

جناب سپیکر: جی، وہ بھی نہیں ہیں اور میں نے اسی لئے تو سوالات کو pending کیا ہے my dear میں نے اسی لئے انہیں pending کیا ہے کہ آپ کا وقت بھی بچ جائے اور انہیں اس بات کا احساس بھی ہو۔ وہ سوموار کے دن اس کا جواب دیں گے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ اس وجہ سے pending کرنا تو ہمارے لئے باعث شرم ہے۔۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! جواب کس سے لیں؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ان کی ذمہ داری تھی کہ وہ یہاں آکر جواب دیتے اور اگر وہ نہیں ہیں تو آپ ensure کریں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، میں کیسے ensure کروں؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! کیونکہ ان کی ڈیوٹی تھی کہ اگر منسٹر صاحب نہیں ہیں تو پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو ہونا چاہئے تھا۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ ذمہ داری میں نہیں لگا سکتا کیونکہ یہ ذمہ داری محکمہ لگاتا ہے یا حکومت لگاتی ہے اور میری یہ ذمہ داری نہیں ہے۔ شکریہ

رپورٹ
(جو پیش ہوئی)

جناب سپیکر: چودھری محمد اکرام مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں تو میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون لازمی تعلیم قرآن مجید 2017 کے بارے میں مجلس قائمہ

برائے تعلیم کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

چودھری محمد اکرام: جناب سپیکر! شکریہ

The Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran Bill 2017 (Bill No. 1 of 2018) moved by Dr Syed Waseem Akhtar, MPA, PP-271

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 154 محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں کی ہے۔جی، محترمہ!

پنجاب کے ٹیچنگ ہسپتالوں میں پروفیسرز کی خلاف میرٹ بھرتی

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "نئی بات" کی اشاعت مورخہ 21۔مارچ2018 کی خبر کے مطابق پنجاب میں ٹیچنگ ہسپتالوں میں پروفیسرز کی درجنوں خالی سیٹوں پر میرٹ کو مکمل نظر انداز کرتے ہوئے سفارشی بھرتیاں جاری ہیں۔ پنجاب کے ٹیچنگ ہسپتالوں میں پروفیسرز کی درجنوں اسامیاں خالی ہیں جن پر میرٹ سے ہٹ کر تعیناتی کی جارہی ہے۔ من پسند ریٹائرڈ پروفیسرز کو دوبارہ ان سیٹوں پر لاہور میں ہی تعینات کیا جاتا ہے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ پروفیسرز کی خالی سیٹوں کو ریٹائرڈ سفارشی دوبارہ پُر کر لیتے ہیں۔ ریگولر ایسوسی ایٹ پروفیسرز کو سفارش نہ ہونے کی وجہ سے ترقی نہیں دی جا رہی۔ یہ پروفیسر promote ہوئے بغیر ریٹائر ہو جاتے ہیں یا پھر انہیں لاہور سے باہر کسی دوسرے ضلع میں بھیج دیا جاتا ہے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ مذکورہ سکیم درحقیقت ساہیوال، ڈی جی خان، گوجرانوالہ اور سیالکوٹ کے نئے میڈیکل کالجز میں سٹاف کی کمی پوری کرنے کے لئے محکمہ صحت کی جانب سے بنائی گئی تھی لیکن اس کا

لاہور میں بھی اطلاق کیا جا رہا ہے جس کے باعث بہت سے حاضر سروس ڈاکٹرز بغیر promotion ریٹائرڈ ہو جائیں گے۔ مذکورہ طریق کار کے خلاف میرٹ پر پورا اترنے والے اہلکار سراپا احتجاج ہیں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو جواب کے لئے next week تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 155 ڈاکٹر نوشین حامد کی ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! Next week کب آئے گا؟

جناب سپیکر: Next week کا مطلب next week ہوتا ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! مجھے جواب دے دیں کہ تحاریک التوائے کار کے جواب کیوں نہیں آتے؟

جناب سپیکر: جی، میں پوچھوں گا۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! کب پوچھیں گے؟

جناب سپیکر: جب اس کی باری آئے گی تو میں پوچھوں گا۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! Next week کب آنا ہے؟

جناب سپیکر: جو next week آج کے بعد جو week آئے گا۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! کب آئے گا؟

جناب سپیکر: بڑی مہربانی آپ کی اور please have your seat بہت شکریہ

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! 99 فیصد تحاریک التوائے کار کے جواب نہیں آتے۔

جناب سپیکر: تشریف رکھیں آصف صاحب! ایسی الٹی باتیں نہ کریں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آج آپ تمام rules suspend کر کے جو مسودہ قانون پیش کر کے pass کرنے جا رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے تو ابھی پڑھا بھی نہیں ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ پڑھنا شروع ہو گئے تھے۔۔۔

جناب سپیکر: جب میں پڑھوں گا تو ضرور بولیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔ آپ پڑھیں پھر میں بات کروں گا۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پچھلے تین سالوں سے کسی تحریک التوائے کار کا جواب نہیں آیا اور۔۔۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ بہت سی تحاریک التوائے کار کا جواب آیا ہے اور کئی ایک کا نہیں آیا۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میرا اورنج لائن ٹرین سے متعلق بھی سوال تھا لیکن اس کا جواب نہیں آیا۔

جناب سپیکر: جی، نہیں کافی سوالات کے جواب بھی آئے، ایسی بات نہ کریں۔

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

(جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)

جناب سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں اور آج کے ایجنڈے پر درج ذیل سرکاری کارروائی ہے۔

(a) Introduction, Consideration and Passage of Bill
(b) Laying of Ordinance
(c) Introduction of Bill.

آرڈیننس (ترمیم)(ریگولیشن) ساؤنڈ سسٹم پنجاب 2018

MR SPEAKER: A Minister may lay the Punjab Sound Systems (Regulation) (Amendment) Ordinance 2018.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Punjab Sound Systems (Regulation) (Amendment) Ordinance 2018.

MR SPEAKER: The Punjab Sound Systems (Regulation) (Amendment) Ordinance 2018 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under Rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Home with the direction to submit its report within one month.

کورم کی نشاندہی

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جی، لاء منسٹر!

مسودات قانون

(جو متعارف ہوئے)

مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) دھماکا خیز مواد 2018

MR SPEAKER: A Minister to introduce the Explosive Substances (Punjab Amendment) Bill 2018.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I introduce the Explosive Substances (Punjab Amendment) Bill 2018.

MR SPEAKER: The Explosive Substances (Punjab Amendment) Bill 2018 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Home for report within one month.

مسودہ قانون تحفظ گواہ پنجاب 2018

MR SPEAKER: A Minister to introduce the Punjab Witness Protection Bill 2018.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I introduce the Punjab Witness Protection Bill 2018.

MR SPEAKER: The Punjab Witness Protection Bill 2018 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Home for report within one month.

مسودہ قانون (ترمیم) گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن پنجاب 2018

MR SPEAKER: A Minister to introduce the Punjab Government Servants Housing Foundation (Amendment) Bill 2018.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I introduce the Punjab Government Servants Housing Foundation (Amendment) Bill 2018.

MR SPEAKER: The Punjab Government Servants Housing Foundation (Amendment) Bill 2018 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Services and General Administration for report within one month.

مسودہ قانون (پنجاب دوسری ترمیم) رجسٹریشن 2018

MR SPEAKER: A Minister to introduce the Registration (Punjab Second Amendment) Bill 2018.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I introduce the Registration (Punjab Second Amendment) Bill 2018.

MR SPEAKER: The Registration (Punjab Second Amendment) Bill 2018 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation for report within one month.

مسودہ قانون (ترمیم) ماہی پروری پنجاب 2018

MR SPEAKER: A Minister to introduce the Punjab Fisheries (Amendment) Bill 2018.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I introduce the Punjab Fisheries (Amendment) Bill 2018.

MR SPEAKER: The Punjab Fisheries (Amendment) Bill 2018 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Forestry, Wildlife and Fisheries for report within one month.

مسودہ قانون (ترمیم)(تنسیخ) بانڈڈ لیبر سسٹم پنجاب 2018

MR SPEAKER: A Minister to introduce the Punjab Bonded Labour System (Abolition) (Amendment) Bill 2018.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I introduce the Punjab Bonded Labour System (Abolition) (Amendment) Bill 2018.

MR SPEAKER: The Punjab Bonded Labour System (Abolition) (Amendment) Bill 2018 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Labour and Human Resource for report within one month.

مسودہ قانون ایگریکلچرل مارکیٹنگ ریگولیٹری اتھارٹی پنجاب 2018

MR SPEAKER: A Minister to introduce the Punjab Agricultural Marketing Regulatory Authority Bill 2018.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I introduce the Punjab Agricultural Marketing Regulatory Authority Bill 2018.

MR SPEAKER: The Punjab Agricultural Marketing Regulatory Authority Bill 2018 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Agriculture for report within one month.

مسودہ قانون (ریگولرائزیشن آف سروس) پنجاب 2018

MR SPEAKER: Minister for Law may introduce the Punjab (Regularization of Service) Bill 2018.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I introduce the Punjab (Regularization of Service) Bill 2018.

MR SPEAKER: The Punjab (Regularization of Service) Bill 2018 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MR SPEAKER: Minister for Law may move the motion for suspension of Rules.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

> "That the requirements of Rule 94 and 95 and all other relevant Rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under Rule 234 of the Rules ibid, for immediate consideration of the Punjab Regularization of Service Bill 2018."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the requirements of Rule 94 and 95 and all other relevant Rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under Rule 234 of the Rules ibid, for

immediate consideration of the Punjab Regularization of Service Bill 2018."

Now, the motion moved and the question is:

"That the requirements of Rule 94 and 95 and all other relevant Rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under Rule 234 of the Rules ibid, for immediate consideration of the Punjab Regularization of Service Bill 2018."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون

(جوزیر غور لایا گیا)

MR SPEAKER: Minister for Law may move for consideration of the Bill.

مسودہ قانون (ریگولرائزیشن آف سروس) پنجاب2018

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab (Regularization of Service) Bill 2018, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab (Regularization of Service) Bill 2018, be taken into consideration at once."

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! I oppose it.

جناب سپیکر: جی، آپ بات کریں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی غیر جمہوری روّیہ ہے کہ پچھلے پانچ سال سے یہ اسمبلی چل رہی ہے سالہا سال سے روزانہ مختلف ڈیپارٹمنٹس کے ہزاروں لوگ یہاں پر احتجاج کرتے رہے ہیں وہ ڈینگی ملازمین ہوں، وہ میڈیکل کی ہماری نرسیں ہوں، وہ ٹیچرز ہوں، وہ ہارٹیکلچر کے ایڈہاک ملازمین ہوں۔۔۔ (قطع کلامیاں)

MR SPEAKER: No interruption please.

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس پر legislation کے لئے جو طریقہ اختیار کیا گیا ہے وہ انتہائی افسوسناک ہے کہ آج آپ تمام رولز کو suspend کر کے ایک بل کو introduce کروا رہے ہیں۔ آپ اس کو مجلس قائمہ کے پاس بھیجتے جو اس کا جمہوری طریقہ ہے، اس کے بعد اس پر غور و خوص ہوتا پھر یہ دوبارہ اسمبلی کے اندر آتا، اس پر ہم یہاں debate کرتے اور اپنی ترامیم دیتے پھر یہ بل پاس ہوتا۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ آپ اپنی عددی اکثریت کے بل بوتے پر bulldoze کر رہے ہیں، اب یہ ایک طرح کی pre poll rigging ہے، اب یہ چالیں چلنی شروع ہو گئے ہیں کہ کس طریقے سے ان سرکاری ملازمین کو ہم یہ کہیں کہ ہم نے تمھیں ریگولر کر دیا ہے، آپ یہ سارا کچھ کر لیں لیکن سرکاری ملازم پھر بھی آپ کو ووٹ دینے نہیں جا رہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی غیر جمہوری، غیر اخلاقی اور غیر قانونی طریقہ ہے۔ آپ اس طریقے سے تمام رولز کو bulldoze کر کے یہ advance کہیں کہ اس کو پاس کر دیں۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کا صحیح طریقہ adopt ہونا چاہئے تھا، یہ قائمہ کمیٹی کے پاس جاتا کیونکہ یہ لاکھوں لوگوں کے روزگار کا معاملہ ہے اس پر قائمہ کمیٹی اپنی سفارشات پیش کرتی اور اس کے بعد اس کو اسمبلی میں آنا چاہئے تھا۔ اس طریقے سے پہلے ایسا کبھی نہیں کیا گیا جس طرح آپ کرنے جا رہے ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ۔۔۔

جناب سپیکر: یہ معزز ایوان کا اختیار ہے، یہ تو میرا اختیار نہیں ہے۔ یہ تو معزز ہاؤس کا اختیار ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ صریحی طور پر غلط ہے یہ جو آئندہ متوقع شکست ہے اس طرح کی قانون سازی کے ذریعے سے اس شکست سے بچا نہیں جا سکتا۔ یہ پچھلے پانچ سال میں سوئے ہوئے تھے، انہیں ان لوگوں کا کیوں خیال نہیں آیا؟ جب روزانہ سڑک بلاک ہوتی تھی، یہاں روزانہ جلوس ہوتا تھا، روزانہ دھرنا ہوتا تھا اور روزانہ لوگ پکڑے جاتے تھے۔ ابھی کل ڈینگی ملازمین نے احتجاج کیا ہے اور سینکڑوں لوگ گرفتار کئے ہیں اور ان پر لاٹھی چارج کیا ہے۔ راتوں رات انہیں خیال آگیا ہے کہ ان پر قانون سازی کر کے انہیں ریگولر کر دیں، یہ ایک انتخابی چال ہے اور یہ pre poll rigging کے ضمن میں آتا ہے۔ ہم اس کی مخالفت کرتے ہیں اور ہم کہتے ہیں کہ قائمہ کمیٹی کے پاس یہ بل جائے اور وہاں غور و خوض کرنے کے بعد پھر دوبارہ اسمبلی کے اندر آنا چاہئے۔ شکریہ

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ آج جو رولز suspend کر کے Bill introduce کروایا گیا ہے وہ ملازمین جو contract base پر ہیں ان کی regulation کرنے کے لئے اسمبلی کے تمام جتنے بھی رولز ہیں وہ suspend کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ پچھلے پانچ سال سے یہ حکومت اور اس سے پچھلے پانچ سال سے اپنے معاملات کو حکمرانی کے ذریعے چلا رہے ہیں لیکن by the end of the day جب آپ اپنی حکومت کا آخری سیشن، یہ تقریباً آخری سیشن ہو گا آپ آخری سیشن کر رہے ہیں اور آپ اس سیشن کے اندر یہ کوشش کر رہے ہیں کہ ہم نے جو ملازمین بھرتی کئے تھے ان کو اب آپ اپنی پسند سے، اپنی من پسند سے، اس بل کے اندر جو آپ نے یہاں پیرامیٹر لکھے ہیں ان کے ذریعے آپ ان کو regularize کریں گے۔ آپ اپنے ان ورکرز کو regularize کریں گے جن کو آپ نے پہلے کنٹریکٹ پر بھرتی کیا، اگر کوئی بچہ میرٹ پر کسی لحاظ سے آ بھی گیا ہے تو شاید وہ آپ کے پیرامیٹر پر اس وقت تک نہیں اترے گا جب تک وہ آپ کی حکومت کا بیج اپنے سینے پر اپنی شرٹ پر نہیں لگا لے گا۔

جناب سپیکر! کیا آپ سمجھتے ہیں کہ اس طرح کے بل لانے سے آپ اپنے ووٹوں میں اضافہ کر سکتے ہیں اور کیا آپ سمجھتے ہیں کہ اس طرح کے بل introduce کرنے سے آپ ان کی وہ تمام ہمدردیاں جو غریب کے گھر میں پچھلے پانچ سال سے یا دس سال سے رہی ہیں کہ آپ ان کو دور کر سکیں گے؟

جناب سپیکر! یہاں پر کسی بھی contract employee کوregularize کرنے کے لئے جو definitionلکھی گئی ہے، آپkindlyاس کے اوپر بھی نظر ڈال لیں، آپ کو پتا چل جائے گا کہ اس میں کیا کیا چیزیں ہیں۔ پھر اس کے بعدregularization کا اس کا جو تیسرا پیرا ہے اس کو بھی ضرور پڑھیں، اس کے اندر کیا کیا چیزیں رکھی گئی ہیں۔ پھر انہوں نے procedure for regularization کا جوadopt کیا ہے اس کے اندر جو کمیٹی بنانا چاہ رہے ہیں اور پھر جو کمیٹی بنے گی اس کمیٹی کے اندر کیا معاملات ہوں گے، کتنے اپنے پیارے ہوں گے جن کو یہregularize کریں گے۔ ابھی بھی واسا، پی ایچ اے، پیرامیڈکس، پی آئی سی میں ہزاروں ملازمین ایسے ہیں جو بے چارے عرصہ دراز سے ویسے ہی پڑے ہوئے ہیں، جب وہ آپ کے پاس آتے ہیں، مجھے یاد ہے کہ میں نے اسی floor کے اوپر پی آئی سی ملازمین کے بارے میں بات کی تو ان کوrefer کر دیا گیا کہ آپ کا بورڈ آف گورنر ہے آپ ان کے پاس جائیں، کیا وہ گورنمنٹ آف پنجاب کے ملازم نہیں ہیں؟ آپ نے ان کو کارڈیالوجی کے بورڈ کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا اور وہ بے چارے آج تک اسی طرح ہی ہیں۔ وہ پیرامیڈکس میڈیکل سٹاف جو ہے وہ روزانہ کی بنیاد پر سڑکوں پر آ کر اپنے حقوق کے لئے لڑتے ہیں، انہیں پندرہ پندرہ، بیس بیس سال ہو گئے ہیں، ہم ان کو ریگولر نہیں کر سکے۔

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ یہ جوdiscrimination ہے اس کو آپ دور نہیں کر رہے۔ جہاں سے آپ کو پریشر آتا ہے، جس جگہ سے پریشر آتا ہے، کوئی آ کر سڑکوں پر باہر بیٹھ جاتا ہے آپ اس کے لئے تو فوراً کرنا شروع کر دیتے ہیں لیکن آپ اس سکروٹنی، جوprocedure of regularization ہے کو آپ پڑھ لیں، اس کے اندر لکھا ہے کہ چار سال جس کو گزر گئے ہیں۔ پھر سکروٹنی کمیٹی جو بنی ہے اس کے ممبرز کا آپ پڑھیں، آپ کس طرح سے سکروٹنی کمیٹی کے اندر کریں گے؟ آپ ایک دم ان کے جو معاملات ہیں ان کو لے کر آئیں گے، پھر وہاں پر یہ ہو گا جیسے واسا کے اندر کیا ہے، دوسری جگہوں پر کیا ہے کہ اپنے من پسند افراد کو آپ کریں گے اور پھرappointments کے آگے بھی، یعنی یہ اتنا میں سمجھتا ہوں کہ جتنی جلدی میں اس بل کو لایا گیا ہے، بہتر ہوتا کہ آپ سٹینڈنگ کمیٹیاں بناتے ہیں، ان سٹینڈنگ کمیٹیوں کا مجھے پتا ہے کہ پنجاب اسمبلی کے اندر ان سٹینڈنگ کمیٹیوں کا بھی کوئی فائدہ نہیں ہے، سوائے یہ ہے کہperks and privilege کسی ممبر کو دے دیا جائے اور وہ اس

کے ساتھ enjoy کر لے لیکن جو اس سے کام لینے کی باری ہوتی ہے جہاں پر اس نے بیٹھ کر لوگوں کے لئے brainstorming کر کے، کوئی چیزیں نکال کر کمیٹی کے سپرد کرنی ہوتی ہیں، کمیٹی اس کو refer کرتی ہے، کمیٹی کا ایک وقار بلند ہوتا ہے، کمیٹی کی اہمیت بڑھتی ہے، اسمبلی کی اہمیت بڑھتی ہے کہ اس میں اپوزیشن اور حکومت کے ممبرز دونوں مل بیٹھ کر کوئی ایسا درمیانہ رستہ نکالتے ہیں جس سے عوام کو maximum فائدہ ہو، ان کا مفاد ہو لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ آپ نے ان کمیٹیوں کو آج تک اہمیت نہیں دی۔ اگر ہم جو سٹینڈنگ کمیٹیاں ہیں ان کے نام گننا شروع کریں تو ان پانچ سالوں کے دوران ان کمیٹیوں کا شاید ایک بھی اجلاس نہ ہوا ہو۔ اس طرح کی کئی کمیٹیاں ہیں۔

جناب سپیکر! اب مجھے یہ بتائیں کہ وہ جو کمیٹیاں بنی ہوئی ہیں وہ کمیٹیاں کس مقصد کے لئے بنی ہوئی ہیں، وہ اس مقصد کے لئے بنی ہوئی ہیں کہ وہاں پر عوام کے مفادات کو discuss کیا جائے، وہاں پر ہو سکتا ہے کہ جو آپ چیزیں لے کر آئے ہیں ان کے ساتھ کوئی بہتر تجاویز اپوزیشن کی طرف سے بھی آ جائیں۔

جناب سپیکر! اب پچھلی دفعہ MCAT اور ECAT کے اوپر آپ نے جو مہربانی کی کہ کمیٹی بنی، سارا کچھ ہوا، وہ آپ کی حد تک، آپ کی اسمبلی نے، آپ کی Chair نے تمام جگہوں پر لیٹر بھیجے، بہت شکریہ بہت اچھی بات ہے، بچوں کا مستقبل ہے، وہ بار بار ہمیں فون کرتے ہیں، کیا ٹیسٹ ہو گا، کیا ٹیسٹ نہیں ہو گا۔ کیا وہ اہمیت والا معاملہ نہیں تھا؟ کیا وہ جو ہزاروں بچے میڈیکل کالجز اور انجینئرنگ یونیورسٹی کے لئے appear ہوتے ہیں جن کو ہم نے MCAT اور ECAT کے اوپر لگایا ہے، آپ کی اسمبلی نے، یہاں پر سب ممبرز نے across the board unanimous decision کیا تھا کہ اس کی یہ percentage ہونی چاہیئے، 10 فیصد ٹیسٹ کے marks ہونے چاہئیں، 20 فیصد میٹرک کے ہونے چاہئیں، 70 فیصد انٹر میڈیٹ کے ہونے چاہئیں اور equivalent to any education جو وہ لے رہا ہے۔

جناب سپیکر! کیا ہماری اسمبلی اتنی کمزور ہے کہ ہماری آواز نہ سنی جائے، سب نے مل کر یہ کام کیا تھا، سب ایک page پر تھے لیکن آج تک وہ کام نہیں ہو سکا، ہاں یہاں پر کام یہ والا ہو، جہاں پر ووٹ بنتے ہوں وہاں پر تو ہم بات کر لیتے ہیں۔ یہاں پر اورنج اور میٹرو کے لئے تو ہم گرج کر اور زور شور سے

آوازیں بلند کرتے ہیں لیکن جو اہمیت عامہ کا معاملہ ہے اس کے اوپر کسی کی نظر نہیں ہے۔ لاء منسٹر صاحب تشریف رکھتے ہیں، یہ اپنی کیبنٹ کو ساتھ لے کر چلنے والے ہیں لیکن میں ان سے پوچھتا ہوں کہ اس کا کیا کیا ہے؟ پھر بات وہی آجاتی ہے کہ وہاں پر کسی حکمران کا فائدہ ہے۔ ان اکیڈمی مافیا کو چلانے میں حکمران گھرانے کے کچھ لوگوں کا فائدہ ہے۔ فائدہ یہ ہے کہ ہر سال ان کو بنی بنائی ایک چیز بڑی سی آجاتی ہے جس کو ہم پیسے دیتے ہیں وہ ان کو دے دیئے جاتے ہیں اور اس کے بعد وہ معاملہ ویسے کا ویسے رہ جاتا ہے۔ ہم تو آپ کو کریڈٹ بھی دینے پر تیار تھے کہ آپ نے بوٹی مافیا کا خاتمہ کر دیا ہے۔ ہم کریڈٹ دینے کو تیار تھے اور آپ وہ بھی لینے کو تیار نہیں ہیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! جمعۃ المبارک ہے۔ غیر ضروری بحث بند کرا دیں۔ یہ تو جان بوجھ کر linger on کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی بات نہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ جی، ذرا مختصر کر لیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں آپ سے یہ عرض کر رہا ہوں کہ ہماری اسمبلی کی جو strength ہے، جو besides this کہ کوئی اپوزیشن سے ہے، کوئی گورنمنٹ سے ہے اپنی سٹینڈنگ کمیٹیوں کو مضبوط کرے۔ قومی اسمبلی کی جو سٹینڈنگ کمیٹیاں ہیں، ان کی جو powers ہیں، ان کے جو وہاں پر اختیارات ہیں، آپ کے ممبرز کے پاس نہیں ہیں، آپ نے دکھاوے کے لئے رکھی ہیں۔ آج یہ جو بل آپ نے یہاں پر پیش کیا ہے، کیا ہی اچھا ہوتا کہ آپ اسے کسی سٹینڈنگ کمیٹی کے پاس بھیجتے اور وہاں پر ہمارے ممبرز بھی بیٹھتے، اپوزیشن کے تمام ممبرز بھی بیٹھتے، آپ بھی بیٹھتے، ہم consensus کے ساتھ کوئی چیز لے کر آتے، کوئی بہتری والی چیز لے کر آتے لیکن آپ نے اس کو اس لئے کر لیا کہ کل کے دن کا آپ کو پتا نہیں لگ رہا کہ کیا ہونا ہے، کیا نہیں ہونا اور آپ کہہ رہے ہیں کہ آج ہی ہم کر کے چلے جائیں اور مجھے پتا ہے، میں بڑے وثوق اور یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ آپ نے اپنے ورکرز کے ساتھ جن کو آپ نے کنٹریکٹ بنیادوں پر بھرتی کروایا تھا آپ نے ان کو پکا کرنا ہے۔ ہمیں ان کے پکا ہونے میں دکھ نہیں ہے لیکن ان کے ساتھ اگر کوئی دوسرے لوگ بھی شامل ہیں تو ان کے مفادات کو کون دیکھے گا، وہ سٹینڈنگ کمیٹی ہی تھی جس نے ان کے مفادات کو دیکھنا تھا، انہوں نے بل refine کر کے اپنی سفارشات stable کرنی تھیں

تاکہ ان سفارشات کو آپ بہتر انداز میں take up کر لیتے لہٰذا میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس بل کو آپ فوری طور پر سٹینڈنگ کمیٹی کی طرف refer کریں، دو تین دن ہمیں دے دیں۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں، سنتے ہیں۔ یہ ایوان کا جو unanimous فیصلہ ہو گا، میں کیا کر سکتا ہوں۔ So, it is not possible for me. جی، مہربانی

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں عرض کر رہا ہوں۔ وہاں پر بیٹھ جائیں، ہم کوئی تجاویز نکال کر آپ کے سامنے رکھ دیں گے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! جس طرح آج اس ایوان میں یہ بل لایا گیا ہے، ان کی روایت ہی یہی رہی ہے کہ یہ بل اسی طرح ہی ہمیشہ ان کی مرضی کی جو چیزیں ہیں وہ لائی جائیں۔ کاش رولز کسی ایسے کام کے لئے معطل کئے جاتے جو مفاد عامہ کے ہوتے یا اس وقت جو پنجاب کی عام پبلک جن مسائل کا شکار ہے اس کے لئے کوئی قانون سازی ہوتی۔ ابھی آپ نے تھوڑی دیر پہلے فرمایا تھا جب میں نے کورم point out کیا ہے کہ یہ یہاں کس کام کے لئے آتے ہیں۔ (قطع کلامی)

MR SPEAKER: Order please. Order please.

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! رولز ریگولیشنز معطل کئے بغیر جو کام ہو سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: کیا اس ایوان کو اختیار نہیں ہے اور کیا یہ اتفاق رائے سے suspend نہیں کرتے؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں اسی پر آ رہا ہوں۔ ہماری مفاد عامہ کی تحاریک التوائے کار تین تین سال سے اس ایوان میں پڑی ہیں، ان کا جواب نہیں آ رہا۔ سوال تین تین سال سے یہاں پڑے ہیں جواب نہیں آ رہا۔ سوال defer ہو جاتے، منسٹرز نہیں ہوتے، سیکرٹریز نہیں ہوتے۔ عام پبلک کے مفادات کی جو چیزیں ہیں ان کے لئے قواعد معطل تو کیا، قواعد کے مطابق بھی عملدرآمد نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر: آپ متعلقہ بل پر آئیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اس حکمران جماعت کا ہمیشہ وتیرا رہا ہے کہ یہ پبلک کے وسائل کو اپنے سیاسی مفادات کے لئے استعمال کرتے رہے ہیں اس لئے آج یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ ہمیں تو

صرف اس بات پر حیرانی ہے کہ کیا اتنی ایمرجنسی تھی اور کوئی جنگ لگی ہوئی تھی، خدانخواستہ کوئی وبا آئی ہوئی تھی کہ آپ سارے قوانین اور قاعدے معطل کر کے ایوان اور عوام کے نمائندوں کوisolate کر کے یہ کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! دس سال سے پنجاب پر ان کی حکومت ہے کنٹریکٹ ملازمین ایک دن میں بھرتی ہوئے ہیں اور نہ ہی انہوں نے ایک دن میں چلے جانا ہے۔ اگر یہ کام proper procedureکے تحت ہوتا تو آج ان کو شرمندگی ہوتی اور نہ ہی ہمیں شکایت ہوتی۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! جب ایکprocedure ہے اور پچھلے دس سال سے ان کی حکومت ہے تو کیا یہ اس ایمرجنسی میں چوری چھپانا چاہ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کی بڑی مہربانی،wind up کریں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! مہربانی تو ان کی ہے کہ یہ اس قسم کے کام کر کے اپنے داغوں میں مزید اضافہ کر رہے ہیں۔ یہ ڈویلپمنٹ فنڈز جاری کرتے ہیں، الیکشن کے قریب کنٹریکٹ پر بھرتیاں کرتے ہیں یہ الیکشن کے قریب ہر وہ کام کرتے ہیں جس سے عوام کوblackmail کیا جا سکے، عوام کو لالچ دیا جا سکے اور ووٹروں میں اضافے کی ناکام کوشش کرتے ہیں۔ اب عوام ان کی یہ چالیں سمجھ چکے ہیں، پنجاب کے عوام کو ان کی ذہنیت اور ان کے طریق کار کا پتا ہے کہ یہ دس سال تک انہیں بھولے رہے دس سالوں تک انہیں ڈنڈے مارتے رہے۔ دس سال ان پر آنسو گیس پھینکتے رہے۔

جناب سپیکر! کل یہاں پر ڈینگی ملازمین کے ساتھ کیا ہوا، اس سے پہلے جب ٹیچر باہر آئے تو ان کے ساتھ کیا ہوا، اس سے پہلے ہیلتھ ورکرز آئی ہوئی تھیں ان کے ساتھ کیا ہوا اور اس سے پہلے ڈاکٹر آئے ہوئے تھے ان کے ساتھ کیا ہوا؟ یہ جابر حکمران جو جاگیردارانہ ذہنیت کے لوگ ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: یہ بل تو اچھے کام کے لئے ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! انہیں کم از کم اس مقدس ایوان کا خیال رکھنا چاہیئے۔ یہ اس قسم کی حرکتیں کر کے کس قسم کی مثال set کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: عباسی صاحب! آپ کی بڑی مہربانی۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! سارے قواعد معطل کر دو چونکہ باہر جنگ لگ گئی ہے، آگ لگ گئی ہے۔ یہ اسے proper procedure کے تحت کیوں نہیں لانا چاہتے؟ انہوں نے پچھلے دس سالوں میں پنجاب کے اندر سسٹم کا بیڑہ غرق کیا ہے، انہوں نے قواعد وضوابط کا بیڑہ غرق کیا ہے، انہوں نے میرٹ کا بیڑہ غرق کیا ہے۔ یہ تو صرف میرٹ کو پامال کرنے کی کوشش ہے کہ procedure properly کے تحت بھرتیاں نہ ہوں تاکہ یہ اپنے من پسند لوگوں کو، نالائق لوگوں کو ان لوگوں کو جو political motivated ہیں کو بھرتی کر سکیں۔ لہذا میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے پچھلے پانچ سالوں میں اس ایوان کے تقدس کا جو بیڑہ غرق کیا ہے اس ایوان کے قواعد وضوابط کا جو بیڑہ غرق کیا ہے اس میں یہ ایک اور بدنما دھبہ ہے۔ آپ کے توسط سے گزارش ہے کہ ان کا چل چلاؤ ہے جنازہ تیار ہے دفنانا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی بڑی مہربانی، آپ کی بات ہو گئی ہے۔ اب تشریف رکھیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ یہ مزید بدنامی نہ لیں۔ یہ آپ کی بھی ذمہ داری ہے کہ قواعد معطل کرتے ہوئے دیکھیں کہ یہ کس لئے قواعد معطل کر رہے ہیں، کیا اس میں مفاد عامہ کا کوئی کام ہے یا اس میں حکومت کو کوئی سیاسی فائدہ ہے؟

جناب سپیکر: آپ کی بہت مہربانی۔ تشریف رکھیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس اقدام سے اس ایوان کا تقدس پامال ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: ایسی بات نہیں ہے۔ اللہ کا شکر ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اس ایوان کی افادیت میں کمی ہو رہی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں جمہوری قواعد و ضوابط اور جمہوری روایات کے مطابق چلنا چاہئے۔ اب جب ان کا چل چلاؤ ہے جب عدالتیں ان کو نااہل کر رہی ہیں، جب ان کے جرائم سامنے آ رہے ہیں تو اس قسم کی حرکات انہیں عوام کے سامنے expose ہونے سے نہیں روک سکتیں لہٰذا میں سمجھتا ہوں کہ اس بل کو واپس لیا جائے اور اس کے لئے proper procedure adopt کیا جائے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں بھی اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: میں آپ کو ایک منٹ دیتا ہوں مہربانی کریں۔ ایک منٹ سے زیادہ ٹائم نہیں دوں گا۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! بات تو کرنے دیں۔ دو منٹ تو ایسے ہی گزر جائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، بولیں، بولیں، جلدی کریں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحبہ نے بڑی معقول بات کی تھی کہ جمعۃ المبارک ہے۔ میرا خیال ہے کہ ہم ڈاکٹر صاحبہ کی تجویز کو endorse کرتے ہوئے جمعہ کی break کر دیں چونکہ جمعہ کی نماز کا ٹائم ہو گیا ہے اور پھر جمعہ کے بعد کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: تشریف رکھیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میری بات تو سنیں۔

جناب سپیکر: آپ جمعہ کی نماز کی تیاری کریں۔ مہربانی۔

کورم کی نشاندہی

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ایوان میں کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ گھنٹیاں بجائی گئیں)

(اذان)

جناب سپیکر: دوبارہ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر دوبارہ گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ آصف محمود صاحب! میں آپ کو بات کرنے کے لئے ایک منٹ دے رہا ہوں۔ ایک منٹ سے زیادہ وقت نہیں ملے گا۔ مہربانی کر کے ایک منٹ میں اپنی بات مکمل کر لیجئے گا۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! مجھے بات کرنے کے لئے صرف ایک منٹ کیوں ملے گا؟

مسودہ قانون (ریگولرائزیشن آف سروس) پنجاب 2018

(---جاری)

جناب سپیکر: آصف محمود صاحب! آپ بات شروع کریں۔ Carry on. Carry on.

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میری کنپٹی پر پستول رکھ کر بُلوایا جا رہا ہے۔ آپ مجھے بولنے دیں گے تو پھر ہی میں بات کروں گا۔

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! ابھی کچھ دیر پہلے معزز ممبر محترم چاچا محمد رفیق نے کہا ہے کہ وہ ہر دفعہ کورم پورا کرتے ہیں جبکہ جناب آصف محمود ہر دفعہ کورم کی نشاندہی کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ آصف محمود صاحب! جلدی سے اپنی بات کر لیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! آج بڑی emergency میں rules suspend کر کے ایک مخصوص community کو نوازنے کے لئے یہ بل لایا گیا ہے۔ آپ نے چار پانچ سال پہلے جو اپنے workers بھرتی کئے تھے آج ان کو الیکشن کے بالکل قریب regularize کرنے کے لئے یہ بل اس ایوان میں لایا گیا ہے۔ پچھلے دس سال سے اس صوبہ پنجاب کے اندر آپ کی حکومت تھی تو آج آخری مہینے کے اندر آپ کو اس بل کو لانے کی کیا ایمرجنسی گئی ہے؟ آپ اپنے بھرتی کئے گئے workers اور ایک مخصوص community کو نوازنے کے لئے یہ بل لے آئے ہیں جو کہ pre-poll rigging کے زمرے میں بھی

آتا ہے۔ آپ اس ملک کے اندر ایک culture develop کرنے جارہے ہیں جس کے تحت آپ ہر شخص کو اس کے ذاتی مفاد کے دائرہ کار کے اندر بند کرنا چاہتے ہیں۔ آپ collective سوچ اور collective wisdom کے لئے کوئی reasonable کام نہیں کرتے۔

جناب سپیکر: آصف محمود صاحب! آپ اپنا تکلم ٹھیک کریں۔ میں کسی کو اس طرح پابند نہیں کرتا۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں حکومت کے بارے میں بات کر رہا ہوں۔ میں آپ کے بارے میں بات نہیں کر رہا اور میں نے کوئی غلط بات نہیں کہی۔ کیا میں آپ کی سوچ کے مطابق یہاں پر بات کروں گا؟ میں جو بہتر سمجھوں اور سوچوں گا وہی بولوں گا۔ کیا میں آپ سے dictation لے کر بات کروں؟ میں جو کچھ سوچ اور سمجھ رہا ہوں وہی کہوں گا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے اگر آپ بات نہیں کرنا چاہتے تو تشریف رکھیں۔ میں Floor وزیر قانون کو دیتا ہوں۔ جی، وزیر قانون!

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پہلے مجھے تو بات کرنے دیں۔ یہ میرا حق ہے کہ میں یہاں ایوان میں بات کروں۔ آپ میرا حق سلب نہ کریں۔

جناب سپیکر: آصف محمود صاحب! اب آپ تشریف رکھیں۔ اب آپ کو موقع نہیں ملے گا۔

No! You are not allowed.

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اپوزیشن کا جو اس وقت روّیہ ہے۔۔۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! آپ مجھے بولنے دیں۔ میں عوام کا منتخب نمائندہ ہوں اور یہاں بات کرنے کا حق رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، میں آپ کو اجازت نہیں دیتا۔ اب آپ نہیں بول سکتے کیونکہ آپ پہلے بات کر چکے ہیں اور اب میں floor وزیر قانون کو دے چکا ہوں۔ آپ مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہو گی کہ اپوزیشن کے اس روّیے کو نہ روکا جائے۔ میری آپ کی وساطت سے پریس گیلری میں بیٹھے ہوئے دوستوں سے

گزارش ہے کہ اپوزیشن کے اس روّیے کو پوری طرح سے نہ صرف پنجاب کے عوام تک بلکہ ان ملازمین تک بھی پہنچایا جائے۔ یہ جس منافقت اور عیاری کے ساتھ ان ملازمین کے ساتھ اظہار یکجہتی کرتے رہے ہیں آج ان کا روّیہ ان کی اس منافقت اور عیاری کو پوری طرح سے عیاں اور واضح کر رہا ہے۔ یہ وہ منافق لوگ ہیں، یہ وہ عیار لوگ ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: یہ الفاظ اچھے نہیں ہیں۔ ایسے الفاظ استعمال نہ کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! یہ منافق لوگ ہیں، یہ وہ عیار لوگ ہیں جو حالات کو خراب کرنے کے لئے ان لوگوں کے ساتھ پچھلے پانچ سال اظہار یکجہتی کرتے رہے ہیں اور آج جب ان ملازمین کے حق میں ایک بل لایا گیا ہے تو اپوزیشن کے اس روّیے نے انہیں expose کر دیا ہے۔ میری پریس گیلری میں بیٹھے ہوئے دوستوں سے درخواست ہے کہ ان کے اس روّیے کو پنجاب کے عوام کے سامنے پوری طرح سے expose کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں اس بل کا صرف ایک پیراگراف پڑھ دیتا ہوں جس سے ان کی تمام ہرزہ سرائی کا آپ کو جواب مل جائے گا۔ اس بل کی Clause 3(1) Explanation میں جو expression appointed ہے اس میں لکھا گیا ہے کہ:

"Includes the extension, from time to time, of the term of the contract."

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے معزز ممبر جناب آصف محمود اور جناب محمد عارف عباسی مسلسل احتجاج کرتے رہے اور جناب سپیکر سے بات کرنے کی اجازت طلب کرتے رہے۔

جناب سپیکر: Order please. Order in the House. عباسی صاحب! تشریف رکھیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! [*********]

جناب سپیکر: عارف عباسی صاحب کے یہ الفاظ کارروائی سے حذف کر دیئے جائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ ان کو اس روّیے سے نہ روکیں۔ ان کا یہی وہ روّیہ ہے جو انہیں عوام کے سامنے expose کر رہا ہے۔ آپ ان کو یہ دُہائی ڈالنے دیں۔

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر! یہAct کہتا ہے کہ:

(2) Subject to the Act, the contract employee who has continuously been serving as such for a period not less than four years on the commencement of the Act shall be eligible to be considered for appointment on regular basis if:

یعنی جو آدمی چار سال سے ایکcontract positionپر کام کر رہا ہے اس کو regularize کیا جائے گا۔ اگرregular vacancyہو گی تو تب اسےregularکیا جائے گا۔ آگے لکھا گیا ہے کہ:

(a) a regular vacancy allocated for initial recruitment is available for regularization;

(b) he is qualified for the post;

(c) he has not been appointed on a special pay package;

(d) his performance during the period of contract has remained satisfactory; and

(e) He does not opt to continue as contract employee.

جناب سپیکر: اجلاس کا وقت پندرہ منٹ بڑھایا جاتا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! جہاں تکrules suspend کرنے کی بات ہے تو یہ ایک فلاح عامہ اور لوگوں کی بہتری کا کام ہے۔ اگر ہزاروں ملازمین اور ان کے فیملی ممبرز شامل کئے جائیں جو کہ ان کےdependentsہیں تو یہ لاکھوں لوگوں کے روزگار کا مسئلہ ہے۔ اگر Rule 234 کے تحت ایسے بل کے لئےrules suspendنہ کروائے جائیں تو پھر میں یہ کہوں گا کہ Rule 234 کو Punjab Rules of Procedure of the Provincial Assembly of theسے نکال دیا جائے اس

لئے ہم نےproperطور پر استدعا کی ہے کہ rulesکو suspendکر کے اس انتہائی اہمیت کے حامل، رفاہ عامہ اور فلاح عامہ کے اس بل کو فوری طور پر پاس کیا جائے۔

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That the Punjab (Regularization of Service) Bill 2018, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 to 15

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 to 15 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 3 to 15 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Regularization of Service Bill 2018, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Regularization of Service Bill 2018, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Regularization of Service Bill 2018, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

جناب سپیکر: جی، آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا لہٰذا اب اجلاس بروز سوموار 30۔اپریل 2018 دوپہر 2:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2018

سوموار، 30-اپریل 2018

(یوم الاثنین، 13-شعبان المعظم 1439ھ)

سولہویں اسمبلی : پینتیسواں اجلاس

جلد 35: شمارہ 3

97

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ30۔اپریل2018

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

1۔ پنجاب کی انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ اتھارٹی کی سالانہ رپورٹ بابت سال2016

ایک وزیر پنجاب کی انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ اتھارٹی کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2016ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ پنجاب پنشن فنڈ کی سالانہ رپورٹ بابت سال2017

ایک وزیر پنجاب پنشن فنڈ کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2017 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

99

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا پینتیسواں اجلاس

سوموار،30-اپریل2018

(یوم الاثنین،13-شعبان المعظم1439ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 4بج کر 5منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

قَدۡ أَفۡلَحَ مَن تَزَكَّىٰ ﴿١٤﴾ وَذَكَرَ ٱسۡمَ رَبِّهِۦ فَصَلَّىٰ ﴿١٥﴾ بَلۡ تُؤۡثِرُونَ ٱلۡحَيَوٰةَ ٱلدُّنۡيَا ﴿١٦﴾ وَٱلۡأٓخِرَةُ خَيۡرٞ وَأَبۡقَىٰٓ ﴿١٧﴾ إِنَّ هَٰذَا لَفِي ٱلصُّحُفِ ٱلۡأُولَىٰ ﴿١٨﴾ صُحُفِ إِبۡرَٰهِيمَ وَمُوسَىٰ ﴿١٩﴾

سُوۡرَۃُ الأعلی آیات14تا19

بے شک وہ مراد کو پہنچ گیا جو پاک ہوا(14)اور اپنے پروردگار کے نام کا ذکر کرتا رہا اور نماز پڑھتا رہا(15)مگر تم لوگ تو دنیا کی زندگی کو اختیار کرتے ہو(16)حالانکہ آخرت بہت بہتر اور پائندہ تر ہے(17)یہی بات پہلے صحیفوں میں(مرقوم)ہے(18)(یعنی)ابراہیم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام کے صحیفوں میں(19)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

تیری جالیوں کے نیچے تیری رحمتوں کے سائے
جسے دیکھنی ہو جنت وہ مدینہ دیکھ آئے
نہ یہ بات شان سے ہے نہ یہ بات مال و زر کی
وہی جاتا ہے مدینے آقاؐ جسے بُلائے
کیسے وہاں کے دن ہیں کیسی وہاں کی راتیں
انہیں پوچھ لو نبیؐ کا جو مدینہ دیکھ آئے
روضے کے سامنے میں یہ دُعائیں مانگتا تھا
میری جاں نکل تو جائے یہ سماں بدل نہ جائے

سوالات

(محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور اُن کے جوابات دیئے جائیں گے۔ جی، پہلا سوال راجہ راشد حفیظ کا ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! On his behalf

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 4438 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے راجہ راشد حفیظ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راولپنڈی: نالہ لئی ایکسپریس وے بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*4438: **راجہ راشد حفیظ:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ راولپنڈی نالہ لئی ایکسپریس وے کو خوبصورت بنانے ماحولیاتی آلودگی کے خاتمے اور ٹرانسپورٹ مسائل میں کمی جیسے ہمہ جہت اوصاف کا حامل منصوبہ کا ابتدائی کام مکمل ہو چکا ہے؟

(ب) کیا حکومت اس منصوبہ کی ضرورت اور اہمیت کے پیش نظر اس پر کام شروع کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، اگر نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان):

(الف) منصوبے پر ابتدائی کام 2008 میں مکمل کیا گیا تھا۔ اس منصوبے کو گیارہ حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا جس میں سے ایک پر کام شروع کیا گیا تھا لیکن فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے کام روک دیا گیا تھا۔

(ب) طے شدہ پروگرام کے مطابق اس منصوبہ کے اخراجات صوبائی اور وفاقی حکومت نے 50/50 کی بنیاد پر برداشت کرنا تھے۔ تاہم وفاق نے سال 11-2010 میں اپنا حصہ دینے سے معذرت کر لی جس کی وجہ سے منصوبہ التواء کا شکار ہو گیا۔ اس مد میں 24.11.2010 کو ہونیوالی محکمہ منصوبہ بندی و ترقی کے اجلاس میں واضح حکم جاری کیا گیا کے منصوبہ کو فی الفور روک دیا جائے۔ منصوبے پر مزید کام صوبائی و وفاقی حکومت کے حکم اور اخراجات کی فراہمی کے بعد ہی شروع کیا جا سکتا ہے۔ تاہم دفتر ہذا کو ایسا کوئی حکم ابھی موصول نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! محکمہ کے جواب کے مطابق محکمہ نے اس منصوبے کے ایک حصے پر کام شروع کیا تھا تو اس منصوبے کے اوپر کتنے فنڈز لگے تھے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ!

وزیر کانکنی ومعدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! اس سکیم کو 2008 میں شروع کرنا تھا لیکن اس سکیم کے لئے وفاقی حکومت نے اپنے حصے کے فنڈز مختص نہیں کئے تھے اس لئے اس کے بعد اس سکیم پر کام شروع نہیں ہوا تھا۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! اس جواب میں لکھا ہوا ہے کہ اس منصوبے پر کام شروع کیا گیا تھا تو اگر اس منصوبے پر کام شروع کیا گیا تھا تو اس منصوبے پر کتنی رقم خرچ ہوئی تھی؟

جناب سپیکر: جی، وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ!

وزیر کانکنی ومعدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! یہ منصوبہ وفاقی حکومت کے initiative پر ہی رکھا گیا تھا تو پنجاب حکومت کا کوئی فنڈ اس کے اوپر خرچ نہیں ہوا۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر!میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ منصوبہ انتہائی اہمیت کا حامل تھا لیکن یہ سیاست کی نظر ہو گیا۔ آج پورے شہر راولپنڈی میں بے ہنگم ٹریفک کی وجہ سے پندرہ منٹ کا سفر چار چار گھنٹوں میں طے ہوتا ہے تو جہاں راولپنڈی میں میٹرو بس منصوبہ کے اوپر اربوں روپیہ لگ گیا ہے تو 2010 میں اس منصوبہ کو فی الفور روکنے کا حکم کس نے دیا تھا؟

جناب سپیکر: جی، وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ!

وزیر کانکنی و معدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر!اس منصوبے پر وفاقی حکومت اور پنجاب حکومت نے expense 50/50 کرنا تھا تو 2008 میں وفاق میں جب پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت آئی تو انہوں نے اپنا حصہ دینے سے انکار کیا تو پھر حکومت پنجاب اس منصوبے کو اپنے طور پر نہیں بنا سکتی تھی۔ 2010 میں پی اینڈ ڈی میں اس منصوبے کے اوپر بڑی extensive meetings ہوئیں اُس کے نتیجے میں یہ منصوبہ ختم کر دیا گیا۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر!راولپنڈی شہر کے اندر سب سے بڑا مسئلہ ہوتا ہے جب موسم برسات آتا ہے تو نالہ لئی سے ملحقہ آبادیوں میں لوگوں کے گھروں کے اندر پانی چلا جاتا ہے اور ہم ہر سال ٹی وی چینلز کے اوپر یہ خبر دیکھتے ہیں اور دوسرا environment کا بہت بڑا مسئلہ ہے۔ اتنی اہمیت کے حامل یہ منصوبے ہوتے ہیں تو صرف اس بنیاد پر ختم کر دیئے جائیں کہ یہ منصوبے پچھلی حکومت نے شروع کئے تھے یا شیخ رشید احمد نے یہ منصوبے شروع کئے تھے تو اس سے بڑا کوئی المیہ نہیں ہو سکتا۔ راولپنڈی شہر میں ایک ہسپتال اور ایک کالج کے اوپر پورا پیسا لگا ہوا ہے لیکن ان کے اندر لوگوں نے بھیڑ بکریاں باندھی ہوئی ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ان کو ان چیزوں کا جواب دینا پڑے گا۔ یہاں پر تو لکھا ہوا جواب آ جاتا ہے اور وزراء صاحبان پڑھ کر سُنا دیتے ہیں لیکن اس کے پیچھے بات یہ ہے کہ چونکہ یہ منصوبے
شیخ رشید احمد نے شروع کئے تھے اس وجہ سے انہوں نے ان منصوبوں کو پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچنے دیا۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 5566 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں ڈاکٹر صاحب اگر وقفہ سوالات کے دوران آ گئے تو take up کر لیں گے ورنہ اُن کا سوال dispose of ہو جائے گا۔ اگلا سوال نمبر 5624 محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں ان کے سوال کو بھی وقفہ سوالات تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 5625 بھی محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں ان کے سوال کو بھی وقفہ سوالات تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6478 جناب فیضان خالد ورک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں ان کے سوال کو بھی وقفہ سوالات تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9012 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال کو بھی وقفہ سوالات تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9041 محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال کو بھی وقفہ سوالات تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9047 بھی محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں ان کے سوال کو بھی وقفہ سوالات تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال میاں محمود کا ہے۔ جی، میاں صاحب!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 9057 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع گجرات میں واٹر سپلائی اور سیوریج کی مد میں رقم کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*9057: میاں طارق محمود: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کو سال 17-2016 کے دوران کتنی رقم کس کس مد میں فراہم کی گئی ہے؟

(ب) اس وقت اس ضلع میں واٹر سپلائی اور سیوریج کی کتنی سکیمیں چالو اور کتنی بند ہیں؟

(ج) اس وقت کتنی واٹر سپلائی اور سیوریج کی سکیموں پر کام جاری ہے ان کے نام، تخمینہ لاگت بتائیں؟

(د) کتنی سکیم اور کون کون سی سکیم اس سال مکمل ہو گی؟

(ہ) ان سکیموں کا ٹھیکہ کن کن فرموں / کمپنیوں کے پاس ہے؟

(و) محکمہ کے کن کن ملازمین کی نگرانی میں ان کا کام ہو رہا ہے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان):

(الف) ضلع گجرات پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کو سال 17-2016 کے دوران واٹر سپلائی کی مد میں 148.922 ملین روپے جاری کئے گئے اور سیوریج کی مد میں 127.046 ملین روپے جاری کئے گئے۔

(ب) اس وقت ضلع گجرات میں کل 179 عدد واٹر سپلائی سکیمیں ہیں جن میں 119 سکیمیں چالو حالت میں ہیں اور 60 سکیمیں بند پڑی ہیں۔ کل پانچ عدد سیوریج سکیمیں ہیں جن میں سے تین عدد چالو حالت میں ہیں جبکہ دو عدد بند پڑی ہیں۔ ان سیوریج سکیموں کی تفصیل درج ذیل ہے:

تحصیل	سکیم کا نام	سٹیٹس
گجرات	اربن سیوریج سکیم گجرات	فنکشنل
	اربن سیوریج سکیم کنجاہ	نان فنکشنل
کھاریاں	اربن سیوریج سکیم ڈنگہ سٹی	نان فنکشنل
	اربن سیوریج سکیم لالہ موسی سٹی	فنکشنل
سرائے عالمگیر	اربن سیوریج سکیم سرائے عالمگیر سٹی	فنکشنل

(ج) درج ذیل سکیموں پر کام جاری ہے:

سیریل نمبر	سکیم کا نام	تخمینہ لاگت
1	اربن واٹر سپلائی سکیم گجرات سٹی	684.050
2	رورل واٹر سپلائی سکیم کھوجیانوالی گجرات	8.922
3	پرویژن آف واٹر سپلائی اینڈ ڈرینج سکیم فار ڈنگہ سٹی	197.050
4	ایکسٹنشن آف اربن واٹر سپلائی اینڈ ڈرینج سکیم آضافی آبادی کھاریاں سٹی	122.417
5	واٹر سپلائی سکیم لالہ موسی اینڈ رورل ایریا	197.321
6	اربن واٹر سپلائی اینڈ سیوریج سکیم سرائے عالمگیر سٹی	159.603
7	اربن سیوریج سکیم کنسٹرکشن آف 2 پمپ سٹیشن اولڈ جی ٹی روڈ گجرات سٹی	108.444
8	اربن سیوریج / اربن ڈرینج سکیم جلال پور جٹاں سٹی گجرات	130.000

9	پروویژن آف سیوریج سسٹم لالہ موسیٰ	167.625

(د) اس سال دو سکیمیں مکمل ہوں گی جن میں ایک رورل واٹر سپلائی سکیم کھوجیانوالی گجرات اور دوسری پروویژن آف سیوریج سسٹم لالہ موسیٰ ہے۔

(ہ) ترتیب کے لحاظ سے ان سکیموں کا ٹھیکہ درج ذیل کمپنیوں کے پاس ہے:

سیریل نمبر	ٹھیکیداروں کے نام
1	میسرز نثار احمد اینڈ کو گروپ I، میسرز نذیر اینڈ کو گروپ II، میسرز میٹ ٹیکنالوجیز گروپ III
2	میسرز آصف ایسوسی ایٹ
3	میسرز غزالی کنسٹرکشن کمپنی گورنمنٹ کنٹرکٹر
4	میسرز لیاقت اینڈ کمپنی گورنمنٹ کنٹرکٹرز
5	میسرنوید کنسٹرکشن کمپنی گورنمنٹ کنٹرکٹر
6	میسرزوڑائچ کنسٹرکشن کمپنی گورنمنٹ کنٹرکٹر
7	میسرز سندھو اینڈ سنز
8	میسرز نوید کنسٹرکشن کمپنی گورنمنٹ کنٹرکٹر
9	فرینڈز انجینئرنگ گروپ I، حماد رضا گروپ II

(و) چیف انجینئر، سپرنٹنڈنگ انجینئر (سپروائزری رول) ایکسیئن، ایس ڈی او، سب انجینئر (ایگزیکیوشن رول)

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز(ج) کی سیریل 3 میں پروویژن آف واٹر سپلائی اینڈ ڈرینج سکیم فارڈنگہ سٹی کے حوالے سے ہے کہ یہ سکیم کب شروع کی گئی تھی اور اس نے کب تک مکمل ہونا تھا؟

جناب سپیکر: وہ چیک کرکے آپ کو بتادیں گے لیکن آپ بھی کچھ خیال کریں کہ اصل منسٹر صاحب تو آج تشریف نہیں لائے اور یہ ذمہ داری چودھری شیر علی کو عارضی طور پر دی گئی ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں خیال کروں گا۔

جناب سپیکر: آپ کی بڑی مہربانی۔ شکریہ۔ جی، جناب شیر علی خان!

وزیر کانکنی ومعدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! یہ سکیم اس مالی سال میں جون تک انشاءاللہ مکمل کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، ماشاء اللہ۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اس سکیم میں کتنا فنڈ خرچ ہو چکا ہے اور کتنا بقایا ہے؟

جناب سپیکر: وہ سارا آپ کو ہی دیں گے جتنا ہو گا۔ آپ کیوں فکر کرتے ہیں؟ آپ کا کام مکمل کر دیں گے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اس طرح نہیں ہے۔ یہاں ایوان میں پہلے بھی ایک روڈ کے بارے میں، میں نے پوچھا تھا تو منسٹر صاحب نے کہا تھا کہ ہم اگلے ہفتے میں شروع کر دیں گے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ یہاں کی بات کریں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے ابھی جون تک مکمل کرنے کی بات کی ہے۔ میں ان سے صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کام کتنا ہوا ہے اور اس کی percentage کیا ہے اور کتنا بقایا ہے؟ پھر مجھے سمجھ آئے گی کہ یہ منصوبہ اگلے دو ماہ میں مکمل ہو جائے گا۔ یہ مجھے اس کی تفصیل بے شک محکمہ سے معلوم کر کے بتا دیں۔

جناب سپیکر: آپ بعد میں پوچھ لیجئے گا۔ یہ آپ کو بتا دیں گے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں اس پر یہ کہتا ہوں کہ جز (و) میں پوچھا گیا ہے کہ ان سکیموں کو کون کون دیکھ رہا ہے تو اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ چیف انجینئر، سپرنٹنڈنگ انجینئر (سپروائزری رول) ایکسیئن، ایس ڈی او اور سب انجینئر کا (ایگزیکیوشن رول) ہے۔

جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ اتنی بڑی سکیم کے بارے میں یہ کہتے ہیں کہ جون 2018 تک یہ مکمل ہو جائے گی۔ کیا چیف انجینئر نے اس سکیم کو visit کیا ہے؟

جناب سپیکر: جن کی ذمہ داری ہے یقیناً انہوں نے visit کیا ہو گا۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ چیف انجینئر ہی وہاں جا کر دیکھے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ سوال کئی دفعہ pending ہوا ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی و معدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ(جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! یقیناً ذمہ دار افسران گاہے بگاہے اس سکیم کو visit بھی کرتے ہیں اور محکمہ اس کی نگرانی کرتا ہے۔

جناب سپیکر! میں exactly تو نہیں کہہ سکتا کہ کون سے افسر نے کس وقت visit کیا ہو گا۔ میاں طارق محمود اگر سمجھتے ہیں کہ موقع پر کام بند ہے، نہیں ہو رہا یا slow ہے تو یہ اس کی نشاندہی کر دیں ہم محکمہ سے کہیں گے کہ اسے expedite کروا دیں گے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ابھی آدھا کام بھی نہیں ہوا اور منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ یہ سکیم جون 2018 تک مکمل ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: ان کے پاس جتنے پیسے ہوں گے وہ جون تک ان پیسوں کو لگا دیں گے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! انہوں نے جو بات ایوان میں کی ہے۔ منسٹر صاحب بہت اچھے ہیں لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ بات وہ کریں جو پوری کر سکتے ہیں۔ اس طرح تو نہیں ہو سکتا۔ میرا سوال یہ ہے کہ یہ 197.050 ملین کی سکیم ہے۔ یہ بہت بڑی سکیم ہے کیا اس کو چیف انجینئر لیول پر دیکھا گیا ہے؟ اگر دیکھا گیا ہے تو کیا اس کے نقص کو دور کیا گیا ہے؟ اگر نہیں دیکھا گیا تو یہ کہہ دیں کہ اس ہفتہ میں جا کر دیکھ لیتے ہیں۔ ان کو دیکھ کر خود سمجھ آ جائے گی۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ نے جو بات کی ہے وہ بھی کی جا سکتی ہے۔ منسٹر صاحب! ایک ہفتہ میں اس سکیم کو دیکھ لیں۔

وزیر کانکنی و معدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ(جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! چیف انجینئر نے خود اس سکیم کو visit کیا ہے۔ اگر اس میں issues ہیں تو یہ اس میں مزید یہ نشاندہی کر دیں۔ ہم محکمہ کو کہیں گے کہ وہ دوبارہ اس سکیم کو visit کر لیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! چیف انجینئر دوبارہ اس سکیم کو visit کر لیں۔

وزیر کانکنی و معدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ(جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! وہ visit کر لیں گے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! مہربانی فرمائیں کہ چیف انجینئر خود جا کر دیکھیں کہ جو پیسا اس سکیم پر خرچ ہوا ہے۔ اس میں تین ٹیوب ویل لگے ہیں۔ یہ سکیم تین سال سے شروع ہے لیکن لوگوں کو ابھی صاف پانی نہیں ملا۔ اس کی کمی کو تاہی کو دیکھیں اور اس کام کو مکمل کروایا جائے۔

جناب سپیکر! میں مان جاتا ہوں کہ جون تک یہ کام مکمل ہو جائے گا لیکن اس سکیم کو جا کر کم از کم ایک دفعہ ضرور دیکھیں تا کہ اس کو مکمل کروایا جا سکے۔

وزیر کانکنی ومعدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ(جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! محرک کے ساتھ co-ordinate کر لیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ شکریہ۔ اگلا سوال جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔ جی، فتیانہ صاحب!

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 9078 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

جوبلی ٹاؤن لاہور کی تعمیر اور سہولیات کے متعلقہ تفصیلات

*9078: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جوبلی ٹاؤن سکیم لاہور کب کتنے رقبہ پر قائم کی گئی؟

(ب) اس میں کتنے پلاٹ کس کس سائز کے بنائے گئے ہیں؟

(ج) اس میں پارکس، کالجز، سکولز اور دیگر عوامی فلاح کے لئے کتنے پلاٹ کس کس جگہ مختص کئے گئے ہیں؟

(د) اس سکیم مس سڑکوں، سیوریج، واٹر سپلائی، گیس اور بجلی کی فراہمی پر کتنی رقم خرچ ہوئی ہے، کس کس ایریا / بلاک میں یہ سہولیات ایل ڈی اے نے فراہم کی ہیں کس کس ایریا / بلاک میں یہ سہولیات موجود نہ ہیں، اس کی وجوہات بتائیں؟

(ہ) ان سہولیات کی فراہمی کے لئے ایل ڈی اے نے اس سکیم کے الاٹیوں سے کتنی رقم وصول کی ہے اور یہ رقم کس کے اکاؤنٹ میں کہاں پڑی ہوئی ہے؟

وزیر کانکنی ومعدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان):

(الف) جوبلی ٹاؤن سکیم کا ایل ڈی اے نے 1998 میں اجراء کیا۔ اس سکیم کا کل رقبہ 4156 کنال ہے۔

(ب) جوبلی ٹاؤن میں پلاٹوں کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پبلک یوٹیلٹی پلاٹس کی کل تعداد29 ہے جن کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) سڑکوں، سیوریج، واٹر سپلائی گیس اور بجلی کی فراہمی کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

(الف)	سڑکوں کی تعمیر پر جو خرچ ہوئے	157.73 ملین روپے
(ب)	سیوریج، واٹر سپلائی پر جو خرچ ہوئے	175.47 ملین روپے
	کل	333.20 ملین روپے
(الف)	جوبلی ٹاؤن سکیم میں بجلی کے ترسیلی نظام پر خرچ ہوئے	57.224 ملین روپے
(ب)	واپڈا / لیسکو کو جمع کروائے	44.603 ملین روپے
	کل	101.827 ملین روپے

ایل ڈی اے نے جوبلی ٹاؤن سکیم، جو چھ عدد بلاک A,B,C,D,E,F پر مشتمل ہے میں سڑکوں، سیوریج اور واٹر سپلائی کا کام مکمل کیا اور اس کے علاوہ سکیم کا کوئی حصہ ایسا نہ ہے جس میں یہ سہولیات مہیا نہ کی گئی ہوں۔

(ہ) جوبلی ٹاؤن سکیم کے الاٹیوں سے اب تک کل رقم 1293.09 ملین وصول ہوئی ہے۔ جو کہ ایل ڈی اے کے بنک اکاؤنٹس میں منتقل کی جاتی ہے جس کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! انہوں نے مجھے category بھیجی ہے کہ اس category کے 4283 پلاٹس ہیں۔ اس میں انہوں نے بتایا ہے کہ ایک کنال کے اتنے، دس مرلہ کے اتنے اور پانچ مرلہ کے اتنے پلاٹس ہیں۔

جناب سپیکر! میں ان سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ ایک کنال، دس مرلہ کے کتنے گھر بنے ہیں، سات مرلہ کے کتنے بنے ہیں اور تین مرلہ کے کتنے بنے ہیں؟

وزیر کانکنی ومعدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ(جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! انہوں نے سوال میں یہ تفصیل نہیں مانگی تھی۔ اس لئے یہ تفصیل مہیا نہیں کی گئی۔ اگر ان کو یہ تفصیل چاہئے تو متعلقہ ٹاؤن کی اتھارٹی سے لے کر ان کو فراہم کر دی جائے گی۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں نے پوچھا تھا کہ کتنے پلاٹس ہیں تو ان کی تفصیل تو انہیں معلوم ہونی چاہئے تھی۔

جناب سپیکر: انہوں نے جز(ب) میں categorically پوچھا ہے۔

وزیر کانکنی ومعدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ(جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! انہوں نے پوچھا ہے کہ کس کس سائز کے پلاٹس ہیں تو وہ ہم نے بتا دیا ہے۔ یہ اب پوچھ رہے ہیں کہ کتنے پلاٹس پر construction ہوئی ہے اور کتنے خالی ہیں۔ یہ تفصیل انہوں نے نہیں مانگی۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ اگلا سوال پڑھیں گے تو انہوں نے خود ساری تفصیل دی ہے جو انہیں معلوم ہونی چاہئے تھی۔ اگر نہیں معلوم تو میں ان سے اگلے جز میں سے پوچھنا چاہوں گا کہ انہوں نے بتایا ہے کہ ان کے یوٹیلٹی پلاٹس کی کل تعداد 29 ہے۔ یہ پلاٹس کب، کس کو اور کتنے میں الاٹ کئے گئے اب ان کا status کیا ہے؟

جناب سپیکر: یہ ضمنی سوال تو نہیں ہے۔ یہ تو نیا سوال بنتا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ نیا سوال نہیں بنتا۔ انہوں نے بتایا ہے کہ یوٹیلٹی پلاٹس 29 ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وزیر صاحب کے محکمہ نے یہ پلاٹس کس کو الاٹ کئے، کب الاٹ کئے اور ان کا اب status کیا ہے؟ یہ تو کسی بھی سوسائٹی کی basic requirement ہے۔

جناب سپیکر: اگر آپ proper پوچھتے تو وہ سب کے نام لے کر آتے۔

وزیر کانکنی ومعدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ(جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! انہوں نے جو سوال کیا ہے اس کا مکمل جواب دے دیا گیا ہے۔ اگر ان کو مزید تفصیل چاہئے تو ہم ان کو مہیا کر دیں گے۔ انہوں نے سوال کیا ہوتا تو ہم ان کو بتا دیتے۔

جناب سپیکر! میں on the floor of the House کوئی غلط تفصیل نہیں دینا چاہتا۔ یہ 29 پلاٹس کن کے پاس ہیں، کس کو دیئے گئے ہیں تو یہ پوچھا نہیں گیا تھا۔ میں اس طرح off end نہیں بتا سکتا۔ یہاں بہت سی سوسائیٹز ہیں ہر سوسائٹی کے ہر پلاٹ کا مجھے تو پتا نہیں ہو گا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں نے تو اس کے اندر سادہ سا سوال پوچھا تھا کہ یوٹیلٹی پلاٹس کتنے ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ یوٹیلٹی پلاٹس اتنے ہیں، اتنے سکول ہیں، اتنی مساجد ہیں، اتنے دفاتر، اتنے پٹرول پمپس اور کالج ہیں۔ یہ basic requirements ہیں جو جوبلی ٹاؤن میں provide کرنی تھیں۔ اس کے بعد ہی وہاں پر آبادی نے آنا تھا۔

جناب سپیکر: انہوں نے تتمہ (ب) میں سب کچھ لکھ دیا ہے۔ انہوں نے categorically ایک ایک چیز بتا دی ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ ان یوٹیلٹی پلاٹس میں سے کتنے بنا دیئے گئے ہیں اور کتنے نہیں بنائے گئے؟

وزیر کانکنی ومعدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ(جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! پالیسی یہ ہے کہ جو پلاٹس کمیونٹی کے لئے کسی بھی سوسائٹی میں رکھے جاتے ہیں وہ ایل ڈی اے نے construct نہیں کرنے ہوتے بلکہ ایجوکیشن کے پلاٹ پر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو offer کیا جاتا ہے اگر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ اس پر سکول نہیں بناتا تو پھر اس کو نیلام کیا جاتا ہے اور اس پلاٹ پر پرائیویٹ سکول تعمیر ہو سکتا ہے۔ اسی طرح کا ہسپتال کا پلاٹ ہے یا پٹرول پمپ کا پلاٹ ہے سب پلاٹس پر تعمیر ایل ڈی اے نہیں کرتا۔

جناب سپیکر! میں on the floor of the House غلط تفصیل بالکل نہیں دوں گا۔ یہ پوچھا نہیں گیا اس لئے اس کی تفصیل فراہم نہیں کی گئی۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ شکریہ

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میرا تیسرا اور آخری ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے بتایا ہے کہ ہمیں ٹوٹل 1293 ملین جمع ہوئے جو ان تین بنکوں میں رکھے ہوئے ہیں۔ نیشنل بنک اور حبیب بنک لمیٹڈ ہے لہٰذا میں پوچھنا چاہوں گا کہ پرائیویٹ بنکوں کے اندر 1173 ملین کیوں رکھے اور سرکاری بنک کے اندر صرف 100 ملین کیوں رکھے ہیں؟ کیا سرکار کے پاس پیسے رکھتے ہوئے اِن کو اعتبار نہیں ہے؟

جناب سپیکر: یہ آج تو رکھ کر نہیں آئے، یہ پہلے کے رکھے ہوئے ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! مجھے تو نہیں پتا کہ انہوں نے کب رکھے ہیں یا نہیں رکھے؟ یہ تو محکمہ ہی بتا سکتا ہے کہ پرائیویٹ بنک میں 1100 ملین اور سرکاری بنک میں صرف 100 ملین کیوں رکھے گئے ہیں؟ کیا سرکار اپنے اوپر ہی اعتبار نہیں کرتی؟

جناب سپیکر: جہاں سے اُن کو فائدہ نظر آتا ہو گا اس بنک میں رکھے ہوں گے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی ومعدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! کسی بھی ڈیپارٹمنٹ کے جو اکاؤنٹس ہوتے ہیں اُن کے مختلف بنکوں کے اندر پیسے رکھے جاتے ہیں۔ کسی بنک میں پیسے زیادہ اور باقی میں کم ہیں تو یہ اکاؤنٹس والے ہی بتا سکتے ہیں لیکن generally other than the National Bank تمام محکمہ جات کے اکاؤنٹس مختلف بنکوں میں بھی ہوتے ہیں جہاں رقم رکھتے ہیں لہٰذا اس کے اندر یہ کوئی anomaly نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال بھی جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔ جی، فتیانہ صاحب!

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 9079 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

جوبلی ٹاؤن لاہور میں عوامی فلاح کے پلاٹوں پر تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*9079: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جوبلی ٹاؤن لاہور میں سکول، کالجز، ہسپتال، پارکس اور مساجد کے لئے مختص پلاٹوں پر ابھی تک تعمیرات نہیں ہوئی ہیں جبکہ اس ٹاؤن کے چالیس فیصد پلاٹوں پر تعمیرات ہو چکی ہیں؟

(ب) کیا ان عوامی فلاح کے پلاٹوں پر تعمیرات کرنا ایل ڈی اے کی ذمہ داری ہے یا دیگر کسی ادارے یا محکمہ کی ہے؟

(ج) کیا ایل ڈی اے اس آبادی میں سکول، کالجز، ہسپتال، پارکس اور مساجد بنانے کے لئے متعلقہ اداروں کو ہدایات جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان):

(الف) اس وقت جوبلی ٹاؤن سکیم میں تعمیر شدہ گھروں کی تعداد تقریباً 657 ہے۔ جو کہ کل پلاٹوں کی تعداد کا 15.3 فیصد ہے۔ پلاٹ نمبران 779 تا 802 بلاک بی ہسپتال کی تعمیر کے لئے نعمت سلیم ٹرسٹ کو بذریعہ نیلام عام الاٹ کر دیئے گئے ہیں جبکہ پلاٹ نمبران 81/1, 81/2,81/4 اور 81/5 بر رقبہ تقریباً 80 کینال پر ڈینٹل ہسپتال کی عمارت تعمیر ہو چکی ہے جبکہ محکمہ ایل ڈی اے جوبلی ٹاؤن سکیم میں پارکس کے لئے مختص پلاٹوں پر ڈویلپمنٹ کا کام جلد از جلد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ جس کے لئے محکمہ پی ایچ اے سے بھی رابطہ کیا جا رہا ہے ۔ یہاں اس امر کی وضاحت کی جاتی ہے کہ کسی بھی سرکاری ادارے سے الاٹمنٹ کی درخواست موصول ہونے پر قانون کے مطابق کارروائی کی جاتی ہے۔

(ب) عوامی فلاح کے لئے مختص پلاٹوں پر تعمیرات کرنا محکمہ ایل ڈی اے کی ذمہ داری نہ ہے بلکہ متعلقہ سرکاری اداروں کی ذمہ داری ہے۔

(ج) عوامی فلاح کے لئے مختص پلاٹوں پر تعمیرات کرنا متعلقہ الاٹی سرکاری اداروں کی ذمہ داری ہے۔ جن اداروں کو عوامی فلاح کے پلاٹ الاٹ ہو جاتے ہیں وہ پلاٹ کا قبضہ حاصل کرنے کے بعد عرصہ تین سال کے اندر نقشہ منظور کروا کر عمارت تعمیر کرنے کے پابند اور ذمہ دار ہوتے ہیں۔ مقررہ مدت میں عمارت تعمیر نہ کرنے کی صورت میں تعمیری عرصہ کا سرچارج وصول کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اس کے جواب میں مجھے انہوں نے بتایا کہ ٹوٹل 657 گھر بن چکے ہوئے ہیں۔ یہ مجھے بتادیں کہ 657 گھر کس کس category کے بنے ہوئے ہیں؟

جناب سپیکر: آپ کیا کرتے ہیں؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! پچھلے سوال کے اندر میں نے آپ کو بتایا تھا کہ اگلے سوال میں یہی بات آئے گی۔

جناب سپیکر: لوگوں کے گھر ہیں جیسے بھی بنائے ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اس سوال کے اندر میں نے directly پوچھا ہے جس پر محکمہ کو پتا ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی ومعدنیات/ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! اس کی تعداد بتادی ہے اور اس کی پوری detail بھی دے دی گئی ہے۔ اب اگر یہ چاہ رہے ہیں کہ 657 گھروں کے مالکان کے نام بھی بتاؤں تو اس کی تفصیل میرے پاس موجود نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اگر یہ پوچھتے تو پھر آپ کو بتانا پڑے گا لیکن انہوں نے یہ نہیں پوچھا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! with due respect شیر علی صاحب کا یہ محکمہ نہیں ہے لیکن پھر بھی اس پر effort کر رہے ہیں۔ ہم پورا ایوان اس کے لئے thankful ہے کہ انہوں نے ٹائم دیا اور at least اتنا دیا کہ وہ جواب دینے کے لئے آ گئے کیونکہ اس محکمہ کے منسٹر صاحب موجود نہیں تھے۔

جناب سپیکر: جی، کیا کہا؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! انہوں نے اس کی تفصیل کے اندر مجھے بتایا ہے کہ 80 کنال کا ایک ہسپتال تعمیر ہو چکا ہے لہٰذا کیا یہ مجھے بتا سکتے ہیں کہ 80 کنال کا ڈینٹل ہسپتال کب تعمیر ہوا ہے، اس کے اندر ابھی تک داخلے کیوں نہیں شروع ہو سکے اور تعمیر ہو کر صرف بلڈنگ کی شکل میں ہی کیوں

موجود ہے؟ اس سوال کے ذریعے میں یہ چیز highlight کرنا چاہتا ہوں کہ اربوں روپے لگا کر وہاں 80 کنال پر ڈینٹل ہسپتال بن چکا ہوا ہے جس کی صرف finishing ہونی ہے۔ جس طرح پنجاب اسمبلی کی نئی بلڈنگ بن چکی ہے لیکن اس کی finishing رہتی ہے اور وہاں پر سامان پڑا کھنڈر ہو رہا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جو بات آپ کر رہے ہیں اس حوالے سے سنیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! ڈینٹل ہسپتال کی بھی وہی غلطی ہے جس طرح پنجاب اسمبلی کی بلڈنگ کی غلطی ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ یہ سوال نہیں کر سکتے۔ کوئی دوسرا سوال کرنا آپ کے اختیار میں نہیں ہے لہٰذا مہربانی کریں۔ اس سے متعلقہ سوال پوچھیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ 80 کنال کا ہسپتال کب بنا تھا اور کس نے بنایا تھا؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! کوئی ایسا مستری ہے جس کے نام کا آپ کو پتا ہے کہ فلاں مستری نے بنایا تھا؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی گزارش کی ہے کہ جو amenities ہیں وہ ایل ڈی اے نہیں بلکہ مختلف محکمے جس طرح ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ یا ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ ہے وہ بناتے ہیں۔ جو amenities کے دوسرے کمرشل پلاٹس سارے auctions کئے جاتے ہیں جس میں مختلف لوگ تعمیر کرتے ہیں۔ اس کی تفصیل جو ایل ڈی اے یا ڈیپارٹمنٹ سے چاہ رہے ہیں وہ محکمہ کے purview میں ہی نہیں ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! انہوں نے جز (ج) کے جواب میں مجھے لکھ کر بھیجا ہے کہ عوامی فلاح کے لئے مختص پلاٹوں پر تعمیرات کرنا متعلقہ الاٹی سرکاری اداروں کی ذمہ داری ہے۔ جن اداروں کو عوامی فلاح کے پلاٹس الاٹ کئے جاتے ہیں وہ پلاٹ کا قبضہ حاصل کرنے کے بعد عرصہ تین سال کے اندر نقشہ منظور کروا کر عمارت تعمیر کرنے کے پابند اور ذمہ دار ہوتے ہیں۔ مقررہ مدت میں عمارت تعمیر نہ کرنے کی صورت میں تعمیری عرصہ کا سرچارج وصول کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: یہ انہوں نے آپ کو لکھ کر نہیں بھیجا بلکہ ایوان کو لکھ کر بھیجا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! انہوں نے جواب تو میرے سوال کا ہی بھیجا ہے۔

جناب سپیکر: یہ آپ کی ذات کے لئے نہیں ہے بلکہ ایوان کے لئے ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ پورے ایوان کے لئے ہے تو یہ عوام کا ایوان ہے جو عوام کے پیسے سے چلتا ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر تین سال کے اندر اس نے بلڈنگ پوری کرنی تھی، ایل ڈی اے کا Rule کہتا ہے کہ completion certificate جب تک نہیں ملتا تب تک بلڈنگ مکمل نہیں ہے لہٰذا ہسپتال کی جو بلڈنگ بنی ہے کیا یہ اس کے اوپر سرچارج لے رہے ہیں جیسے انہوں نے کہا کہ لے رہے ہیں تو بتائیں کہ آج تک کتنا سرچارج لے چکے ہیں؟

وزیر کانکنی ومعدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! یہ پھر وہ detail چاہ رہے ہیں جو انہوں نے پہلے نہیں مانگی۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ تو سادہ سا سوال ہے اور اس پر یہ کہہ ہی نہیں سکتے کہ یہ fresh question ہے۔

جناب سپیکر: اگر سیدھا سادھا ہے تو پھر آپ خود ہی جواب دے دیں اور پوچھنے کی کیا ضرورت ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ تو کوئی جواب نہیں ہے۔

جناب سپیکر: بات سنیں۔ جب آپ کو جواب کا پتا ہے کہ سیدھا سادھا ہے تو پھر اُن سے کیوں پوچھتے ہیں؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں نے تو simple سوال کے اندر سے ضمنی سوال پوچھا ہے جس پر یہ نہیں بتا رہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ مہربانی کریں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! انہوں نے بتایا ہے کہ تین سال کے اندر اندر تعمیر کرنا ضروری ہے جس پر محکمہ سرچارج لیتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ مجھے بتا دیں کہ جوبلی ٹاؤن میں completion نہ ہونے کی وجہ سے کتنا سرچارج لیا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ اُن کو بتائیں جتنا آپ کو پتا ہے۔

وزیر کانکنی ومعدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! انہوں نے جو جواب پڑھا ہے اس کے اندر ہی اِن کا جواب ہے۔ مقررہ مدت میں عمارت تعمیر نہ کرنے کی صورت میں تعمیری عرصہ کا سرچارج وصول کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اگر ٹائم پر عمارت مکمل نہیں ہو گی یا جو عمارت جس مقصد کے لئے بن رہی ہے جیسے انہوں نے خود کہا کہ completion سرٹیفکیٹ نہیں ملے گا تو obviously جب وہ completion سرٹیفکیٹ لینے آئیں گے تو اُن کو جرمانہ بھی ادا کرنا پڑے گا ورنہ completion سرٹیفکیٹ نہیں ملے گا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! انہوں نے بتایا ہے کہ جرمانہ ہو تا رہا ہے تو مجھے جرمانہ بتائیں۔

وزیر کانکنی ومعدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! میری ایک گزارش ہے کہ ان کی گفتگو کے دوران میں بات نہیں کرتا لہٰذا جب میں بات کر رہا ہوں تو یہ بات نہ کریں۔

جناب سپیکر: چلیں، کوئی بات نہیں وہ برخوردار ہیں۔

وزیر کانکنی ومعدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! ان کو اتنا خیال ہونا چاہئے۔ میں یہ گزارش کر رہا ہوں کہ جرمانہ کتنا لیا گیا ہے تو اس کی تفصیل میرے پاس موجود نہیں ہے جس کا میں اعتراف کر رہا ہوں۔ یہ تفصیل چونکہ مانگی نہیں گئی تھی اس لئے میرے پاس نہیں ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال میاں طارق محمود کا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: ڈنگہ صاحب۔

جناب سپیکر: وہ ڈنگہ صاحب نہیں بلکہ آف ڈنگہ۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 9094 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع گجرات کے قصبہ لالہ موسیٰ، کھاریاں اور ڈنگہ میں واٹر سپلائی سکیم سے متعلقہ تفصیلات

*9094: **میاں طارق محمود:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مالی سال 17-2016 کا صاف پانی کمپنی کا کل بجٹ کتنا ہے؟

(ب) اس مالی سال کے دوران کتنے صاف پانی کی فراہمی کے منصوبہ جات شروع کرنے اور کتنے مکمل کرنے کے منصوبہ جات ہیں؟

(ج) ضلع گجرات کے قصبہ لالہ موسیٰ، کھاریاں اور ڈنگہ کی تمام شہری حدود میں واٹر سپلائی کے کتنے منصوبے شروع کئے گئے ہیں؟

(د) ان شہروں میں مزید کتنے واٹر سپلائی کے منصوبہ شروع کرنے کا کب تک پروگرام ہے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان):

(الف) صاف پانی کمپنی (ساؤتھ)

پنجاب صاف پانی کمپنی کا مالی سال 18۔2017 کا کل بجٹ 24.5۔ارب روپے ہے۔

صاف پانی کمپنی (نارتھ)

(ب) مالی سال 18۔2017 میں پنجاب صاف پانی کمپنی نارتھ پنجاب صوبے کی 28 تحصیلوں میں کام کر رہی ہے۔ اس سے صوبے کی دو کروڑ دیہی آبادی کو پینے کا صاف پانی مہیا ہو گا اور یہ منصوبے مالی سال 18۔2017 میں مکمل کر لئے جائیں گے۔

صاف پانی کمپنی (ساؤتھ)

پنجاب صاف پانی کمپنی (ساؤتھ) سال 18۔2017 میں صوبہ پنجاب کی 27 تحصیلوں میں پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے منصوبہ جات شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ (نارتھ)

(ج) ضلع گجرات کے قصبہ لالہ موسی، کھاریاں اور ڈنگہ کی ہر شہری حدود میں گورنمنٹ نے واٹر سپلائی کی ایک ایک سکیم شروع کی ہوئی ہے۔

1۔ واٹر سپلائی اینڈ ڈرینج سکیم ڈنگہ سٹی۔

2۔ واٹر سپلائی اینڈ ڈرینج سکیم اضافی آبادی کھاریاں سٹی

3۔ واٹر سپلائی سکیم لالہ موسی سٹی اینڈ رورل ایریاز۔

(د) پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ (نارتھ) ان تینوں شہروں میں واٹر سپلائی کے جامع منصوبہ جات زیر تکمیل ہیں جو کہ موجودہ آبادی کی پانی کی ضرورت پوری کرنے کے لئے کافی ہیں لہٰذا شہری حدود میں فی الحال مزید کوئی منصوبہ شروع کرنے کا ارادہ نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جز (ج) میں نمبر 1 پر واٹر سپلائی اینڈ ڈرینج سکیم ڈنگہ سٹی، نمبر 2 پر واٹر سپلائی اینڈ ڈرینج سکیم اضافی آبادی کھاریاں سٹی اور نمبر 3 پر واٹر سپلائی سکیم لالہ موسیٰ سٹی اینڈ رورل ایریاز لکھا ہوا ہے۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان تینوں شہروں میں یہ کام کب شروع ہوا تھا اور کب مکمل ہو گا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! یہ کام کب سیدھا ہو گا؟ پہلے یہ ڈنگہ ہے تو اب یہ کام سیدھا کب ہو گا؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! یہ وہی سکیم ہے جس کا میں نے پہلے کہا ہے کہ اسی مالی سال میں یہ مکمل کر دی جائے گی۔ یہ سوال different ہے لیکن اس میں بھی اسی واٹر سپلائی کا ذکر ہے جو پہلے کیا گیا تھا۔ یہ پانچ سکیمیں تھیں اور تین سکیمیں اس مالی سال میں انشاء اللہ مکمل کر دی جائیں گی۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب کی بات کے ساتھ اتفاق نہیں کر سکتا کیونکہ مجھے حالات کا پتا ہے۔ میں صرف ایک گزارش کرتا ہوں کہ کیا ان تینوں سکیموں کو high level پر سیکرٹری صاحب خود دیکھ سکتے ہیں کہ اتنا پیسا بھی خرچ ہوا ہے اور موقع پر لوگوں کو کیا فائدہ یا نقصان ہو رہا ہے؟

جناب سپیکر: چلیں، ہم آپ کی خواہش کا احترام کرتے ہیں اور ان سے کہتے ہیں کہ وہ چیک کریں گے اور چیک کر کے آپ کو بتائیں گے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ مہربانی

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ شنیلا رُوت کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شنیلا رُوت: جناب سپیکر! سوال نمبر 9231 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع لاہور میں رجسٹرڈ اور غیر رجسٹرڈ ہاؤسنگ سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

*9231: محترمہ شُنیلا رُوت: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور کی حدود میں کتنی رجسٹرڈ اور کتنی غیر رجسٹرڈ ہاؤسنگ سکیمیں ہیں؟

(ب) اب تک کتنی غیر قانونی ہاؤسنگ سکیموں کی نشاندہی ہوئی ہے اور ان کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان):

(الف) لاہور کی حدود میں کل 441 ہاؤسنگ سکیمیں ہیں۔ ان میں سے 244 سکیمیں منظور شدہ ہیں۔ ان منظور شدہ 244 سکیموں میں سے 93 رجسٹرڈ کوآپریٹو ہیں جبکہ 151 پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیمیں ہیں۔

(ب)

- ❖ اب تک 197 غیر منظور شدہ ہاؤسنگ سکیموں کی نشاندہی ہوئی ہے۔ محکمہ ایل ڈی اے اپنے قوانین، ایل ڈی اے ایکٹ 1975 (ترمیمی ایکٹ 2013) اور ایل ڈی اے پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیم رولز 2014 کے تحت غیر قانونی ہاؤسنگ سکیموں کے مالکان اور ڈویلپرز کے خلاف مندرجہ ذیل کارروائی کر رہا ہے۔

1. غیر قانونی ہاؤسنگ سکیموں کے مالکان و قابضان کو نوٹسز جاری کرنا کہ ان کے خلاف بغیر منظوری کے سکیم بنانے کے جرم میں کارروائی کیوں نہ عمل میں لائی جائے۔

2. غیر قانونی سکیموں میں اراضی کی رجسٹری اور انتقال پر پابندی کے لئے کیس متعلقہ ڈسٹرکٹ کلکٹر کو بھیج دیا جاتا ہے۔
3. بجلی، پانی اور گیس کی سہولیات کو منقطع کرنے یا نہ دینے کے لئے کیسز متعلقہ محکمہ جات کو بھیج دیئے جاتے ہیں۔
4. غیر قانونی سکیموں کے بارے میں عوام الناس کی آگاہی کے لئے اشتہار قومی اخبارات میں شائع کروایا جاتا ہے۔
5. غیر قانونی سکیموں کی مسماری بھی کی جاتی ہے۔
6. ان کے سپانسرز /ڈویلپرز کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی کے لئے متعلقہ تھانے میں شکایات بھی درج کروائی جاتی ہیں۔
7. ان سکیموں کی منظوری کے وقت ان کے سپانسرز کے غیر قانونی طور پر سکیم میں ترقیاتی کام شروع کرنے اور پلاٹ کی خرید وفروخت سے متعلق اشتہار دینے کے عوض جرمانہ بھی وصول کیا جاتا ہے۔

❖ ان قوانین کے تحت محکمہ ایل ڈی اے میں تمام غیر قانونی رہائشی سکیموں کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی پہلے سے ہی عمل میں لائی جارہی ہے۔ جس کے نتیجہ میں:

1. 50 سکیموں کے مالکان نے اپنی سکیمیں ختم کر دیں ہیں۔
2. 24 سکیمیں پرانی آبادیوں کی شکل میں ہیں۔ جن کے مسائل حل کرنے کے لئے حکومت نے کمیٹی بنادی ہے۔
3. 26 سکیموں کے مالکان نے منظوری کے لئے کیس جمع کرادیئے ہیں، جن پر قوانین کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جارہی ہے۔
4. تین سکیموں کا معاملہ عدالت میں ہے۔
5. 60 سکیمیں ایسی ہیں جو پرانی آباد شدہ سکیموں کی شکل میں عرصہ دراز سے چلی آرہی ہیں اور اس ضمن میں حکومت نے کمیشن تشکیل دیا ہوا ہے۔جو اس نوعیت کے کیسز کے حل کے لئے مجاز ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں جز (ب) میں ضمنی سوال یہ کرنا چاہتی ہوں کہ غیر منظور شدہ ہاؤسنگ سکیموں میں اس سال کتنے اشتہارات شائع کئے گئے؟

وزیر کانکنی ومعدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ(جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! Number تو میرے پاس نہیں ہو گا کہ کتنے اشتہارات اس سال میں دیئے گئے ہیں۔

محترمہ شُنیلارُوت: جناب سپیکر! محکمہ سے پوچھ کر بتادیں۔

وزیر کانکنی ومعدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ(جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! یہ fresh question ہے کیونکہ اصل سوال میں انہوں نے یہ پوچھا نہیں ہے۔

محترمہ شُنیلارُوت: جناب سپیکر! جواب میں ہے کہ ہم نے اشتہارات شائع کئے ہیں تو میں صرف یہ پوچھ رہی ہوں کہ کتنے اشتہارات شائع کئے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی ومعدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ(جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! میں وہی گزارش کر رہا ہوں کہ آپ نے اپنے سوال میں specifically اس سال کے اشتہارات کا نہیں پوچھا ورنہ آپ کو ضرور اس کی تفصیل ہم دیتے۔

محترمہ شُنیلارُوت: جناب سپیکر! محکمہ سے پوچھ لیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! یہاں پر تو محکمہ جواب نہیں دے گا بلکہ منسٹر صاحب جواب دیں گے ناں۔

محترمہ شُنیلارُوت: جناب سپیکر! وہ محکمہ سے پوچھ تو سکتے ہیں ناں کہ کتنے اشتہارات دیئے گئے ہیں؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! "بوٹی" منگوالیں۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ ایسی بات نہ کریں کیونکہ آپ کو بھی پتا ہے کہ وہ دوسرے وزیر کی جگہ پر جواب دے رہے ہیں۔(قہقہہ)

محترمہ شُنیلارُوت: جناب سپیکر! یہ تو ہمارا حال ہے۔۔۔(قہقہہ)

جناب سپیکر: کوئی بات نہیں کیونکہ کوئی بیمار بھی ہو سکتا ہے اور کوئی مجبوری بھی تو ہو سکتی ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ پردہ ڈالتے ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! میاں محمد اسلم اقبال کہہ رہے ہیں کہ آپ پردہ ڈالیں۔

محترمہ شُنیلارُوت: جناب سپیکر! نہیں، وہ کہہ رہے ہیں کہ آپ پردہ ڈالتے ہیں۔

جناب سپیکر: (قہقہہ)

نہیں، وہ خود کہہ رہے ہیں کہ پردہ ڈالیں۔

محترمہ شُنیلارُوت: جناب سپیکر آپ ریسکیو1122 کا کام دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! آپ اپنی بات کریں۔

محترمہ شُنیلارُوت: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے کہ پرانی آبادیوں کی شکل میں آباد آبادیوں پر بنائی گئی حکومتی کمیٹی کی کیا پیشرفت ہوئی ہے کیونکہ جواب میں ہے کہ "ہم نے کمیٹیاں بنائی ہیں" تو ان کمیٹیوں کی کیا پیش رفت ہوئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی ومعدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! جو آبادیاں عرصہ دراز سے قائم ہیں اور غیر قانونی ہیں تو انہیں regularize کرنے کے لئے ایل ڈی اے کی ایک bona-fide committee ہوتی ہے جس کے پاس ان کے cases مختلف stages پر ہیں۔ ان میں سے ہر case کی تفصیل اگر یہ چاہیں گی تو میں انہیں دے سکتا ہوں کہ کس کیس پر کتنی پیشرفت ہوئی ہے۔ ان cases کی کمیٹی کے سامنے hearing ہوتی ہے جہاں پر ایل ڈی اے کا اپنا مؤقف ہوتا ہے اور وہاں کے رہائشیوں کا اپنا مؤقف ہوتا ہے تو ان کے مؤقف سننے کے بعد فیصلہ کیا جاسکتا ہے کہ اس کو regularize کرنا ہے یا نہیں۔ کافی ناجائز سکیموں کو ختم بھی کیا گیا ہے جن کی تعداد بھی بتائی گئی ہے یعنی غیر رجسٹرڈ سکیموں کو ختم کیا گیا ہے اور ریگولر سکیموں میں بھی اگر shortcomings ہوں تو ان کا بھی نوٹس لیا جاتا ہے۔ یہ کمیٹی regular bases پر کام کر رہی ہے اور وہ ایڈہاک بنیادوں پر کام نہیں کرتی کیونکہ اس کے پاس continuously cases آتے رہتے ہیں جنہیں وہ dispose of کرتی ہے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں نے تو بڑا specific question کیا ہے کہ کیا پیشرفت ہوئی ہے کیونکہ کچھ تو پیشرفت ہوئی ہو گی اور کیا اس کا ریکارڈ محکمہ نہیں رکھتا؟ کیا محکمہ یہاں پر بیٹھا ہوا ہے؟ محکمہ سے کہیں کہ انہیں "بوٹی" دے دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ "بوٹی" والی بات کرتی ہیں تو یہ بات اچھی نہیں ہے۔

وزیر کانکنی ومعدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! اگر محترمہ نے اپنے سوال کے اندر ہی ساری چیزیں mention کر دی ہوتیں تو ہم اس کا مکمل جواب لے لیتے۔

جناب سپیکر: چلیں، اگر کوئی بات انہوں نے پوچھ لی ہے تو آپ بتا دیں۔

وزیر کانکنی ومعدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! آپ کا حکم بجا ہے۔۔۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میری عرض یہ ہے کہ ضمنی سوال اسی لئے کرتے ہیں تاکہ نامکمل جوابات کے مکمل جوابات آ جائیں۔ اگر ہم نے ایسے ہی کرنا تھا تو پھر میں لکھ دیتی، واقعی یہ صحیح کہہ رہے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ منسٹر صاحب home work کر کے نہیں آئے اور نہ ہی یہاں پر ڈیپارٹمنٹ بیٹھا ہوا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ جاننا چاہتی ہوں اور specifically آپ سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ کیا ڈیپارٹمنٹ یہاں بیٹھا ہوا ہے؟

جناب سپیکر: جی، بالکل ڈیپارٹمنٹ یہاں پر موجود ہے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! پھر ڈیپارٹمنٹ سے کہیں کہ وہ جواب دے۔

جناب سپیکر: Let us talk. جی، یہ مناسب نہیں ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! منسٹر صاحب WhatsApp پر chat کر لیا کریں۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ کی مرضی ہے۔

وزیر کانکنی ومعدنیات/ ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ(جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! محترمہ بالکل بجا فرما رہی ہیں اور ڈیپارٹمنٹ یہاں پر موجود ہے لیکن جو ان کا سوال تھا اس کا جواب دیا گیا ہے اگر اسی سوال سے متعلقہ کوئی ضمنی سوال کریں گی تو میں اس کا جواب دینے کا ضرور پابند ہوں۔ اگر یہ ایک نیا سوال کریں گی اور اس کی تفصیل مانگیں گی تو میں اس کی تفصیل on the floor of the house غلط دے دوں تو میرا خیال ہے کہ وہ غیر مناسب ہے اس لئے بہتر ہے کہ میں اس کا جواب نہ دوں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! چلیں، میں ایک اور ضمنی سوال کر لیتی ہوں خاص طور پر جو غیر سرکاری یا غیر منظور شدہ سکیموں کے پلاٹوں کے خریداروں کی رقوم کی کیا ضمانت ہے کیونکہ کچھ دن قبل میں ایک ٹی وی پروگرام دیکھ رہی تھی کہ لوگ بہت پریشان ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ان سے پیسے لے لئے جاتے ہیں لیکن انہیں پلاٹس نہیں دیئے جاتے اور پیسے خُورد بُرد ہو جاتے ہیں تو اس کی کوئی تو ضمانت ہونی چاہئے تاکہ لوگوں کو اعتماد ہو کہ جس چیز کے لئے انہوں نے پیسے دیئے ہیں وہ انہیں ملے گی۔

(اذان عصر)

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی ومعدنیات/ ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ(جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! انہوں نے غیر منظور شدہ سکیموں کے اندر گارنٹی کا پوچھا ہے کہ کیا ان لوگوں کو پلاٹس ملیں گے یا نہیں تو خریدار کو کسی بھی پلاٹ کو خریدنے سے پہلے ایل ڈی اے کے دفاتر سے verify کرنا چاہئے کہ کیا یہ سکیم منظور شدہ ہے یا نہیں کیونکہ کسی بھی غیر منظور شدہ سکیم کے اندر اگر کوئی پلاٹ لے گا تو اس سکیم کے خلاف جب ایل ڈی اے یا ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن کارروائی کرے گی تو خریداروں نے جو پیسے ڈویلپر کو جمع کروائے ہوں گے وہ jeopardy میں ضرور پڑیں گے تو byer کے لئے ایل ڈی اے سہولت میسر کرتی ہے۔ غیر منظور شدہ schemes identified ہیں اور منظور شدہ بھی identified ہوتی

ہیں۔ منظور شدہ سکیموں کے اندر انہیں invest کرنا چاہئے اور غیر منظور شدہ سکیموں میں تو invest ہی نہیں کرنا چاہئے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے درست فرمایا لیکن میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ---

جناب سپیکر: محترمہ! اب یہ آخری سوال ہو گا۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! نہیں۔ میری بات سنیں کیونکہ جواب میں فرماتے ہیں کہ 197 غیر منظور شدہ ہاؤسنگ سکیموں کی نشان دہی ہوئی۔ پہلا سوال تو یہ ہے کہ یہ غیر منظور شدہ سکیمیں کیسے بن گئی ہیں، محکمہ کہاں تھا اور کیوں یہ بنی ہیں؟ یہ سکیمیں تو بنی نہیں چاہئیں تھی اور اس وقت کیوں نہیں action لیا گیا؟ اگر آپ add کریں تو ایک جگہ 26,24,50 اور 60 کے numbers تو ان سب کو جمع کریں تو یہ 197 نہیں بنتیں بلکہ 203 سکیمیں بنتی ہیں تو پہلا سوال یہ ہے کہ آپ نے ان غیر منظور شدہ سکیموں کو بننے کیوں دیا؟ Mathematics کو ٹھیک کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی و معدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! یہ جو 197 سکیمیں ہیں یہ over a period of time بنی ہیں یہ recent past کے اندر نہیں بنیں۔ ان میں سے کچھ ایسی سکیمیں ہیں جو پرانی آبادیاں ہیں اور اب چونکہ ایل ڈی اے کی حدود کے اندر ہیں تو ان کو regularize کرنے کے لئے وہ Grievance Committee جس طرح میں نے پہلے عرض کی موجود ہے اس کے اندر اس کے کیسز ہیں۔ ان کا جو یہ سوال ہے کہ ان کو بننے کیوں دیا گیا؟

جناب سپیکر! میں یہ کہنا نہیں چاہ رہا تھا لیکن مجھے مجبوراً کہنا پڑ رہا ہے کہ بہت ساری جگہوں پر عدالتوں کے stay orders موجود ہیں جن کی وجہ سے بہت سارے کام محکمہ نہیں کر سکتا۔

جناب سپیکر: محترمہ! جب stay order ہو پھر کوئی محکمہ کام نہیں کر سکتا۔ اگلا سوال بھی محترمہ شُنیلا رُوت کا ہے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! سوال نمبر 9239 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع لاہور میں ایل ڈی اے کا بجٹ اور سڑکوں کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*9239: محترمہ شُنیلا رُوت: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال16-2015 میں ضلع لاہور میں محکمہ ایل ڈی اے کی جانب سے سڑکوں کی تعمیر و مرمت کے لئے کتنا بجٹ مختص کیا گیا؟

(ب) مختص شدہ بجٹ سے کس جگہ سڑکوں کی تعمیر و مرمت کی گئی نیز جن سڑکوں کی تعمیر و مرمت نہیں ہو سکی، اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان):

(الف) محکمہ ایل ڈی اے نے سال16-2015 میں سڑکوں کی تعمیر و مرمت کے لئے993.158 ملین روپے کا بجٹ مختص کیا۔

(ب) 16-2015 میں تعمیر و مرمت ہونے والی سڑکوں کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ علاوہ ازیں ایل ڈی اے اپنے مجوزہ پلان کے تحت سالانہ سڑکوں کی تعمیر و مرمت کرتا ہے تاہم جن سڑکوں کی تعمیر و مرمت16-2015 میں نہ ہو سکی، ان کو اگلے مالی سال کے بجٹ میں مرمت کر لیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میرا جز (ب) میں simple سا سوال یہ ہے کہ میں نے یہ پوچھا تھا کہ مختص شدہ بجٹ سے کس جگہ سڑکوں کی تعمیر اور مرمت کی گئی نیز جن سڑکوں کی تعمیر اور مرمت نہیں ہو سکی اس کی وجوہات کیا ہیں؟ میں نے وجوہات مانگی تھیں لیکن انہوں نے کوئی وجہ نہیں بتائی بلکہ جواب یہ دے رہے ہیں کہ جو سڑک نہیں بن سکی اس کو ہم نے اگلے سال کے بجٹ میں ڈال دیا ہے۔ یہ تو میرا سوال ہی نہیں تھا میرا سوال تو یہ تھا کہ اس کی وجوہات کیا ہیں وہ کیوں نہیں بن سکیں؟

جناب سپیکر: انہوں نے سارے حقائق تو بتانے ہی تھے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی ومعدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ(جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! جو فنڈز available تھے انہیں فنڈز کے اندر ایل ڈی اے کے بورڈ نے جو سکیمیں approve کیں وہ بنادی گئیں اور جو اس میں سے excess تھیں ان کو اگلے سال کے بجٹ میں ٹرانسفر کر دیا گیا وہاں ان کو repair کر دیا جاتا ہے۔ یہ ongoing کام ہیں ساری سڑکیں ایک ہی سال میں نہ مرمت ہوتی ہیں اور نہ ہو سکتی ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، میاں محمد اسلم اقبال!

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اس کے ساتھ جو 16-2015 کا annexure لگایا گیا ہے جس میں ایوان کو detail مہیا کی گئی ہے کہ کہاں پر پیچ ورک ہوا ہے۔ میری آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے گزارش ہے کہ اس annexure کا سیریل نمبر 8 ہے Jamal Colony Patchwork of road in Shah ایک تو اس کی مزید detail بتائی جائے کہ یہ کہاں پر patchwork ہوا ہے کیونکہ شاہ جمال کالونی تو بہت بڑی ہے؟ سیریل نمبر 22 ہے Shadman Road. Repair maintenance of link یہ کون سی لنک شادمان روڈ ہے وہ بتائی جائے؟

جناب سپیکر! سیریل نمبر 25 پر Samanabad, Patchwork of road in Pakki Thathi Lahore ہے اور پکی ٹھٹھی سمن آباد کے بارے میں 16-2015 کی آپ تھوڑی سی detail بتادیں کہ یہ کہاں پر کیا ہے کیونکہ میں ادھر کا خود رہائشی ہوں تاکہ مجھے پتا چل سکے کہ آپ نے کون سا پیچ ورک کیا ہے؟ شکریہ

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی ومعدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ(جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! ہم ان کو detail provide کر دیں گے کیونکہ یہ سکیم جس کے تحت پیسے لگائے گئے وہ یہاں پر mentioned ہے۔ اگر یہ مزید چاہ رہے ہیں کہ جس طرح انہوں نے point out کیا

کہ سمن آباد کے اندر کون سی سڑک پر پیچ ورک ہوا ہے تو یہ بہت minute detailہے کیونکہ یہ ٹھیکہ تو۔۔۔

جناب سپیکر: آپ نے جو لسٹ دی ہے اس میں یہ شامل نہیں ہے؟

وزیر کانکنی ومعدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ(جناب شیر علی خان):

جناب سپیکر!یہ اس میں شامل ہے۔ Samanabad, Patchwork of roads in Pakki Thathi Lahoreاب پکی ٹھٹھی کے اندر کس کس روڈ پر پیچ ورک ہوا ہے تو وہ ایک روڈ تو نہیں ہو گی جہاں جہاں یہ پیچ ورک ہوا ہو گا اس کی detailہم provideکر دیں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر!گزارش ہے کہ پکی ٹھٹھی کے اندر تو ایل ڈی اے کام نہیں کر سکتا کیونکہ وہ ایل ڈی اے کے under نہیں آتی بلکہ کارپوریشن کے underآتی ہے یا ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے underآتی ہے یا ٹاؤن کے underآتی ہے۔ جو سمن آباد ایل ڈی اے کی آبادی ہے اس کے اندر تو نئی سڑک بنی ہے وہاں پیچ ورک کہاں سے آ گیا؟ یہاں پر انہوں نے ایک کروڑ 15 لاکھ 64 ہزار 300روپیہ پیچ ورک کا بتایا ہے۔ مجھے بتایا جائے کہ وہ کون سی سڑک ہے جہاں پیچ ورک ہوا ہے؟وہاں پر این

نمبر1,2,3 ہوتے ہیں۔ یہ ہمیں بتادیں کہ کون سے ایریا میں فلاں این سے لے کر فلاں این میں پیچ ورک ہوا ہے اس کی detailمجھے بتادیں؟اسی طرح شادمان کا علاقہ بھی میرے ایریا میں fallکرتا ہے، شاہ جمال بھی میرے ایریا میں fallکرتا ہے جہاں پر پی پی۔148 ہے۔ یہ اس بارے ایوان کو appriseکریں۔

وزیر کانکنی ومعدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ(جناب شیر علی خان):

جناب سپیکر!یہ2015-16کا کام ہے ہم ان کو detail دے دیں گے۔ آپ یا تو اس سوال کو pendingفرما دیں اور next timeاس کی exact detailدے دیں گے کیونکہ اس سوال میں یہ detailمانگی نہیں گئی تھی۔

جناب سپیکر: چلیں، اس سوال کو pendingکر لیتے ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! pending کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہے آپ کو بھی پتا کہ اب یہ آنا نہیں ہے۔ یہ پرسوں اس کا جواب دے دیں کیونکہ کل چھٹی ہے پھر تو بات بن جائے گی اگر pending کریں گے تو اس کا جواب پھر نہیں آئے گا۔

جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ مین سڑکیں تو دو بنی ہیں انہوں نے پیچ ورک کہاں کیا ہے؟

جناب سپیکر: یہ پہلے 16-2015 کے پیچ ورک کی بات کر رہے ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ 2016 میں بنی ہیں مجھے پتا ہے کیونکہ میں اس علاقے میں رہتا ہوں۔ میری عرض یہ ہے کہ یہ جو پیچ ورک کیا گیا ہے اس کی detail مجھے بتائی جائے۔ یہ پرسوں بتا دیں اگر آپ pending کریں گے تو اب تو اس اسمبلی میں کوئی چکر نہیں ہے۔

جناب سپیکر: پرسوں کو وعدہ اچھا نہیں ہو گا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ پرسوں مجھے ساری detail بتا دیں۔ اگر یہ ٹھیک ہے تو پھر بات ختم کریں۔

جناب سپیکر: چلیں، اس سوال نمبر 9239 کی detail مورخہ 3۔ مئی 2018 کو فراہم کی جائے۔ اگلا سوال ڈاکٹر نوشین حامد کا ہے۔ جی، محترمہ!

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سوال نمبر 9311 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور گڑھی شاہو پل کی تعمیر و مرمت کے لئے رقم اور ٹینڈرز سے متعلقہ تفصیلات

*9311: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گڑھی شاہو پُل لاہور کی تعمیر و مرمت کے لئے کل کتنی رقم رکھی گئی ہے تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) مذکورہ پُل کی تعمیر و مرمت کے لئے کون سے اخبار میں ٹینڈر دیا گیا اخبار کا نام اور تاریخ بیان فرمائی جائے؟

(ج) کتنی کمپنیوں نے ٹینڈر میں حصہ لیا ان میں سے جس کمپنی کو ٹھیکہ دیا گیا اس کا نام بتایا جائے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان):

(الف) گڑھی شاہو پل لاہور کی تعمیر و مرمت کے لئے کل رقم 161.417 ملین روپے مختص کی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ پُل کی تعمیر و مرمت کے لئے اخبار اشتہار برائے ٹینڈر مورخہ 13۔اپریل2017 کو روزنامہ "ڈان" اور روزنامہ "نوائے وقت" میں دیا گیا۔

(ج) ٹینڈر میں تین کمپنیوں نے حصہ لیا جس میں سے میسرز IKAN Engg نے کھلے مقابلہ کے بعد ٹینڈر جیتا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میں نے اس میں گڑھی شاہو پل کے بارے میں سوال کیا تھا تو انہوں نے جواب دیا کہ 161.417 ملین روپے اس کے لئے رکھے گئے تھے۔ اب چونکہ یہ پل مکمل ہو چکا ہے تو میرا سوال یہ ہے کہ اس میں سے کتنے پیسے utilize ہوئے ہیں اس کی detail بتا دیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی و معدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! اس کا ٹھیکہ two percent above this cost ہوا تھا۔ جس طرح یہ خود فرما رہی ہیں کہ اس کو مکمل کر دیا گیا ہے اور اس کی exact cost میں ابھی work out کر دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: یہ مکمل ہو گیا ہے؟

وزیر کانکنی ومعدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ(جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! جی، ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر: پھر اب کیا پوچھنا ہے؟

وزیر کانکنی ومعدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ(جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! یہ exact cost پوچھ رہی ہیں اور اس کا two percent above cost پر ہوا ہے تو میں ابھی آپ کو calculate کر کے بتا دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! یہ calculation تو آپ خود بھی کر سکتی تھیں۔

وزیر کانکنی ومعدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ(جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! I may be wrong اس کی لاگت 93 کے قریب آئی ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! یہ بات تو مناسب ہے جو انہوں نے بتا دی کہ above two percent ہے تو وہ calculation تو چلیں ہو جائے گی مگر یہ 2 فیصد پھر کہاں سے لایا گیا کیونکہ اس کے لئے مختص تو اتنے پیسے ہوئے تھے۔ کیا یہ پیسے کسی دوسرے ڈیپارٹمنٹ سے لائے گئے تھے کیونکہ میرا main concern یہ ہے کہ یہ ایجوکیشن یا ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے تو نہیں لائے گئے؟

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! آپ کا کام ہو گیا ہے اب کیا کرنا چاہتی ہیں؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! جو 2 فیصد زیادہ خرچ آیا ہے وہ پیسے کہاں سے آئے ہیں ہمارا main concern یہ تھا کہ کہیں ہیلتھ یا ایجوکیشن کے بجٹ سے تو نہیں reallocate کیا گیا؟

وزیر کانکنی ومعدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ(جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! ضمنی گرانٹ میں سے پیسے آئے ہیں کسی ڈیپارٹمنٹ میں سے نہیں آئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، سپلیمنٹری گرانٹ سے پیسے آئے ہیں۔ جی، اگلا سوال میاں محمد اسلم اقبال کا ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! سوال نمبر 9637 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: نیو مسلم پارک میں مدنی سٹریٹ
اور غنی کالونی میں پانی کے نکاس سے متعلقہ تفصیلات

*9637: **میاں محمد اسلم اقبال:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مدنی سٹریٹ نمبر25(مدرسہ احیاءالعلوم)اورابو بکر سٹریٹ نمبر26 نیو مسلم پارک غنی کالونی نواں کوٹ لاہور میں گندے پانی کی نکاسی کے لئے سیور تج اور پینے کے پانی کے پائپ بیس / پچیس سال قبل بچھائے گئے تھے ایک عرصہ تک استعمال سے خراب ہونے کی وجہ سے ان گلیوں کے مکینوں کو پینے کے لئے سرکاری پانی بھی بدبو دار اور غلیظ دستیاب تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ شروع سال 2017 مدنی سٹریٹ نمبر25(مدرسہ احیاءالعلوم)اور ابو بکر سٹریٹ نمبر26 میں سیور تج اور پینے کے پانی کے نئے پائپ بچھانے اور دونوں گلیوں کو پختہ کرنے کی منظوری کے بعد کام شروع کیا گیا تھا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ابو بکر سٹریٹ نمبر26 میں سیور تج اور پینے کے سرکاری پانی کے نئے پائپ بچھانے کے بعد گلی کو بھی پختہ کر دیا گیا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مدنی سٹریٹ نمبر25(مدرسہ احیاء العلوم)میں صرف سیور تج کے نئے پائپ بچھائے ہیں پینے کے پانی کے نئے پائپ نہیں بچھائے گئے اور گلی بھی پختہ نہیں کی گئی؟

(ہ) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مدنی سٹریٹ نمبر25(مدرسہ احیاءالعلوم)میں پینے کے پانی کے نئے پائپ بچھانے کے ساتھ گلی کو پختہ کرنے کو تیار ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ(جناب شیر علی خان):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ مدنی سٹریٹ نمبر 25(مدرسہ احیاء العلوم)اور ابو بکر سٹریٹ نمبر 26نیو مسلم پارک غنی کالونی نواں کوٹ لاہور کے مکینوں کو پینے کے لئے سرکاری پانی بھی بدبودار اور غلیظ دستیاب تھا اس علاقہ میں کبھی گندے پانی کی شکایت موصول نہ ہوئی تھی لیکن پانی کی پائپ لائنیں پُرانی اور گہری ہونی کی وجہ سے لاہور ڈویلپمنٹ پراجیکٹ کے تحت حال ہی میں دونوں گلیوں میں نئی پانی کی پائپ لائنیں بچھادی گئی ہیں۔

(ب) جی ہاں!یہ درست ہے کہ شروع سال 2017مدنی سٹریٹ نمبر 25(مدرسہ احیاء العلوم)اور ابو بکر سٹریٹ نمبر26میں سیوریج اور پینے کے پانی کے نئے پائپ بچھانے کی منظوری کے بعد کام شروع کیا گیا تھا جبکہ دونوں گلیوں کو پختہ کرنے کا کام MCLکی ذمہ داری ہے۔

(ج) جی ہاں!یہ درست ہے کہ ابو بکر سٹریٹ نمبر 26میں سیوریج اور پینے کے سرکاری پانی کے نئے پائپ بچھانے کے بعد گلی کو MCLنے پختہ بھی کر دیا ہے۔

(د) یہ درست ہے کہ مدنی سٹریٹ نمبر25(مدرسہ احیاء العلوم)میں سیوریج اور پینے کے پانی کے علیٰحدہ علیٰحدہ نئے پائپ بچھا دیئے گئے ہیں جبکہ گلی کو پختہ کرنے کا کام MCLکی ذمہ داری ہے۔

(ہ) مدنی سٹریٹ نمبر25(مدرسہ احیاء العلوم)میں پینے کے پانی کے نئے پائپ بچھا دیئے گئے ہیں جبکہ گلی کو پختہ کرنے کا کام MCLکی ذمہ داری ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر!سوال نیو مسلم پارک غنی کالونی نواں کوٹ کے بارے میں گندے پانی کی نکاسی کے حوالے سے تھا تو یہاں پر منسٹر صاحب کے محکمے نے سوال کی جز(الف)میں جواب دیا ہے کہ لاہور ڈویلپمنٹ پراجیکٹ کے تحت حال ہی میں دونوں گلیوں میں نئی پائپ لائن بچھا دی گئی ہے۔ میں ان سے درخواست کروں گا کہ یہ بتادیں کہ یہ پائپ لائن کس محکمے نے بچھائی ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی ومعدنیات/ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ(جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! یہ جو سٹریٹ کے اندر کہہ رہے ہیں۔۔۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! نہیں، چھت پر پائپ لائن کی بات ہے۔

وزیر کانکنی ومعدنیات/ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ(جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! ان کے بقعول ان کی چھت پر جو پائپ ڈالا گیا ہے تو اس پراجیکٹ کو محکمہ ہاؤسنگ نے execute کیا ہے۔(قہقہے)

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہو گیا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ آپ جواب دیں سکیں گے اب ان کے پاس چٹ آگئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، میں جواب نہیں دوں گا، وہ جواب دیں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں نے آپ سے عرض یہ کی ہے کہ اب معزز منسٹر کے پاس slip آگئی یعنی چٹ آگئی ہے تو شاید جواب دیں سکیں گے۔ لازمی بات ہے کہ یہ پائپ زمین پر ڈالا جاتا ہے، یہ کوئی چھت پر تو نہیں ڈالا گیا۔ میں اس بارے میں تو آپ سے نہیں پوچھ رہا۔

جناب سپیکر! میں عرض یہ کر رہا ہوں کہ لاہور ڈویلپمنٹ پراجیکٹ کے تحت یہ پائپ ڈالا کس نے؟ مطلب وہاں پر کون سے محکمہ نے پائپ ڈالا ہے؟

جناب سپیکر: جی، کون سے محکمہ نے پائپ ڈالا ہے وہ یہ پوچھ رہے ہیں؟

وزیر کانکنی ومعدنیات/ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ(جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! میں نے گزارش کی ہے کہ پائپ محکمہ ہاؤسنگ نے ڈالا ہے۔ اب یہ پوچھتے ہیں کہ کون

سے محکمہ نے ڈالا ہے تو میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ محکمہ ہاؤسنگ نے پائپ ڈالا ہے اور واسا اس کا subsidiary ادارہ ہے اس نے پائپ ڈالا ہے۔

جناب سپیکر: جی، پائپ ڈالا ہو گا؟

وزیر کانکنی ومعدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! پائپ ڈالا ہے۔

جناب سپیکر: اچھا! پائپ ڈالا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! تسی سمجھ ہی گئے او، دوسرا میرا سوال یہ ہے کہ یہاں پر جو بات کی گئی ابھی پائپ ڈالنے کے بعد گلیوں کی مرمت کے لئے، تو واسا والے بھی ادھر بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ کے چیمبر میں متعلقہ سیکرٹری صاحب بھی تشریف رکھتے ہیں۔ اب یہ تو ایک set pattern ہے کہ جب کسی گلی کو کھودا جاتا ہے، اس کا estimate بنایا جاتا ہے، چاہے وہ سیوریج کے لئے کیا جائے، چاہے وہ واٹر سپلائی کے لئے کیا جائے تو یہ اس کی repair and maintains ہے اور اگر پورا پائپ ڈالا جاتا ہے تو اس کے لئے بھی رقم رکھی جاتی ہے یہ عام set pattern اور ایک routine work ہے۔ یہاں پر جو آخری جز(ہ) میں جواب دیا گیا ہے اس میں سوال پوچھا گیا تھا کہ اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مدنی سٹریٹ نمبر 25 (مدرسہ احیاء العلوم) میں پینے کے پانی کے لئے نئے پائپ بچھانے کے ساتھ گلی کو پختہ کرنے کو تیار ہے، اگر ہاں تو کب تک؟ تو اس کا جواب یہ دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں پڑھ دیتا ہوں تا کہ منسٹر صاحب اس کو سن لیں تو پھر جواب دے سکیں گے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اس کا جواب پڑھ دیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں جواب پڑھ دوں؟

جناب سپیکر: نہیں، وہ خود ہی پڑھ دیں گے۔ منسٹر صاحب! پڑھ لیں گے۔ جی! ان کو جواب پڑھا کر بتا دیں۔

وزیر کانکنی ومعدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ(جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! مدنی سٹریٹ نمبر25(مدرسہ احیاء العلوم) میں پینے کے پانی کے نئے پائپ بچھا دیئے گئے ہیں جبکہ گلی کو پختہ کرنے کا کام MCL کی ذمہ داری ہے۔ یہ بالکل صحیح کہہ رہے ہیں کہ جو پراجیکٹ ہوتا ہے اس کے اندر اس کی سٹریٹ کی repair کی cost ڈالی جاتی جو بھی اور کہیں پر بھی سڑک کو کٹ لگتا ہے۔ اس کے پیسے متعلقہ ادارے کو جمع کرا دیئے جاتے ہیں پھر وہ اس کی rehabilitation کرتی ہے۔ اس کے پیسے جمع کرا دیئے گئے ہیں اور MCL اس کو repair کرے گی۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! 2017 کے اندر یہ پائپ ڈالا گیا تھا تو یہ فرما دیں کہ کتنے پیسے رکھے گئے تھے اور یہ کام کب تک مکمل ہو جائے گا؟ آپ نے یہاں پر لکھا ہوا ہے کہ یہ کام 2017 میں شروع ہوا تھا تو اب یہ فرما دیں کہ پیسے کتنے رکھے گئے تھے؟

وزیر کانکنی ومعدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ(جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! یہ اسی financial year کی بات کر رہے ہیں اور یہ اسی financial year میں مکمل ہو گا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! پیسے کتنے رکھے گئے تھے؟

وزیر کانکنی ومعدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ(جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! یہ آپ نے پوچھا نہیں ہے تو یہ میں آپ کو کیسے بتاؤں۔

جناب سپیکر: بقول ان کے آپ کا جو بھی کام ہو گا وہ مکمل کرا دیں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! کب مکمل کروا دیں گے؟

وزیر کانکنی ومعدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ(جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! اسی financial year میں مکمل کرا دیں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! کون سا financial year?

وزیر کانکنی ومعدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ(جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! یہ 2017-18 کی بات ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ تو financial year ختم ہو گیا۔

وزیر کانکنی و معدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): کدھر ختم ہوا ہے؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ختم ہو گیا ہے ناں جی۔

جناب سپیکر: جی، ابھی ختم نہیں ہوا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اب تو بجٹ آنا ہے financial year ختم ہو گیا۔۔۔

وزیر کانکنی و معدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! 30۔جون 2018 کو financial year ختم ہوتا ہے۔ یہ چیزوں کو confuse نہ کریں، ابھی 18-2017 financial year چل رہا ہے اور 18-2017 کا financial year 30۔جون 2018 کو ختم ہو گا۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ فرمادیں کہ اس گلی کو کھود کر پائپ ڈالنے کا کام کس مہینے میں شروع ہوا تھا تاکہ اس کے بعد پھر ہم بات کر سکیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ نے گلی کھودنے کا کام کب شروع کیا تھا؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! پھر میں بتادیتا ہوں، آپ ذرا متعلقہ محکمہ سے پوچھ کر بتادیں کہ کس مہینے میں شروع کیا گیا؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! اس کو اس financial year میں مکمل کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: چلیں! ٹھیک ہے۔ اب آپ کی ذمہ داری ہے، محکمہ بھی سن رہا ہے اور آپ بھی سن رہے ہیں۔ otherwise پھر۔۔۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! otherwise پھر اسمبلیاں بھی ختم ہو رہی ہیں۔

جناب سپیکر: اللہ خیر رکھے۔ آپ خیال کریں۔ جی! آپ اس کو مکمل کروادیں۔
میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ان کو بولنے دیں۔
وزیر کانکنی و معدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان):
جناب سپیکر! وہ موقع دیں گے تو میں بولوں گا۔
جناب سپیکر: جی، آپ کو موقع مل گیا ہے اور کیا کہنا ہے۔
وزیر کانکنی و معدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان):
جناب سپیکر! آپ نے حکم دے دیا ہے اور انشاءاللہ ہم MCL کے ساتھ رابطہ کرتے ہیں اور اس کو expedite کرادیتے ہیں۔ ان کو پیسے جمع کرا دیئے گئے ہیں۔ ہم اس کو جلد از جلد اس financial year میں مکمل کرادیں گے۔
جناب سپیکر: جی، شاباش۔ good,
میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو میں آخری بات کرلوں۔
جناب سپیکر: جی، فرمائیں؟
میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میری عرض یہ ہے کہ اگر کسی چھوٹی گلی کو کھودا جائے اور کھودنے کے بعد اس کو سال ویسے چھوڑ دیا جائے تو کیا آپ سمجھتے ہیں کہ اگر گلی لمبی ہے یا زیادہ کلو میٹر کی ہے تو وہاں پر لوگ کس طرح سے زندگی گزاریں گے؟ روزانہ آنا جانا اور گھر سے باہر نکلنا، آپ کو پتا ہے کہ یہ 8 سے 15 یا 20 فٹ کی گلی ہوتی ہے۔ اگر سال اس کو چھوڑ دیں گے۔۔۔
جناب سپیکر: جی، وہ ایک side کو پہلے بنالیں گے اور دوسری side کو بعد میں بنالیں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں یہ نہیں عرض کر رہا بلکہ میں آپ سے اور عرض کرنا چاہ رہا ہوں۔ میں عرض یہ کرنا چاہ رہا ہوں کہ اگر آپ اس کی repair and maintains نہیں کریں گے تو وہ کس طرح سے گزارہ کریں گے؟

جناب سپیکر! میں یہ نہیں عرض کر رہا کہ کب کریں گے اور آدھی بنالیں۔ یہ ضرور ان کے محکمے کا کام ہے۔ انہیں کہیں کہ یہ expedite جلدی کروادیں۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ جی، expedite کرائیں۔ اب اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 9675 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا شہر میں پی ایچ اے کا قیام، بجٹ اور ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*9675: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سرگودھا شہر میں پی ایچ اے کا قیام کب عمل میں آیا؟

(ب) اس شہر میں کتنے پارک کس کس جگہ کتنے رقبہ پر قائم ہیں؟

(ج) پی ایچ اے سرگودھا کے کتنے ملازمین عہدہ اور گریڈ وار کام کر رہے ہیں؟

(د) پی ایچ اے سرگودھا کا سال 17-2016 اور 18-2017 کا بجٹ مد وار بتائیں؟

(ہ) شاہین پارک سرگودھا کتنے رقبہ پر مشتمل ہے اس پر دو سالوں کے دوران کتنی رقم خرچ ہوئی ہے، اس پارک میں کون کون سی اشیاء (تاریخی) کب نصب کی گئی تھیں اور ان کی اب کیا پوزیشن ہے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان):

(الف) پی ایچ اے سرگودھا کا قیام HUD&PHED کے نوٹیفکیشن نمبر SO(UD)1-31/2014 بتاریخ16۔اپریل2014 کے تحت عمل میں آیا اور2016 میں پی ایچ اے بورڈ نے ریگولیشن منظور کئے جس کے بعد باقاعدہ کام شروع ہوا۔

(ب) سرگودھا شہر میں78 سے زائد پارکس ہیں جن کا ٹوٹل رقبہ تقریباً165 ایکڑ ہے۔ جس میں سے20 پارک پی ایچ اے سرگودھا کو ٹرانسفر ہوئے اور جن کی تزئین و آرائش پی ایچ اے کر رہا ہے۔ تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پی ایچ اے سرگودھا میں20 افسران اور ملازمین کام کر رہے ہیں اور120 ملازم ڈیلی ویجز پر کام کر رہے ہیں جو کہ مختلف پارکس اور گرین بیلٹس پر کام کر رہے ہیں۔ تفصیل (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) بجٹ17۔2016 میں25.00 ڈویلپمنٹ اور55.00 ملین تنخواہوں اور نان ڈویلپمنٹ کی مد میں آئے۔18۔2017 میں صرف52.00 ڈویلپمنٹ کی مد میں آئے جبکہ تنخواہوں اور نان ڈویلپمنٹ کی مد میں گورنمنٹ کی طرف سے کوئی گرانٹ موصول نہ ہوئی۔

(ہ) شاہین پارک ایک پرائیوٹ ہاؤسنگ سوسائٹی ہے جو کہ کنٹونمنٹ بورڈ کے ایریا میں آتی ہے اور یہ پارک شاہین پارک پی ایچ اے کی نگرانی میں نہیں آتا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں اپنے سوال کی جز(ب) کے حوالے سے ضمنی سوال کرنا چاہتی ہوں اور اس میں، میں نے پوچھا تھا کہ پارکس کا رقبہ بتا دیں یعنی کتنے پارکس ہیں اور ان کا رقبہ کتنا کتنا ہے تو مجھے on the whole رقبہ بتا دیا گیا ہے کہ پورے سرگودھا شہر میں78 پارکس265 ایکڑ پر محیط ہیں اور جو تفصیل ساتھ مجھے دی گئی ہے، اگر آپ اجازت دیں تو میں ان میں سے دو کا نام لینا چاہوں گی؟

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! مجھے نام پڑھ کر بڑی حیرت ہوئی۔ ایک پارک کا نام شہباز شریف پارک اور ایک پارک کا نام نا اہلی چوک پارک۔۔۔

جناب سپیکر: کون سا؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! ناٹاہلی چوک پارک۔

جناب سپیکر: دیکھیں! میری بات سنیں۔ اگر آپ کسی کی قیادت کو بُرا کہیں گی یا ان کے بارے میں الفاظ غلط استعمال کریں گی تو میں اجازت نہیں دوں گا۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اس میں نام لکھا ہوا ہے، یہ آپ کے ڈیپارٹمنٹ نے مجھے تفصیل دی ہے۔ میں تو وہ پڑھ رہی ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: .No, please آپ کی بڑی مہربانی۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! اس میں لکھا ہوا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرے پاس جو تفصیل آئی ہے میں نے آپ کو وہ پڑھ کر سنائی ہے۔ میں اپنے پاس سے نہیں پڑھ رہی یا تو وہ غلط لکھا ہوا ہے، misprint ہے لیکن میرے پاس تفصیل میں یہی لکھا ہوا ہے۔

وزیر کانکنی و معدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! میں گزارش کر دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، جی۔ بولیں

وزیر کانکنی و معدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! ان پڑھاں دا کوئی علاج نہیں۔ ایہہ ٹاہلی اے تے ٹاہلی نوں نااہلی پڑھ دے پے نیں۔ ایس توں وڈا کوئی نااہل ہو سکدا اے۔

جناب سپیکر: جی،

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! آپ پڑھ لیں۔

وزیر کانکنی و معدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): ٹاہلی اے، ٹاہلی۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جز (د) جو ہے اس میں مجھے تفصیل میں بتایا گیا ہے کہ 17-2016 میں 25.00 ملین ڈویلپمنٹ اور 55.00 ملین تنخواہوں اور نان ڈویلپمنٹ کی مد میں بجٹ آیا تھا جبکہ 2017-18 میں 52.00 ملین ڈویلپمنٹ کی مد میں آئے تھے۔ 18-2017 جو ہے اس میں تنخواہوں اور نان ڈویلپمنٹ کی مد میں کوئی پیسے نہیں آئے۔

جناب سپیکر: کوئی گرانٹ وصول نہیں ہوئی۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! کیا 18-2017 میں وہاں پر جو employees ہیں ان کو تنخواہیں نہیں دی جائیں گی؟

جناب سپیکر: جی، وہ ابھی آپ کو بتاتے ہیں۔

وزیر کانکنی و معدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! یہ جو رقم 52.00 ملین بتائی گئی ہے، انہوں نے پوچھا تھا کہ:

"پی ایچ اے سرگودھا کا سال 17-2016 اور 18-2017 کا بجٹ مد وار بتائیں؟"

جناب سپیکر! 17-2016 میں ڈویلپمنٹ کے 25.00 ملین اور 55.00 ملین تنخواہوں اور نان ڈویلپمنٹ کی مد میں دیا گیا۔ 18-2017 میں 52.00 ملین دیا گیا، باقی نان ڈویلپمنٹ اور تنخواہوں کے جو اخراجات ہیں یہ پی ایچ اے اپنے sources سے انکم generate کرتا ہے اور اس میں سے دیتا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! پی ایچ اے کیسے کر سکتا ہے؟

MR SPEAKER: Question Hour is over now. Thank you very much.

وزیر کانکنی و معدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

بہاولپور میں واٹر سپلائی سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

*5566:ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بہاولپور شہر میں واٹر سپلائی کی کون کون سی سکیمیں 2001 سے اب تک بنائی گئی، ہر سکیم کی مالیت کتنی تھی، اگر کوئی سکیم نامکمل ہے تو کن وجوہات کی بناء پر اور ان وجوہات کو دور کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جارہے ہیں؟

ا(ب) کیا جن سکیموں کے ٹرانسفار مر چوری ہو گئے ہیں ان کی ایف آئی آر درج ہو گئی ہیں، سکیم وار ایف آئی آر کا اندراج نمبر بتائیں اور یہ کب درج ہوئی ہیں، ریکوری کی کیا پوزیشن ہے؟

(ج) صوبہ بھر میں واٹر سپلائی سکیموں کے لئے کتنی رقم allocation block میں رکھی گئی ہے31-12-2014 تک اس میں سے بہاولپور شہر کے لئے کتنی سکیمیں شروع کی گئی ہیں یا کون کون سی سکیمیں زیر غور ہیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان):

(الف) بہاولپور شہر میں واٹر سپلائی سکیمیں برائے سال 2001 سے اب تک درج ذیل ہیں:

مالی سال	سکیم کا نام	تخمینہ لاگت (ملین روپے)	تکمیل تخمینہ لاگت (ملین روپے)	موجودہ حالت
2002-03	واٹر سپلائی سکیم مقبول کالونی بہاولپور	3.512	3.512	ٹی ایم اے سٹی بہاولپور کے زیر انتظام فنکشنل ہے
2002-03	واٹر سپلائی سکیم سٹلائٹ ٹاؤن بہاولپور(Part-I)	1.334	1.334	ایضاً
2006-07	اربن واٹر سپلائی سکیم بہاولپور سٹی	282.533	282.533	اسلامی کالونی، مقبول کالونی اور ماڈل ٹاؤن سی ٹی ایم اے کے زیر انتظام فنکشنل ہے جبکہ اندورن شہر کی واٹر سپلائی سکیم کی تکمیل جون 2018 میں ہو

				گی
2008-09	واٹر سپلائی سکیم اسلامی کالونی بہاولپور	4.429	4.429	TMA City BWP کے زیر انتظام فنکشنل ہے
2013-14	واٹر سپلائی سکیم ازOHR اسلامی کالونی سے نور کالونی تین مرلہ سکیم نزد برائٹ پبلک سکول بہاولپور	0.958	0.958	ایضًا

(ب) پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ بہاولپور کی جانب سے بنائی جانے والی درج بالا واٹر سپلائی سکیموں کا کوئی ٹرانسفار مر چوری نہ ہوا ہے۔

(ج) بمطابق سالانہ ADP 2014-15 واٹر سپلائی سکیموں کے لئے مبلغ 1000.00 ملین روپے مختص ہیں۔کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ یہ block allocation میں صرف دیہی سکیمیں شامل ہیں اور شہری سکیمیں شامل نہ ہیں۔

لاہور: پی پی۔146 کی آبادیوں کو صاف پانی کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*5624: **محترمہ خدیجہ عمر**: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔146 لاہور کی گندہ نالہ، انگوری سکیم، رشید پورہ دربار کوٹلی پیر عبدالرحمٰن کے رہائشیوں کو گزشتہ پانچ سالوں سے سیوریج کا گندا پانی پینے کو مل رہا ہے لیکن متعلقہ انتظامیہ کو شکایات کرنے کے باوجود کوئی اثر نہ ہوا ہے؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ مسئلہ کو فوری حل کرنے کے لئے کوئی خصوصی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، آگاہ کیا جائے؟

وزیر کانکنی ومعدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ پی پی۔146لاہور کی گندا نالہ،انگوری سکیم ،رشیدپورہ دربار کوٹلی پیر عبدالرحمٰن کے رہائشیوں کو گزشتہ پانچ سالوں سے سیوریج کا گندا پانی پینے کو مل رہا ہے۔ فی الحال پینے کے پانی میں سیوریج پانی کی آمیزش کے حوالے سے کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی ہے۔ تاہم جب کبھی اس قسم کی شکایت موصول ہوتی ہے تو فوراً موقع پر جاکر واٹر سپلائی لائن کو چیک کیا جاتا ہے۔اور شکایت فوراً رفع کی جاتی ہے۔یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ پانی

میں آلودگی کی زیادہ تر وجہ صارف کا اپنا ہی ہاؤس کنکشن کا لیک ہونا ہوتا ہے جس کی مرمت کی ذمہ داری صارف کی ہوتی ہے تاہم شکایت موصول ہونے پر واسا صارف کا پائپ بھی مرمت کر دیتا ہے۔ پی پی۔146 لاہور کی مذکورہ آبادیوں سے مئی2015 میں بھی پانی کے نمونہ جات لے کر چیک کئے گئے ہیں جس کے مطابق پانی پینے کے لئے موزوں ہے۔ رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ علاقہ میں لوگوں کو پینے کا صاف پانی مہیا کیا جا رہا ہے۔

یونین کونسل نمبر46 لاہور: فراہمی آب کے پائپوں کی تبدیلی سے متعلقہ تفصیلات

*5625: **محترمہ خدیجہ عمر:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ یونین کونسل نمبر46 لاہور کی تمام آبادیوں میں پانی کے پائپ انتہائی ناکارہ ہو چکے ہیں جس کے باعث لوگوں کو پینے کا مضر صحت پانی پینے کو مل رہا ہے؟

(ب) کیا متعلقہ حکام مذکورہ یوسی میں پانی کے پائپ فوری تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان):

(الف) یہ درست ہے کہ یونین کونسل نمبر46 لاہور کی تمام آبادیوں میں پانی کے پائپ انتہائی ناکارہ ہو چکے ہیں جس کے باعث لوگوں کو پینے کا مضر صحت پانی پینے کو مل رہا ہے۔ فی الحال پینے کے پانی میں آلودگی کے حوالے سے کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی ہے۔ تاہم جب کبھی اس قسم کی شکایت موصول ہوتی ہے تو فوراً موقع پر جا کر واٹر سپلائی لائن کو چیک کیا جاتا ہے اور شکایت فوراً رفع کی جاتی ہے۔ یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ پانی میں آلودگی کی زیادہ تر وجہ صارف کا اپنا ہی ہاؤس کنکشن کا لیک ہونا ہوتا ہے جس کی مرمت کی ذمہ داری صارف کی ہوتی ہے تاہم شکایت موصول ہونے پر واسا صارف کا پائپ بھی مرمت کر دیتا ہے۔ یونین کونسل نمبر

46لاہور کی آبادیوں سے مئی2015 میں بھی پانی کے نمونہ جات لے کر چیک کئے گئے ہیں جس کے مطابق پانی پینے کے لئے موزوں ہے۔رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ یوسی میں واٹر سپلائی کی ایسی لائنیں جو گہری ہو چکی ہیں انھیں تبدیل کیا جارہا ہے اور رواں مالی سال کے دوران مذکورہ یونین کونسل میں ایسی20525 فٹ واٹر سپلائی لائنوں کو تبدیل کر دیا جائے گا تا کہ مذکورہ علاقہ میں لوگوں کو پینے کے صاف پانی کی فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے۔

فیصل آباد: چک نمبر97 آر بی میں فراہمی آب کی ٹینکی کی بحالی سے متعلقہ تفصیلات

*6478: جناب فیضان خالد ورک: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک نمبر97 آر بی تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد میں پینے کے صاف پانی کی ٹینکی موجود ہے، جو کہ2010 سے بند پڑی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اگر ٹینکی کو دوبارہ چالو نہ کیا گیا تو ٹینکی کے رقبہ پر قبضہ ہو سکتا ہے؟

(ج) کیا حکومت پانی کی ٹینکی کی چار دیواری کروانے، ٹینکی کو چالو کرنے اور تالاب وغیرہ کی صفائی کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر کانکنی ومعدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان):

(الف) یہ درست ہے کہ چک نمبر97 آر بی تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد میں پینے کے صاف پانی کی ٹینکی موجود ہے جو کہ2010 سے بند پڑی ہے۔ اس چک میں کینال سورس واٹر سپلائی سکیم 1988-89 میں بنائی گئی تھی جو اپنی ڈیزائن لائف مکمل کر چکی ہے۔

(ب) اگر پانی کی ٹینکی مزید عرصہ چالو نہ کی گئی تو ممکنات ہیں کہ وہاں قبضہ ہو سکتا ہے۔

(ج) صاف پانی کی فراہمی حکومتی ترجیحات میں شامل ہے۔ حکومت مالی سال2016-17 میں اس واٹر سپلائی کی بحالی کے لئے فنڈز مختص کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

بہاولپور شہر کی کارپوریشن ایریا میں صاف پانی کی سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

*9012:ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بہاولپور شہر کی کارپوریشن ایریا کی 21 یونین کونسلز اور کینٹ ایریا ہے ان ایریا میں صاف پانی کی کتنی سکیمیں کام کر رہی ہیں یہ کب شروع ہوئیں کب ان کی تکمیل ہوئی اور کون سا محکمہ اب ان کو چلا رہا ہے کون کون سی سکیمیں نامکمل ہیں اور نامکمل سکیمیں کب مکمل ہوں گی نیز ہر سکیم کے تحت کتنی ٹربائنز / ٹیوب ویلز نصب کئے گئے ہیں؟

(ب) کس کس سکیم کی پائپ لائنز اپنی مدت پوری کر چکی ہیں، کیا محکمہ ان خراب پائپ لائنز کو تبدیل کرنے کا کوئی ارادہ یا منصوبہ رکھتا ہے؟

(ج) اس شہر کے کل کتنے فیصد علاقہ کو صاف پانی کی سپلائی کی سہولت مہیا کی گئی ہے، اس پانی کو آخری دفعہ کب ٹیسٹ کروایا گیا تھا اس ٹیسٹ رپورٹ کی نقل مہیا کی جائے؟

(د) جو علاقہ جات صاف پانی سے رہ گئے ہیں محکمہ وہاں بھی مالی سال 18۔2017 میں کوئی سکیم شروع کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان):

(الف) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی زیر نگرانی بہاولپور شہر میں پانچ سکیمیں مکمل کی گئی ہیں جس سے لوگ مستفید ہو رہے ہیں اور ایک عدد سکیم اربن واٹر سپلائی سکیم بہاولپور سٹی پر کام جاری ہے جو کہ جون 2018 میں مکمل ہو گی۔ ان سکیموں کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) واٹر سپلائی سکیم بہاولپور جو مالی سال 74۔1973 میں بنائی گئی تھی اس سکیم کے پائپ اپنی مدت پور کر چکے ہیں اس سکیم میں سے اندرون شہر میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے نئی پائپ لائنیں ڈال دی ہیں۔

(ج) شہر بہاولپور کے 30 فیصد علاقوں کو لف شدہ لسٹ کے منصوبہ جات سے صاف پانی کی سہولت مہیا کی جاری ہے یہ منصوبہ جات کارپوریشن سٹی بہاولپور کے زیر انتظام ہیں۔ اس پانی کو آخری

دفعہ مورخہ 2017-06-21کو ٹیسٹ کروایا گیا تھا۔ ٹیسٹ رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) بہاولپور شہر کے جو علاقے صاف پانی سے رہ گئے ہیں ان علاقوں کے لئے محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے مالی سال18-2017 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں کوئی واٹر سپلائی کا منصوبہ شامل نہ ہے۔

حلقہ پی پی۔144 میں پینے کے صاف پانی اور ٹیوب ویل کی تفصیل

*9041: **محترمہ نگہت شیخ:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔144 لاہور میں پینے کے صاف پانی کے کل کتنے نئے ٹیوب ویل کن کن علاقوں میں لگائے گئے ہیں؟

(ب) حلقہ پی پی۔144 میں واٹر فلٹریشن پلانٹ اور کن کن علاقوں میں لگائے گئے ہیں؟

وزیر کانکنی ومعدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان):

(الف) حلقہ پی پی۔144 لاہور میں پینے کے صاف پانی کے کل سات عدد نئے ٹیوب ویل نصب کئے گئے ہیں جو درج ذیل ہیں:

1۔ دربار پیر شیخ شیاں باغبانپورہ	2۔ ثریا جبیں پارک باغبانپورہ
3۔ ایس ڈی او آفس باغبانپورہ	4۔ عیسیٰ آباد مغلپورہ
5۔ درس بڑے میاں مغلپورہ	6۔ باغیچی سیٹھاں مغلپورہ
7۔ بیگم پورہ	

(ب) حلقہ پی پی۔144 میں واٹر فلٹریشن پلانٹ جن علاقوں میں لگائے گئے ہیں وہ درج ذیل ہیں:

1۔ سحر روڈ	2۔ جمشید پارک سنگھ پورہ
3۔ گلشن راوی	4۔ خضر آباد
5۔ قلعہ ٹبہ خزانہ	6۔ ثریا جبین پارک
7۔ درس بڑے میاں	8۔ پاکستان منٹ
9۔ ایس ڈی او آفس	10۔ شاہی روڈ نزد ماد ھولال حسین
11۔ شاہدرہ دیوان بیگم پورہ جی ٹی روڈ	12۔ لال سکول درس بڑے میاں مین مغلپورہ شالامار لنک روڈ

13۔ میلاد سٹریٹ جی ٹی روڈ باغبانپورہ 14۔ سید مل باغبانپورہ لاہور
15۔ دربار شاہ گوہر پیر محمود بوٹی 16۔ گورنمنٹ رشید ماڈل سکول سٹریٹ نمبرے محمدی کالونی باغبانپورہ

پی ایچ اے کے شعبہ جات سٹاف اور بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*9047: **محترمہ نگہت شیخ**: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی ایچ اے لاہور کا مشن کیا ہے اور یہ کہاں تک اپنے مشن میں اب تک کامیاب ہوا ہے؟

(ب) پی ایچ اے لاہور نے اپنے قیام سے اب تک کتنا مقصد حاصل کر لیا ہے؟

(ج) پی ایچ اے لاہور کے کل کتنے شعبہ جات ہیں نیز ان میں کل کتنا سٹاف کام کر رہا ہے؟

(د) سال 15۔2014 کے دوران پی ایچ اے لاہور کو کل کتنا بجٹ دیا گیا تھا؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان):

(الف) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی پی ایچ اے ایکٹ 2012 کے تحت لاہور شہر میں باغات، کھیل کے میدان اور سرسبز روشوں کی دیکھ بھال اور تزئین و آرائش کے امور سرانجام دے رہی ہے۔ جگہ جگہ گرین بیلٹس اور فواروں کی تعمیر کی جا رہی ہے۔ پی ایچ اے کا مشن گرین بیلٹس کو خوبصورت بنانا، درخت لگانا، پارکوں کی دیکھ بھال کرنا ہے جس میں پی ایچ اے نے مثالی کردار ادا کیا۔ شہر کی گرین بیلٹس، پارکوں اور تمام سرسبز حصوں کو سارا سال موسمی پھولوں اور پودوں سے سجانا بھی پی ایچ اے کے مشن میں شامل ہے۔ ادارہ نے نہ صرف شہر کے بڑے پارکس اور معروف شاہراہوں کی آرائش کا خیال رکھا بلکہ پسماندہ اور نسبتاً کم معروف علاقوں خصوصاً شمالی اور جنوبی لاہور پر بھی خاص توجہ دی اور بیس سال کے مختصر عرصہ میں بہت سے قابلِ قدر اور اہم منصوبے پایۂ تکمیل کو پہنچائے۔

پی ایچ اے نے اپنے بنیادی کام یعنی سبز حصوں کی دیکھ بھال اور آرائش کے ساتھ ساتھ لاہور کی روایتی ثقافت کو زندہ رکھنے میں گراں قدر خدمات سرانجام دینا بھی اپنے مشن کا ہمیشہ حصہ

سمجھا ہے۔ ادارہ ہمیشہ عوام کو معیاری اور سستی تفریح فراہم کرنے کے لئے کوشاں رہا ہے۔ان کوششوں میں پارکوں کی آرائش وزیبائش سال کے مختلف حصوں میں نمائشیں اور میلے منعقد کرنا وغیرہ شامل ہیں۔ صحت مند تفریح کے لئے مروجہ کھیلوں کے لئے سہولیات فراہم کرانا حکومت کی اہم ذمہ داری ہے اس ضمن میں پی ایچ اے نے شہر کے مختلف مقامات پر کھیل کے میدان اور جم بنائے ہیں۔ بہار کے موسم میں پی ایچ اے عوام کے لئے جشنِ بہاراں منعقد کرتا ہے جس میں لاہور کے مختلف مقامات، پارکوں، سڑکوں اور روشوں کو پھولوں اور برقی قمقموں سے سجایا جاتا ہے۔ مختلف پارکوں میں میلے میوزک شوز، ثقافتی شوز کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ شہر کے درمیان سے گزرنے والی نہر کو خاص طور پر رنگ وروشنیوں سے مزین کیا جاتا ہے۔ پی ایچ اے اپنے مشن میں تقریباً کامیاب ہوا اور شہر لاہور کو خوبصورت بنانے کے لئے مزید کوشاں ہے۔

(ب) پی ایچ اے لاہور نے اپنے قیام سے اب تک پارکوں اور گرین بیلٹس کی دیکھ بھال کے علاوہ اہم پراجیکٹ جیسے جلو بوٹینیکل گارڈ، گریٹر اقبال پارک، ماڈل گریویارڈ، ایل بی سی پکنک پوائنٹ وغیرہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا ہے۔

(ج) پی ایچ اے لاہور کے آٹھ شعبہ جات ہیں اور ان میں کل 7,989 سٹاف کام کر رہا ہے۔

(د) سال 2014-15 کے دوران پی ایچ اے، لاہور کو 1525.022 ملین بجٹ دیا گیا تھا۔

لاہور: مانگامنڈی میں واٹر سپلائی اور سیوریج کی سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

*9678: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مانگامنڈی (لاہور) میں سال 2016-17 اور 2017-18 کے دوران واٹر سپلائی اور سیوریج کی سکیموں پر کتنی رقم خرچ ہوئی، ان سکیموں کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ب) اس وقت اس قصبہ کی کس کس آبادی میں واٹر سپلائی اور سیوریج کی سکیم زیر تکمیل ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ کروڑوں روپے خرچ کرنے کے باوجود اس شہر میں واٹر سپلائی اور سیوریج کا مسئلہ حل نہیں ہوا۔ شہر کی ہر گلی / محلہ میں سیوریج کا گندہ پانی جمع ہے اور واٹر سپلائی کا نظام بھی ناکارہ ہو چکا ہے۔اس بابت حکومت کیا ایکشن لے رہی ہے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان):

(الف) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے زیر اہتمام مانگامنڈی لاہور میں 17۔2016اور 18۔2017 کے دوران کوئی واٹر سپلائی سکیم نہیں بنائی گئی۔ جبکہ ان دو سالوں میں سیوریج کی مندرجہ ذیل دو سکیمیں زیر تکمیل ہیں۔

نمبر شمار	سکیم کا نام	منظور شدہ	2016-17		2017-18		تبصرے
1	ڈسپوزل آف ویسٹ واٹر آف مانگا منڈی تا دریائے راوی	152.729	70.126	70.126	10.000	10.000	منصوبہ اپنی تکمیل کے قریب ہے، جس کو واپڈا کی توانائی کی ضرورت ہے، مئی2018 کے اختتام تک اس منصوبہ کو مکمل کر لیا جائے گا۔
2	کنسٹرکشن آف پی سی سی اور ڈرینج سکیم مانگامنڈی	199.600	25.000	25.000	10.000	10.000	فنڈز کی غیر دستیابی کی وجہ سے کام رکا ہوا ہے، فنڈز مہیا کئے جائیں۔

(ب) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے زیر اہتمام مانگامنڈی کی کوئی واٹر سپلائی سکیم زیر تکمیل نہیں ہے جبکہ ڈرینج کی دو سکیمیں زیر تکمیل ہیں۔

(الف) ڈسپوزل آف ویسٹ واٹر آف مانگامنڈی تا دریائے راوی

ڈسپوزل سٹیشن مکمل ہو گیا ہے۔(بجلی کے کنکشن کا انتظار ہے)

مین سلیج کریر 4x5 تا دریائے راوی=6800 Rft مکمل ہے۔

مندرجہ ذیل آبادیوں میں کام کیا گیا ہے:

\# دینہ کالونی # قلعہ کسوکا

#	قلعہ تمولی کا	#	غلہ منڈی روڈ آبادی
#	طارق آباد	#	احمد آباد
#	پیر کالونی	#	قلعہ شیر سنگھ

(ج) مانگا منڈی میں واٹر سپلائی اور سیوریج کے نظام کو چلانے کی ذمہ دار ٹاؤن کمیٹی ہے۔ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے پینے کے صاف پانی کے لئے 4عدد واٹر فلٹریشن پلانٹس لگائے ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	پانی کے فلٹریشن پلانٹ کا مقام	پلانٹ کی حالت
1	نمانوالہ دربار	چالو حالت
2	احمد آباد	مکمل ہے بجلی کے کنکشن کا انتظار ہے۔
3	قلعہ سے کا	مکمل ہے بجلی کے کنکشن کا انتظار ہے۔
4	طارق آباد	مکمل ہے بجلی کے کنکشن کا انتظار ہے۔

گندے پانی کی نکاسی کے لئے محکمہ نے ڈسپوزل سٹیشن مکمل کر دیا ہے اور دریائے راوی تک پکا نالہ بھی مکمل کر دیا گیا ہے۔ جونہی واپڈا بجلی مہیا کرتا ہے سکیم چالو کر دی جائے گی۔ گلیوں میں گندا پانی صفائی ستھرائی کا بہتر انتظام نہ ہونے کی وجہ سے کھڑا رہتا ہے اور یہ ذمہ داری لاہور میٹروپولیٹن کارپوریشن کے اقبال ٹاؤن زون کے ذمہ ہے۔

گجرات: پی پی-112 میں واٹر سپلائی سکیم بند ہونے سے متعلقہ تفصیلات

*9680: **چودھری محمد اشرف**: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-112 گجرات میں کتنی واٹر سپلائی سکیم چل رہی ہیں جن سے لوگ پینے کے لئے پانی لے رہے ہیں اور کتنی واٹر سپلائی سکیم بند پڑی ہیں ان کی بندش کی وجوہات کیا ہیں؟

(ب) کیا واٹر سپلائی سکیم بند ہو جانے کی وجہ سے جہاں پانی خراب ہے ان لوگوں کی پریشانی کے لئے متبادل کیا بندوبست کیا گیا ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) جو واٹر سپلائی سکیم بند ہیں ان کو کب تک محکمہ / حکومت چالو کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان):

(الف) صاف پانی کمپنی (نارتھ)

پنجاب صاف پانی کمپنی نارتھ کا دائرہ کار صوبہ کے دیہی علاقوں تک محدود ہے۔ پنجاب صاف پانی کمپنی نارتھ نے ضلع گجرات کے دیہی علاقوں میں پانی کا معیار جانچنے کے لئے سروے مکمل کر لیا ہے۔ صاف پانی کمپنی کے تحت فی الحال کوئی اسکیم نہیں چل رہی۔ Feasibility Study پر کام جاری ہے۔ اس رپورٹ کی روشنی میں پانی کے معیار کو جانچ کر پلانٹ لگائے جائیں گے۔

پبلک ہیلتھ (نارتھ)

پی پی-112 میں اس وقت واٹر سپلائی کی کل 26 سکیمیں موجود ہیں۔ جن میں سے ایک سکیم شہری آبادی (لالہ موسیٰ سٹی) میں جبکہ 25 دیہی آبادی میں موجود ہیں۔ درج بالا سکیموں میں سے اس وقت 15 سکیمیں چل رہی ہیں جبکہ 11 سکیمیں بند پڑی ہیں جو سکیمیں بند پڑی ہیں۔ان سکیموں کی بند ہونے کی وجوہات درج ذیل ہیں:

یونین کونسل	سکیم مکمل ہونے کا سال	سکیم کا نام	سکیم بند ہونے کی وجہ
چک پنڈی	2001	سوہل گورسیاں	مین لائن اور ڈسٹری بیوشن سسٹم ڈیمج ہے
دیونہ	1989	ماجرا	مشینری اپنی مدت پوری کر چکی ہے اور پائپ ڈیمج ہے
صابووال	1976	چاہڑہ	سکیم ڈیزل انجن پر چل رہی تھی اور مشینری اپنی مدت پوری کر چکی ہے
ساروکی	2005	دھدرا	مین لائن اور ڈسٹری بیوشن سسٹم ڈیمج ہے
ساروکی	2006	کھوکھر غربی	مین لائن اور ڈسٹری بیوشن سسٹم ڈیمج ہے
ٹھیکریاں	1996	ٹھیکریاں	ٹیوب ویل اور ڈسری بیوشن نیٹورک ڈیمیجڈ ہے
خواصپور	1988	خواصپور	سکیم اپنی مدت پوری کر چکی ہے۔ڈسٹری بیوشن نیٹ ورک خراب ہو چکا ہے
خواصپور	1988	نندووال	سکیم اپنی مدت پوری کر چکی ہے۔ڈسٹری بیوشن نیٹ ورک خراب ہو چکا ہے
پنجن کسانہ	1998	پنجن کسانہ	ڈسٹری بیوشن نیٹ ورک خراب ہو چکا ہے
بھدر	1983	بھدر	سکیم اپنی مدت پوری کر چکی ہے۔ڈسٹری بیوشن ورک خراب ہو چکا ہے
گنجہ	1986	گنجہ	سکیم اپنی مدت پوری کر چکی ہے۔ڈسٹری بیوشن ورک خراب ہو چکا ہے

(ب) صاف پانی کمپنی (نارتھ)

اس کا فیصلہ Feasibility Report کی روشنی میں کیا جائے گا۔

پبلک ہیلتھ (نارتھ)

گورنمنٹ نے ڈسفنکشنل واٹر سپلائی سکیمز کو مرحلہ وار فنکشنل کروانے کے لئے Rehabilitation آف رورل واٹر سپلائی سکیمز ان پنجاب شروع کر دیا ہے اور ان کو چلنے کے قابل بنانے کے لئے فوری عملی اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ اس پروگرام کے تحت اب تک پنجاب میں 274 سکیموں پر بحالی کا کام جاری ہے۔ اگلے مرحلے میں 781 سکیمیں بحال کی جائیں گی اس طرح مرحلہ وار باقی ماندہ سکیموں کو بھی بحال کیا جا رہا ہے۔

(ج) صاف پانی کمپنی (نارتھ)

اِس کا فیصلہ Feasibility Report کی روشنی میں کیا جائے گا۔

پبلک ہیلتھ (نارتھ)

مالی سال 19-2018 میں گجرات ضلع کی 45 نمبر بند واٹر سپلائی سکیموں کو چلنے کے قابل بنا دیا جائے گا۔ جن کا تخمینہ لاگت 455.136 ملین ہے اور ان کا پی سی۔1 گورنمنٹ سے منظور ہو چکا ہے۔ گورنمنٹ جیسے ہی فنڈز مہیا کرے گی۔ ان سکیموں کی بحالی کا کام شروع ہو جائے گا۔

گجرات شہر میں واٹر سپلائی کا تخمینہ اور کام کی تفصیلات

*9722: حاجی عمران ظفر: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 2009 میں گجرات شہر میں واٹر سپلائی کی سکیم شروع کی گئی تھی اس کا تخمینہ لاگت کتنا تھا آج تک اس سکیم کے لئے کتنی رقم موصول ہوئی ہے کتنی خرچ ہوئی ہے اور کتنی بقایا ہے۔ کتنے منصوبہ پر کام مکمل ہو چکا ہے اور کتنا کام بقایا ہے؟

(ب) اس منصوبہ کے تحت اس شہر کی کس کس آبادی میں واٹر سپلائی کا کام ہوا ہے؟

(ج) اس منصوبہ کے تحت ٹیوب ویل اور ٹینکیاں کس کس آبادی میں لگائے جانے تھے، کتنے ٹیوب ویل اور ٹینکیاں کس کس آبادی میں بنائی گئیں ہیں۔ کتنے ٹیوب ویل اور ٹینکیاں چالو حالت میں ہیں اور کتنی ابھی زیر تعمیر ہیں۔ منصوبہ پر کام کن کن ملازمین کی نگرانی میں جاری ہے کب تک یہ منصوبہ مکمل ہو گا؟

وزیر کانکنی ومعدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ یہ سکیم مالی سال2009میں شروع کی گئی تھی اور اس کا تخمینہ لاگت 654.914 ملین مختص کیا گیا تھا۔ اب تک627.000 ملین فنڈز موصول ہوئے جن میں سے488.074 ملین فنڈز خرچ ہو چکے ہیں جبکہ سکیم کو مکمل کرنے کے لئے مزید 166.840 ملین فنڈز کی ضرورت ہے۔ اس وقت تک سکیم کا75فیصد کام مکمل ہو چکا ہے جبکہ 25فیصد بقایا ہے۔

(ب) اس منصوبے کے تحت گجرات شہر کی تمام15یونین کونسلز میں واٹر سپلائی کا کام ہوا ہے۔ جن کی تفصیل(Annex A)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس منصوبہ کے تحت17عدد ٹیوب ویل لگائے جانے تھے جو کہ لگ چکے ہیں اور اس وقت چالو حالت میں میونسپل کارپوریشن کو ہینڈ اوور کئے جا چکے ہیں جبکہ17عدد ٹینکیاں بنائی جانی تھیں جن میں سے اس وقت تک تین عدد ٹینکیاں مکمل ہو چکی ہیں اور چالو حالت میں ہیں جبکہ14عدد ٹینکیاں تعمیر ہونا باقی ہیں جن کی تفصیل(Annex B)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

اس منصوبہ کا تمام کام نیسپاک کیresident consultancyمیں ہوا ہے منصوبہ پر کام کرنے والے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ اور نیسپاک کے ملازمین کی تفصیل (Annex C)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

یہ منصوبہ30.06.2019تک مکمل ہو سکتا ہے۔ منصوبے کی تکمیل کا انحصار حکومت کی طرف سے فراہم کردہ بقایا فنڈز کی دستیابی پر ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ میں آپ کا پوائنٹ آف آرڈر لیتا ہوں۔ آپ کو ٹائم دوں گا۔

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: چودھری عامر سلطان چیمہ مجلس قائمہ برائے داخلہ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں، میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) جیل خانہ جات 2016 اور نشان زدہ سوالات نمبر 8025، 8058 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے داخلہ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

1. The Prisons (Amendment) Bill 2016 (Bill No.30 of 2016) moved by Miss Hina Pervez Butt, MPA(W-353)
2. Starred Questions No.8025,8058

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے داخلہ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

1. The Prisons (Amendment) Bill 2016 (Bill No.30 of 2016) moved by Miss Hina Pervez Butt, MPA(W-353)
2. Starred Questions No.8025,8058

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے داخلہ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

1. The Prisons (Amendment) Bill 2016 (Bill No.30 of 2016) moved by Miss Hina Pervez Butt, MPA(W-353)

2. Starred Questions No.8025,8058

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے داخلہ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

پوائنٹ آف آرڈر

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب وحید اصغر ڈوگر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، پانچ پوائنٹ آف آرڈر کہ سات۔ کتنے چاہئیں؟ مائیک ایک چاہئے کہ سات چاہئیں؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں صوبہ سے متعلق ایک انتہائی اہم بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ شوگر کین مافیا نے پنجاب حکومت کی ملی بھگت سے جو کردار ادا کیا اس کے نتیجہ میں آج بھی 20 فیصد شوگر کین اس وقت کھیتوں میں موجود ہے اور ان کی payment کا جو مسئلہ ہے وہ سپریم کورٹ تک جا پہنچا ہے، یہ تو رہی شوگر کین کی بات اور اب شروع ہونے والا ہے گندم کی خریداری کا سیزن۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبان ذرا غور سے بات سنیں۔ پھر جواب بھی آپ کو دینا ہو گا۔

گندم کی خریداری پالیسی پر بحث اور نظر ثانی کا مطالبہ

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہو گی کہ جو پالیسی صوبائی حکومت نے گندم خریداری کی دی ہے مجھے سمجھ نہیں آتی کہ اس میں کون لوگ بیٹھے ہیں، یہ پالیسی پڑھنے کے بعد میری جو سمجھ میں آیا ہے کہ جیسے شوگر کین مافیا کے ساتھ حکومت ملی ہوئی تھی اب جو مڈل مین ہے ان کے ساتھ یا گندم کے جو بڑے grower ہیں ان کے ساتھ مل کر غریب کاشتکار، کسانوں کا استحصال کر رہی ہے۔

جناب سپیکر! میری آپ کے توسط سے گزارش ہو گی کہ 2-مئی کو خوراک اور دوسرا جو ایک مسئلہ ہے اس پالیسی کو re-visit کرنے کے لئے بحث کرائی جائے اور اس میں چونکہ کل سے باردانہ کی تقسیم شروع ہونے والی ہے تو اس پر بحث کروائیں اور اس پالیسی کو re-visit کیا جائے۔

وزیر کانکنی و معدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! اس پر کوئی ٹائم رکھ لیں۔ یہ بالکل صحیح کہہ رہے ہیں۔ ڈیپارٹمنٹ ان کو مفصل جواب دے دے گا۔

جناب سپیکر: پھر ہم 2-مئی کو رکھ لیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جی، 2-مئی کو رکھ لیں۔

جناب سپیکر: 2-مئی کو پرائیویٹ ممبرز ڈے ہے۔ آپ اس کو پھر 3-مئی کو کر لیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! ٹھیک ہے

جناب سپیکر: 3-مئی کا کر لیں یا پھر 4-مئی کا کر لیں۔

سردار شہاب الدین خان: 3-مئی کا کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ 3-مئی کا کر لیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: ہاں جی۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ کچھ کسان گنے کی payment کے حوالے سے میرے پاس بھی آئے تھے۔

جناب سپیکر: کہیں اور بھی گئے ہوئے ہیں۔ جی، میاں صاحب!

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! جی، اور کہیں بھی گئے ہوں گے۔ میں آپ سے یہ عرض کرنا چاہ رہا ہوں کہ سال18-17-16-15-2014 یہ پرانے ان کے جو شوگر ملوں کی طرف بل ہیں وہ ابھی تک ان کو نہیں ملے۔

جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش یہ ہے کہ وہ کون سا فورم استعمال کریں کہ ان غریبوں کو وہ payment مل جائے۔ اب سوال یہ ہے کہ اگر وہ کین کمشنر کے پاس جاتے ہیں تو وہ ان کی بات نہیں سنتا۔ اگر وہ مل والے کے پاس جاتے ہیں تو وہ ان کو پیسے نہیں دیتا۔ چھوٹے چھوٹے کاشتکار ہیں، جن کی 5,10,15 ایکڑ زمین ہے۔

جناب سپیکر: کین کمشنر صاحب کو بھی اس دن پابند کریں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! کین کمشنر صاحب کو کال کر لیں، منسٹر صاحب کو بھی بلا لیں۔ ہم ان کو وہ لسٹیں دے دیتے ہیں، آپ کے علاقے کے بھی لوگ ہیں جن کو ابھی تک گنے کی قیمتیں نہیں مل سکیں جو انہوں نے وہاں پر دی ہوئی ہیں تو میری گزارش ہو گی کہ اس معاملے کو kindly ذرا seriously take up کیا جائے تاکہ ان بے چاروں کے جو پیسے ہیں وہ ان کو مل سکیں۔

جناب سپیکر: جی، فوڈ منسٹر صاحب کو بھی ذرا پابند کریں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! شکریہ

جناب وحید اصغر ڈوگر: جناب سپیکر! گندم کی بات کرنا بھی بہت ضروری ہے۔

جناب سپیکر: میں نے پہلے کہہ دیا ہے۔ فوڈ منسٹر صاحب آئیں گے، آپ تھوڑا سا اطمینان رکھیں۔ وہ آ کر آپ کو صحیح طرح گائیڈ بھی کر سکیں گے اور اپنی گزارش بھی پیش کر سکیں گے۔

جناب وحید اصغر ڈوگر: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ وہ صرف 30 یا 35 لوگوں کو روزانہ بوریاں دے رہے ہیں۔ ایک دن میں ایک سنٹر پر 30 یا 35 لوگوں کو وہ بوریاں دے رہے ہیں جبکہ ہزاروں کی تعداد میں لوگ قطاروں میں کھڑے ہوتے ہیں اور باردانہ ان کو مل نہیں رہا۔

جناب سپیکر: یہ نوٹس لیں۔ یہ جو بات انہوں نے کی ہے اس کا نوٹس لیں۔ Minister for Law ادھر ہیں۔۔۔جی، آج متعلقہ منسٹر نہیں ہیں۔ میں نے ان کو کہا ہے، اپنی طرف سے بھی اور ایوان کی طرف سے بھی ان کو پابند کیا ہے۔ وہ 3۔ مئی کو انشاءاللہ آئیں گے، پھر بات ہو گی۔۔۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ جی، عباسی صاحب!

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! شکریہ۔ ہم کافی دفعہ repeat کر چکے ہیں کہ بڑے عرصے سے سوالات اور تحاریک التوائے کار pending ہیں۔ میرے کئی سوالوں اور تحاریک التوائے کار کے بارے میں آپ کی رولنگ ہے کہ ان کا next session میں جواب آئے گا۔ مفاد عامہ کے کئی بڑے اہم سوالات کمیٹیوں کے پاس pending ہیں یا تو آپ کہہ دیں کہ ہم ان کا نام ہی نہ لیں کہ یہ ختم ہو گئے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ سے مشورہ کر کے پھر بتائیں گے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ تو اس ایوان کی توہین ہے، یہ ہماری توہین ہے کہ جب ہم عوامی مسائل پر سوال کرتے ہیں تو ان کا جواب نہیں آتا۔ تحریک التوائے کار پیش کرتے ہیں وہ پڑھی جاتی ہیں لیکن دو دو سال تک اس کا جواب نہیں آتا۔ سوال کمیٹیوں کے پاس pending پڑے ہیں لیکن کمیٹیوں کے اجلاس نہیں ہوتے۔ ہماری اسمبلی پر یہ سوالیہ نشان ہے۔

جناب سپیکر: سارے ایسے نہیں ہیں۔ کچھ کے جواب آتے ہیں کچھ کے نہیں آتے۔

میڈیکل سٹورز بند ہونے سے مریضوں کو پریشانی کا سامنا

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں نے تین چار دن پہلے بھی میڈیکل سٹورز کے حوالے سے point raise کیا تھا لیکن حکومت اسے سنجیدگی سے نہیں لے رہی، اس وقت پورے پنجاب میں میڈیکل سٹورز بند پڑے ہیں۔ ان کا کوئی حل نکالیں چونکہ لوگوں کو دوائیوں کی ضرورت ہے `ہسپتالوں میں آپریشن delay ہو رہے ہیں، cancel ہو رہے ہیں اور لوگوں کی جانیں جا رہی ہیں۔ کیا یہ اتنا بڑا مسئلہ ہے جو حکومت سے حل نہیں ہو سکتا؟ عوام دوائیوں کے لئے دربدر پھر رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں نے اس کے لئے آج سے پانچ دن پہلے بھی بات کی تھی لیکن کسی منسٹر کو جواب دینے کی توفیق نہیں ہوئی، میں چاہتا ہوں کہ کوئی منسٹر صاحب اس پر روشنی ڈالیں کہ مسئلہ کیا ہے اور یہ حل کیوں نہیں ہو رہا؟ اس سلسلے میں عوام کو اعتماد میں لیں یہ بہت بڑا مسئلہ ہے لیکن حکومت کی طرف سے اسے serious نہیں لیا جا رہا لہٰذا کوئی بھی منسٹر صاحب اس بارے میں بتائیں۔

جناب سپیکر: کوئی بھی منسٹر صاحب ان کی بات کا جواب دے سکتے ہیں۔ ?Is it possible

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: ...Please have your seat. While I am talking تو آپ کھڑے ہو جاتے ہیں It doesn't look nice آپ تشریف رکھیں۔ جی منسٹر صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! کل ہی چیف جسٹس آف پاکستان نے آرڈر فرمایا تھا کہ مال روڈ پر کسی قسم کے مظاہرے، جلوس یا جلسے کی کسی صورت اجازت نہیں دوں گا لیکن inspite of that علیحدہ بات ہے کہ انہوں نے کیا ہے۔ ایک وزیر صحت وزیر اعلیٰ کے ساتھ گئے ہوئے ہیں در اصل یہ مسئلہ میڈیکل سٹورز والوں کا نہیں ہے بلکہ جن سے وہ کریڈٹ پر ادویات لیتے ہیں ان کا ہے۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ کوئی spurious قسم کی میڈیسن، کوئی medicine third class نہیں بکنے دیں گے اس میں تو عباسی صاحب کو ہمارے ساتھ ہونا چاہئے کہ اصل میں مسئلہ ہے کیا۔ ابھی آپ سے گزارش کرنی تھی لیکن وقفہ سوالات چل رہا تھا کہ آپ ایک کمیٹی بنا دیں ہم ان سے بات کرتے ہیں لیکن دو یا تین نمبر میڈیسن یا spurious قسم کی میڈیسن پر کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکتا۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ہم قطعاً اس حق میں نہیں ہیں کہ دو نمبر یا غیر معیاری میڈیسن بکیں لیکن ہمیں یہ بھی سوچنا چاہئے کہ اسے کتنا لمبا کریں گے۔ آپ کے ہسپتالوں میں آپریشن cancel ہو رہے ہیں لوگوں کی جانیں جا رہی ہیں اور انہیں ہڑتال کئے ہوئے آج پانچواں دن ہے لہٰذا حکومت اس کا کوئی حل تو نکالے۔ شاید میرے بھائی کو تو سرکاری ہسپتالوں میں کوئی issue نہ ہو لیکن پنجاب کا عام شہری رل رہا ہے اسے بہت زیادہ پریشانی بنی ہوئی ہے۔ اب یہ اسے مزید lengthy کر کے کیا کرنا چاہتے ہیں۔ ہم نہیں چاہتے کہ دو نمبر میڈیسن بکے، ہم نہیں چاہتے کہ کوئی غلط کام ہو لیکن کم از کم اس کا کوئی solution تو نکالیں چپ کر کے بیٹھنے سے تو مسئلہ حل نہیں ہو گا۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! عباسی صاحب جو فرما رہے ہیں ان کا deep concern is very important ہم ان کے شکر گزار ہیں۔ سارے میڈیکل سٹورز بند نہیں ہیں، ہسپتالوں کے اندر جو میڈیکل سٹورز ہیں، سروسز ہسپتال یا میو ہسپتال کے۔۔۔

جناب سپیکر: زیادہ شکایت یہی آ رہی ہے کہ میڈیکل سٹورز بند ہیں۔ طریق کار کے مطابق اس کا کوئی حل نکالیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! آپ انتہائی محترم ہیں لیکن یہ کام بالکل نہیں ہو سکتا کہ دو نمبر میڈیسن بیچی جائے۔

جناب سپیکر: دو نمبر میڈیسن بیچنے کے لئے تو کوئی بھی نہیں کہہ رہا۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! آپ ان کو بھی کمیٹی میں شامل کر لیں تو ہم ان سے مذاکرات کر لیتے ہیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: نہیں۔ محترمہ! آپ تشریف رکھیں وہ بات کر رہے ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ قطعی سیاسی مسئلہ نہیں ہے۔ ہم اس پر قطعی point scoring نہیں کرنا چاہتے لیکن یہ مفاد عامہ کا مسئلہ ہے پنجاب کے شہری کا مسئلہ ہے اس لئے آپ اسے عذر بنا کر lengthy نہ کریں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور(جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! مفاد عامہ کا مسئلہ یہ ہے کہ میڈیکل سٹور بند کئے جائیں یا مفاد عامہ کا مسئلہ یہ ہے کہ جعلی دوائی بیچی جائے۔

جناب سپیکر: وہ تو اچھی بات کر رہے ہیں۔ آپ کیا کر رہے ہیں؟ جعلی دوائی بیچنے کا تو کوئی بھی نہیں کہتا۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور(جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! یہ تجویز بتادیں۔ میڈیکل سٹورز کا تو مسئلہ ہی نہیں ہے بلکہ وہ کریڈٹ پر جن سے میڈیسن لیتے ہیں پیچھے وہ ہیں لیکن اس کے باوجود ہم اس مسئلے کو حل کریں گے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! محترم وزیر صاحب جو کہہ رہے ہیں میں قطعی وہ نہیں چاہتا بلکہ میرا مقصد یہ ہے کہ جعلی ادویات کے لئے قانون ہے، دو نمبر ادویات کے لئے قانون ہے۔

جناب سپیکر: جی، بالکل ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اگر کوئی جعلی دوائی بیچتا ہے تو وہ قانون اپنی جگہ موجود ہے، اگر ڈرگ انسپکٹر بھتہ نہ لیتا ہو، اگر انتظامیہ بھتہ نہ لیتی ہو تو دو نمبر میڈیسن نہیں بک سکتیں۔ میرا صرف اتنا concern ہے کہ میڈیکل سٹور کھولے جائیں عوام کو دوائیاں دی جائیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور(جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اگر بھتہ لیتے ہوتے تو آج سٹور بند نہ ہوتے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ کوئی اتنا بڑا مسئلہ نہیں ہے بلکہ صرف توجہ دینے سے حل ہو سکتا ہے۔ کوئی بھی دو نمبر ادویات کے حق میں نہیں ہے لیکن ان کے حکومتی ممبران خود دو نمبر ادویات بیچ رہے ہیں ان کی اپنی فیکٹریاں ہیں ہم ان کا کیا کریں؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور(سید زعیم حسین قادری): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب کوئی اہم بات کریں گے۔جی، شاہ صاحب! اطمینان سے، آرام سے بات کریں۔

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید زعیم حسین قادری): حضور! یہ درست بات فرمارہے ہیں۔

جناب سپیکر: میں بھی کہتاہوں کہ درست ہے۔

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید زعیم حسین قادری): جناب سپیکر! پچھلے چار دن سے گورنمنٹ اس پر کام کررہی تھی۔ آج صبح سے بہت سارے میڈیکل سٹورز کھلنا شروع ہوگئے ہیں۔Problem کہاں ہے؟ ہم ان سے درخواست کرتے ہیں کہ Pakistani as a member of this House and as a کیا ہم afford کرسکتے ہیں کہ اس ملک میں ایک بھی جعلی گولی بکے؟

جناب سپیکر: کوئی بھی نہیں کہے گا۔

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید زعیم حسین قادری): جناب سپیکر! میں اپنی معزز اپوزیشن سے گزارش کروں گا کہ بالکل ان کی بات درست ہے آہستہ آہستہ اس پر کام ہو رہا ہے جہاں پر لوگ یہ commitment دے رہے ہیں کہ وہ اپنے profits بڑھانے کے لئے ان کمپنیز سے جو کہ رجسٹرڈ ہیں دوائیاں لے کر دیں گے ہم ان سے agree کر رہے ہیں اور میڈیکل سٹورز کھلتے چلے جارہے ہیں۔ آپ ابھی ٹیلی ویژن دیکھ لیں اور پچھلے ایک گھنٹے کی نیوز میں بھی دیکھیں کہ بہت سارے اضلاع میں یہ کام ہو گیاہے۔

جناب سپیکر! میں حکومت پنجاب کی طرف سے اس ایوان، اپوزیشن اور پریس گیلری میں بیٹھے صحافیوں کو categorically commitment دیتاہوں کہ ہم اس ملک اور صوبے میں ایک بھی جعلی گولی نہیں بکنے دیں گے۔

جناب سپیکر: کون کہتاہے کہ آپ جعلی گولی بکنے دیں؟ ایسا تو کوئی بھی نہیں کہتا۔

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید زعیم حسین قادری): جناب سپیکر! ہم نے ایک سسٹم بنادیا ہے جو لوگ اس سسٹم پر آرہے ہیں اور لوگ آرہے ہیں لوگ ہمیں یہ commitment دے رہے ہیں کہ ہم

حکومت کے بنائے ہوئے SOPs کو follow کر رہے ہیں اور کریں گے اس لئے میڈیکل سٹورز کھلنا شروع ہو گئے ہیں۔ ابھی سرکلر روڈ کے سارے ہول سیلرز کام پر واپس آ رہے ہیں۔ آپ ہمیں ایک آدھ دن دے دیں ہم آپ کو guarantee دیتے ہیں کہ انشاء اللہ ہم عوام کی سہولت اور آپ کی سوچ کے مطابق اس پر implement کریں گے۔ Please be careful

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے عرض کروں گا کہ میں ان کی نیت پر شک نہیں کر رہا، ان کی نالائقی اور نااہلی ہو سکتی ہے۔ پچھلے دس سال سے پنجاب میں ان کی حکومت ہے---

جناب سپیکر: عباسی صاحب! پلیز۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! دس سال سے پنجاب میں ان کی حکومت ہے یہ دس سال کہاں سوئے ہوئے تھے۔ اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ پچھلے دس سال سے جعلی ادویات بک رہی تھیں لیکن یہ سوئے ہوئے تھے اور انہیں آج خیال آیا ہے۔ ان کو سمجھ ہی نہیں آ رہی کہ یہ کیا کہہ رہے ہیں اور انہیں یہ بھی سمجھ نہیں آئی کہ میں کیا کہنا چاہتا ہوں۔

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید زعیم حسین قادری): جناب سپیکر! معزز ممبر ایک ہی جملہ پچیس بار دہرائیں گے تو کیا فائدہ؟ اب جواب بھی لے لیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اب یہ جعلی ادویات کے پیچھے لگ گئے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ انسانی ہمدردی کی بنیاد پر دیکھا جائے۔ اگر انہیں عوام کی اتنی ہمدردی ہوتی تو یہ اسے پچھلے دس سال اس طرح نہ چلنے دیتے۔ انہیں اس چیز پر پہنچنے کے لئے دس سال لگے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ اس مسئلہ کو حل کیا جائے۔

جناب سپیکر: مہربانی۔

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید زعیم حسین قادری): جناب سپیکر! اتھارٹی کا قیام عمل میں لانے کے بعد اس پر جب کام شروع ہوا تو it takes time یہ ٹھیک کہہ رہے ہیں کہ بہت سارے کام تو پچاس سال پہلے ہو جانا چاہئیں تھے۔ جب اتھارٹی قائم کی گئی تو سارے TORs تشکیل دیئے گئے اور اس پر

categorically کام شروع ہوا۔ آج ہم اس صوبے میں اس پوزیشن میں ہیں اور claim کر سکتے ہیں کہ ہم ان چیزوں پر کنٹرول کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔

جناب سپیکر! ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ آپ ہمیں help out کریں آپ کی بات درست ہے لیکن اس regime کو چلتے رہنے دیں اور یہی اس ملک کے لئے بہتر ہے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر!۔۔۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں صرف اتنا کہوں گا کہ راولپنڈی میں تو ان کے اپنے بندے کی فیکٹریاں ہیں اور وہ چلا رہا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں۔ پلیز آپ کی بڑی مہربانی۔ جی، چنیوٹی صاحب!

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید زعیم حسین قادری): جناب سپیکر! خدا کی قسم میرا کوئی Medicines کی فیکٹری کا مالک واقف نہیں ہے۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ 18-2017 کے بجٹ میں چنیوٹ فیصل آباد روڈ کے لئے 2۔ارب روپے مختص کئے گئے تھے۔ وزیر اعلیٰ کے ایڈیشنل سیکرٹری عطا اللہ تارڑ نے مجھے مبارک دی کہ آپ کی سڑک کے لئے 2۔ارب روپے مختص کر دیئے گئے ہیں۔ اس کے بعد 26۔مارچ کو کیبنٹ کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ اس روز ہماری وزیر خزانہ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا کراچی میں تھیں اور مجھے پتا چلا ہے کہ ویڈیو لنک کے ذریعے انہوں نے اس میٹنگ کی صدارت کی تھی۔ اس کیبنٹ کمیٹی کی میٹنگ میں بھی اس سڑک کے لئے ایک ارب روپے مختص کر دیئے گئے۔ 28 مارچ کو چیئرمین پی اینڈ ڈی اور سیکرٹری صاحب نے اس کی advice بھی جاری کر دی تھی۔ اس کے بعد سیکرٹری فنانس نے حکم دے دیا کہ اس سڑک کے لئے فنڈز online کر دیئے جائیں۔ ایڈیشنل سیکرٹری مواصلات نے حکم دیا کہ فوری طور پر یہ فنڈز استعمال کئے جائیں اور اس فنڈ سے زمین خریدی جائے لیکن 26 یا 28 دن گزر جانے کے باوجود کوئی پتا نہیں چل رہا کہ وہ فنڈز کہاں گئے ہیں؟

جناب سپیکر: چنیوٹی صاحب! آپ متعلقہ دفتر میں خود جا کر پتا کریں۔ میں اس بارے میں کیا کر سکتا ہوں؟

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! میں چیف سیکرٹری کے پاس جاتا ہوں تو وہ مجھے چیئرمین پی اینڈ ڈی کے پاس بھیج دیتے ہیں۔ جب میں چیئرمین پی اینڈ ڈی کے پاس جاتا ہوں تو وہ مجھے ایڈیشنل سیکرٹری مواصلات کے پاس بھیج دیتے ہیں لیکن آج تک مجھے پتا نہیں چل سکا کہ وہ فنڈز کہاں گئے ہیں؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! ابھی ادویات کے حوالے سے بات ہو رہی تھی۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! وہ بات تو مکمل ہو گئی ہے اور منسٹر صاحب نے اس کا جواب بھی دے دیا ہے اگر آپ نے ان کا جواب نہیں سُنا تو پھر میں کیا کر سکتا ہوں؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے اس بارے میں صرف ایک تجویز دینا چاہتی ہوں۔ میرے ساتھ بھی مانگا منڈی اور رائیونڈ کے کافی سارے میڈیکل سٹور والوں نے رابطہ کیا ہے۔

جناب سپیکر: کیا ان کو سڑکوں پر احتجاج کے لئے آپ نے بھیجا تھا؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے ان کو نہیں بھیجا بلکہ انہوں نے خود ہی اپنا احتجاج ریکارڈ کروایا ہے۔ حکومت اس حوالے سے اگر قوانین کو amend کر رہی ہے تو اس میں چھوٹے میڈیکل سٹور والوں کا خیال ضرور رکھا جائے۔ جن لوگوں کے پاس دکان کے لئے ایک مخصوص ایریا نہیں ہو گا تو لائسنس ہونے کے باوجود ان کے میڈیکل سٹور بند کر دیئے جائیں گے۔ جن لوگوں کا ان میڈیکل سٹوروں سے روزگار وابستہ ہے یقیناً وہ ہماری طرف دیکھ رہے ہیں لہٰذا ہمیں ان کے بارے میں لازمی طور پر غور کرنا چاہئے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! 2015 میں ڈرگ ایکٹ میں تبدیلی کی گئی تھی اور اب اس کے لئے ڈرگ اتھارٹی اور Rules بنائے گئے ہیں۔ جعلی اور دو نمبر ادویات کی روک تھام انتہائی ضروری ہے اسی لئے دو نمبر ادویات یعنی spurious medicines بنانے والوں

کی سزائیں بڑھائی گئی ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت اچھا step ہے۔ جعلی ادویات کی وجہ سے لوگوں کی روح اور جسم کے رشتے الگ ہو رہے ہیں تو ہم اس کی روک تھام کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر! جناب شیر علی خان ابھی مجھے بتا رہے تھے کہ زیادہ تر میڈیکل سٹور کھل گئے ہیں تاہم ابھی کچھ میڈیکل سٹور بند ہیں لیکن ہم اس بات پر کبھی بھی سمجھوتہ نہیں کریں گے کہ یہاں پر جعلی ادویات فروخت ہوں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آج ابھی کچھ دیر پہلے میاں محمد نواز شریف صاحب پریس کانفرنس کرتے ہوئے بیان کر رہے تھے کہ اگر قوم ہمیں دس یا بیس سال مزید دے دے تو یہ ملک کہاں سے کہاں پہنچ جائے گا۔

جناب سپیکر: میاں محمود الرشید صاحب! اگر آپ نے کوئی سیاسی بات کرنی ہے تو باہر پریس والوں کے پاس جا کر کریں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں تو انتہائی ادب سے بات کر رہا ہوں کہ انہوں نے پچھلے 20 سال قوم کے ضائع کئے ہیں۔ پچھلے دس سال سے پنجاب کی اینٹ سے اینٹ بج گئی ہے اور ابھی وہ پھر کہہ رہے ہیں کہ ہمیں 20 سال مزید دے دیں۔ یہ خُدا کا خوف کریں۔ انہوں نے ایک نسل برباد کر دی ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! بطور قائد حزب اختلاف آپ کیا کر رہے ہیں؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں میاں محمد نواز شریف صاحب سے کہوں گا کہ وہ اب جا کر آرام کریں اور کسی دوسرے کو موقع دیں۔ اب دوبارہ قوم سے ووٹوں کی بھیک نہ مانگیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: میاں صاحب! تشریف رکھیں۔ یہ بات مناسب نہیں ہے۔ Order please. Order in the House.

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں انتہائی ادب و احترام کے ساتھ میاں محمود الرشید سے کہوں گا کہ ایڈوائزری کمیٹی میں یہ بات طے ہو چکی ہے کہ کسی کی لیڈر شپ کے بارے میں بات نہیں کی جائے گی لہٰذا وہ ہمارے قائد میاں محمد نواز شریف کے بارے میں بات نہ کریں بصورت دیگر ہمیں بھی مجبوراً بات کرنی پڑے گی۔

کورم کی نشاندہی

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ ایوان میں کورم نہیں ہے لہٰذا آپ پہلے کورم پورا کریں اور پھر کارروائی چلائیں۔ میں کورم کی نشاندہی کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: کورم point out ہو گیا ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: دوبارہ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر دوبارہ گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا اب اجلاس بروز بدھ مورخہ 2۔مئی 2018 دوپہر 2:00 تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2018

بدھ، 2۔ مئی 2018

(یوم الاربعاء، 15۔ شعبان المعظم 1439ھ)

سولہویں اسمبلی : پینتیسواں اجلاس

جلد 35: شمارہ 4

169

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 2۔ مئی 2018

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات خوراک اور جیل خانہ جات)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

(الف) غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

(منگل یکم مئی 2018 کی بجائے، زیر قاعدہ (2)27)

(حصہ اوّل)

مسودہ قانون

The Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran Bill 2017

DR SYED WASEEM AKHTAR: to move that the Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once.

DR SYED WASEEM AKHTAR: to move that the Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran Bill 2017 be passed.

170

حصہ دوئم

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

1۔ چودھری عامر سلطان چیمہ: صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان پاکستان میں بین الاقوامی کرکٹ کی بحالی کو خوش آئند قرار دیتا ہے۔ نیز یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ لاہور کے مضافات میں تمام سہولیات سے مزین بین الاقوامی معیار کا ایک نیا اور بڑا اسٹیڈیم تعمیر کیا جائے۔

2۔ ڈاکٹر نوشین حامد: یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ شہر بھر میں سیف سٹی پروجیکٹ کے تحت کیبل کی تنصیب کے وقت توڑی گئی سڑکوں کی فی الفور مرمت کی جائے۔

3۔ جناب آصف محمود: راولپنڈی اور چکلالہ کنٹونمنٹ بورڈ کے عوام پینے کے پانی کی شدید قلت کا شکار ہیں۔ یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ خان پور ڈیم کی گنجائش بڑھانے کے لئے ضروری اقدامات کئے جائیں تاکہ راولپنڈی کے شہریوں کو جلد از جلد پانی کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔

4۔ محترمہ سعدیہ سہیل رانا: اس ایوان کی رائے ہے کہ میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کے امتحانات میں پریکٹیکل امتحانوں میں ہونے والی بے ضابطگیوں کو کنٹرول کرنے کے لئے فوری اقدامات کئے جائیں۔

5۔ ملک تیمور مسعود: یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ تمام پبلک مقامات پر سیف سٹی پراجیکٹ کے تحت سی سی ٹی وی کیمرے نصب کئے جائیں نیز ان کیمروں کی باقاعدہ چیکنگ اور مانیٹرنگ کو یقینی بنایا جائے۔

171

(ب) سرکاری کارروائی

(اے) مسودہ قانون کا پیش کیا جانا

مسودہ قانون یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی رسول پنجاب 2018

ایک وزیر مسودہ قانون یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی رسول پنجاب 2018 پیش کریں گے۔

(بی) مسودات قانون پر غور وخوض اور ان کی منظوری

2۔ **مسودہ قانون (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب** 2018 (مسودہ قانون نمبر 11 بابت 2018)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب 2018، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ریونیو، ریلیف و اشتمال اراضی نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب 2018 منظور کیا جائے۔

3۔ **مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) رجسٹریشن** 2018 (مسودہ قانون نمبر 12 بابت 2018)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) رجسٹریشن 2018، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ریونیو، ریلیف و اشتمال نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) رجسٹریشن 2018 منظور کیا جائے۔

173

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا پینتیسواں اجلاس

بدھ، 2۔ مئی 2018

(یوم الاربعاء، 15۔ شعبان المعظم 1439ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 43 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ
اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝٣٣
وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۭ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ
فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ۝٣٤
وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ
عَظِيْمٍ ۝٣٥ وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ
اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝٣٦

سورة حٰمٓ السجدة آیات33تا36

اور اس شخص سے بات کا اچھا کون ہو سکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور عمل نیک کرے اور کہے کہ میں (مسلمان) ہوں (33) اور بھلائی اور برائی برابر نہیں ہو سکتی تو (سخت کلامی کا) ایسے طریق سے جواب دو جو بہت اچھا ہو (ایسا کرنے سے تم دیکھو گے) کہ جس میں اور تم میں دشمنی تھی گویا وہ تمہارا گرم جوش دوست ہے (34) اور یہ بات ان ہی لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جو برداشت

کرنے والے ہیں اور ان ہی کو نصیب ہوتی ہے جو بڑے صاحب نصیب ہیں(35) اور اگر تمہیں
شیطان کی جانب سے کوئی وسوسہ پیدا ہو تو اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو۔ بے شک وہ سنتا جانتا ہے(36)
وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسولِ مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

درِ نبی پر پڑا رہوں گا پڑے ہی رہنے سے کام ہوگا
کبھی تو قسمت کھلے گی میری کبھی تو میرا سلام ہوگا
خلافِ معشوق کچھ ہوا ہے نہ کوئی عاشق سے کام ہوگا
خدا بھی ہوگا اُدھر ہی اے دل جدھر وہ عالی مقام ہوگا
اسی توقع پر جی رہا ہوں یہی تمنا جلا رہی ہے
نگاہِ لطف و کرم نہ ہوگی تو مجھ کو جینا محال ہوگا
جو دل سے ہے مائلِ پیمبر یہ اس کی پہچان ہے مقرر
کہ ہر دم اس بے نواء کے لب پر درود ہوگا سلام ہوگا

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: .I am sorry جب میں بات کر رہا ہوں تو آپ تشریف رکھیں ناں۔ میں آپ کی بات سنوں گا۔ جی، اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات خوراک اور جیل خانہ جات سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! جب میں پہلے بات کرنا چاہ رہا تھا تو آپ نے کہا کہ میں بات کر رہا ہوں اور آپ سوالات announce کرنے لگے۔ اب میں بات کرنا چاہ رہا ہوں اور آپ مہربانی کریں مجھے اجازت دیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ بات کریں۔

میڈیا پر وزیر قانون رانا ثناء اللہ خان کی جانب سے معزز خواتین کے بارے میں کہے گئے نازیبا الفاظ کو واپس لینے اور معذرت کرنے کا مطالبہ

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! جب پرسوں اسمبلی کا اجلاس ختم ہوا تو ہم اسمبلی سے باہر جا رہے تھے۔ رانا ثناء اللہ خان وہاں پر میڈیا سے گفتگو کر رہے تھے اور ہمیں نہیں پتا کہ انہوں نے میڈیا پر کیا کہا لیکن جب ہم راستے میں تھے اور گھروں پر پہنچے تو جو کچھ نیشنل چینلز اور الیکٹرونکس میڈیا پر چل رہا تھا وہ انتہائی افسوسناک بات تھی۔ یہ کوئی پہلی دفعہ نہیں ہے رانا ثناء اللہ خان کو بالکل خیال نہیں آتا کہ وہ کس موضوع پر بات کر رہے ہیں، وہ ختم نبوت کا مسئلہ تھا، فیصل ٹاؤن میں 14 قتل کا مسئلہ تھا، انہوں نے اتنا حساس معاملہ ختم نبوت پر بھی جو ہرزہ سرائی کی۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے دین کا حساس معاملہ ہے یہ اس پر ٹامک ٹوئیے مارتے ہیں اور بعد میں معافیاں مانگتے پھرتے ہیں۔ انہیں خواتین سے کیا بیر ہے۔۔۔ (شیم شیم کی آوازیں)

جناب سپیکر: جی، خواتین ان کی بھی مائیں اور بہنیں ہیں اور ہم سب کی بھی ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ خواتین کے بارے میں انتہائی نازیبا گفتگو کرتے ہیں۔۔۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اگر یہ بات ہوئی ہے تو ہمیں نہیں پتا لیکن ایوان میں کوئی ایسی بات نہیں ہوئی۔ اگر ایوان میں یہ بات ہوئی ہوتی تو یہ باہر جا کر جواب دیتے۔ ایوان میں کوئی ایسی بات نہیں ہوئی۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! کیا عورتیں صرف ایوان کے اندر ہیں، منسٹر صاحب! آپ تشریف رکھیں ذرا۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں آپ سے request کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: مجھے ان کی بات سن لینے دیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں میاں صاحب کی بات سن رہا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں آپ سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ خواتین کسی بھی پارٹی کی ہوں وہ ہماری مائیں ہیں، بہنیں ہیں اور بیٹیاں ہیں۔

جناب سپیکر: جی، بے شک۔ اس میں کوئی شک نہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! وہ اس قوم کی بیٹیاں ہیں ان کے بارے میں کسی کا نام لے کر اس قدر زیادہ اس کی تضحیک اور توہین کرنا، اس طرح کے نازیبا کلمات اور جملے ان کے بارے میں کسنا، یہ میری زبان کو بھی زیب نہیں دیتا کہ میں وہ الفاظ یہاں پر کہوں، جس پر وزیر اعلیٰ پنجاب نے رات کو معذرت کر لی اور بہت اچھا کیا۔

جناب سپیکر: جی، انہوں نے بڑا اچھا کیا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس کے بعد ترجمان حکومت پنجاب نے بھی معذرت کر لی اور condemn کیا لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر وہ چاہتے ہیں کہ یہ ایوان smooth چلے تو رانا ثناءاللہ خان کو اپنا بیان واپس لینا ہو گا اور اس پر معذرت کرنی ہو گی۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ جہاں میری بہن اور بیٹی بیٹھی ہے یا ماں بیٹھی ہے وہ پوری قوم کی مائیں، بہنیں اور بیٹیاں ہیں جو اس طرح کے سارے اجتماع اور جلسوں کے اندر جاتی ہیں ان کے بارے میں اس طرح کے گندے اور رکیک قسم کی جملہ بازی کی جائے، ان کا تمسخر اڑایا جائے اور ان کی توہین کی جائے تو یہ کسی طور پر قابل برداشت نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ اس پر ہمارے کئی ممبران کی طرف سے یہ مذمتی قرارداد دی گئی ہے اور میں نے بھی جمع کروائی ہے۔ اگر رانا ثناءاللہ خان اپنی بات پر معذرت کرتے ہیں اور اپنا بیان واپس لیتے ہیں تو ٹھیک ہے ورنہ ہماری یہ قرارداد ادھر آئے گی اور ہم یہ چاہیں گے کہ ایوان کے اندر یہ مذمتی قرارداد کو take up کریں اور اس پر یہاں بات کریں تو پھر پتا چلے گا کہ مسلم لیگ (ن) والے عورتوں کی عزت اور ووٹ کی عزت کی بات کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: بے شک عزت کرتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! وہ خواتین جو اس قوم کا 52 فیصد ہیں ان کی عزت یہ کرتے ہیں یا نہیں ؟

جناب سپیکر: جی، بات سنیں ناں۔ اگر وہ عزت نہ کرتے تو چیف منسٹر پنجاب کیوں معذرت کرتے اور یہاں حکومت کے spokesman کیوں معذرت کرتے ؟ یہ بات اچھی نہیں ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! جو انہوں نے کہا ہے اس کی سرزنش کریں۔ وہ تو 52 فیصد خواتین ہیں اور کروڑوں کی تعداد میں ہیں خواہ ان کا تعلق کسی پارٹی سے ہو۔

جناب سپیکر: جی، ان سے پوچھتے ہیں۔ اگر وہ ادھر ہیں تو آ جائیں، بھائی!

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ سب کی مائیں بہنیں سانجھی ہیں اور ہمارے لئے سب قابل احترام ہیں۔

جناب سپیکر: بے شک۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ایک چیز اسمبلی میں discuss ہی نہیں ہوئی اور اگر یہ دیکھنا ہے تو ہمیں across the board دونوں طرف سے دیکھنا ہے کہ ہماری محترم خواتین کے متعلق دونوں sides سے کیا کیا کچھ نہیں کہا گیا۔۔۔

جناب سپیکر: جس نے بھی کہا ہے انہوں نے اچھا نہیں کیا۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ جناب سپیکر! میاں محمود الرشید کی بڑی اچھی بات ہے اور ہم اس کو appreciate کرتے ہیں لیکن کاش! اس پر سیاست نہ کی جاتی۔ پرسوں بھی مینار پاکستان پر جلسہ ہوا تو وہاں پر بھی ایک حوا کی بیٹی کی harassment کی گئی، یہی دہرا معیار ہے، یہ ان کا رویہ ہے جو یہ بات نہیں سنتے، میں سمجھتا ہوں کہ عائشہ گلالئی کا Blackberry بھی پیش کیا جائے، میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ Teryon کو بھی پایا دیا جائے، وہ بھی حوا کی بیٹیاں ہیں اور قابل احترام ہیں لیکن یہ خواتین کی عزت کیوں نہیں کرتے۔۔۔ (قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر معزز حزب اختلاف ممبران کی طرف سے
"خواتین کو عزت دو" کی نعرے بازی)

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! میں نے بات کی اور میں نے مذمت کی۔ پرسوں مینار پاکستان پر ایک حوا کی بیٹی کی جس طرح پی ٹی آئی کے عہدیداروں نے harassment کی وہ قابل مذمت ہے۔ اس کی مذمت کون کرے گا، عمران خان صاحب کریں گے؟ نہیں کریں گے۔ یہی دہرا پن ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ حوا کی بیٹیوں کی بے حرمتی کرنا ان کا مشن ہے۔ (قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر معزز حزب اختلاف ممبران کی طرف سے
"خواتین کو عزت دو" کی نعرے بازی)

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ہم کسی اور کی معذرت قبول نہیں کریں گے رانا ثناءاللہ خان کو خود آکر معذرت کرنی ہو گی۔

جناب سپیکر: دیکھیں! میری بات سنیں، ان کا انتظار کرتے ہیں ان کو دیکھتے ہیں کہ آتے ہیں اور آج ایوان میں تشریف لاتے ہیں تو پھر ان سے بات کریں گے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! وہ خود آکر یہاں معذرت کریں۔۔۔

سوالات

(محکمہ جات خوراک اور جیل خانہ جات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: محترمہ! وہ آئیں گے تو پھر اس پر بات کریں گے۔ آپ کی بڑی مہربانی۔ جی، اب وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔ پہلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی،

No point of order, please have your seat. Please have your seat. I say please have your seat.

میں نے ان کا نام بول دیا ہے ان کا سوال ہے ان کو اپنا سوال پوچھنے دیں۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! خواتین کسی بھی پارٹی کی ہوں وہ ہماری مائیں، بہنیں اور بیٹیاں ہیں رانا ثناءاللہ خان کو یہاں آکر معذرت کرنی چاہئے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ شاباش۔ آپ کا شکریہ۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 7497 ہے۔۔۔ (شور وغل)

جناب سپیکر: جی، Order please Order, Order in the House. جی، آپ بات کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 7497 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

جیل ملازمین کو رسک الاؤنس دینے اور رہائش گاہوں کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*7497: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جیل وارڈنز اور دیگر اہلکار و افسران کو محکمہ پولیس کی طرح کب تک رسک الاؤنس دیا جائے گا پولیس کے اہلکاران کو کتنا کتنا رسک الاؤنس دیا جا رہا ہے اور جیل کے ملازمین کو کتنا کتنا تجویز کیا جا رہا ہے، تفصیل کیٹیگری وار فراہم کریں؟

(ب) جیل کے مختلف سطح کے ملازمین کی فیملی کے لئے ہر جیل کے ساتھ کتنی رہائش گاہیں موجود ہیں، مزید کتنی رہائش گاہیں مالی سال 17۔2016 میں نئی تعمیر کی جائیں گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جیل خانہ جات (چودھری فقیر حسین ڈوگر):

(الف) محکمہ پنجاب پولیس کی طرح محکمہ جیل خانہ جات پنجاب میں تاحال کوئی رسک الاؤنس دیا جا رہا ہے اور نہ ہی اس بابت کوئی تجویز تاحال زیر غور ہے۔ محکمہ جیل خانہ جات کے ملازمین کو بنیادی پے سکیل 2008 کی بنیادی تنخواہ بطور پریزن الاؤنس 2009۔10۔29 سے دیا جا رہا ہے، علاوہ ازیں حکومت پنجاب نے بذریعہ نوٹیفکیشن نمبری SO(Prs)18-24/2012 مورخہ 2016۔05۔10 کے تحت ہائی سکیورٹی پریزن، ساہیوال پر تعینات جملہ سٹاف کو بنیادی تنخواہ بطور HSP الاؤنس دیئے جانے کی منظوری دی ہے۔

(ب) جیل کے مختلف سطح کے ملازمین کے لئے ہر جیل کے ساتھ رہائش گاہیں موجود ہیں جن کی تعداد 1582 ہے جبکہ مالی سال 17-2016 میں گریڈ 1 سے 10 سکیل تک کے ملازمین کے لئے 22 جیلوں پر 28 عدد فی جیل ڈبل سٹوری رہائش گاہیں تعمیر کی جائیں گی اور غیر شادی شدہ ملازمین کے لئے 23 جیلوں پر ڈبل سٹوری وارڈر لائن تعمیر کی جائیں گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنے سے پہلے یہ عرض کروں گا کہ یہ جو میاں محمود الرشید نے نکتہ اٹھایا ہے یہ بڑا valid ہے اور آپ اپنے خصوصی اختیارات کے تحت وزیر قانون کو یہ گزارش کریں کہ وہ ایوان میں تشریف لائیں اور وہ وضاحت کر دیں۔

جناب سپیکر! اس میں معزز ایوان کی عزت ہے اور اُن کی بھی عزت اسی کے اندر ہے۔

جناب سپیکر: جی، وہ سن رہے ہوں گے اگر یہاں بیٹھے ہوں گے تو ان کو آنا چاہئے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! مہربانی۔ جز (ب) کے حوالے سے مجھے یہ ضمنی سوال کرنا ہے، اس میں انہوں نے بتایا ہے کہ ہر جیل کے ساتھ رہائش گاہیں موجود ہیں جن کی تعداد 1582 ہے۔ اب جو جیلوں کی تعداد ہے وہ میرے خیال میں بیس سے اوپر ہے یا غالباً اس سے بھی زائد ہے۔ ہر ضلع کے اندر جیل موجود ہے۔

جناب سپیکر: ہر ضلع کے اندر نہیں ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! کچھ ضلع نہیں ہوں گے لیکن بہر حال یہ 22 جیلوں کا انہوں نے لکھا ہوا ہے۔ میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ بہاولپور جیل کے اندر کتنے ملازم ہیں اور وہاں کتنی رہائش گاہیں ہیں؟

جناب سپیکر: جی، بہاولپور جیل میں کتنے ملازم ہیں اور ان کے لئے کتنی رہائش گاہیں ہیں؟

جناب خرم شہزاد: جناب سپیکر! ان کو فیصل آباد کا نہیں پتا ہو گا۔

جناب سپیکر: ان کو سب کچھ پتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جیل خانہ جات (چودھری فقیر حسین ڈوگر): جناب سپیکر! شکریہ۔ بہاولپور سنٹرل جیل میں کل 85 رہائش گاہیں ہیں اور 910 ملازم ہیں۔ بہاولپور میں دو جیلیں ہیں، ایک borstal jail ہے اور دوسری central jail ہے۔ جہاں تک borstal jail کا تعلق ہے تو اس کی 47 رہائش گاہیں ہیں اور 910 ملازم ہیں۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! آپ غور سے سن رہے ہیں؟

جناب خرم شہزاد: جناب سپیکر! جی، میں سارا سن رہا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جیل خانہ جات (چودھری فقیر حسین ڈوگر): جناب سپیکر! اگر کوئی رہائش گاہوں کی کمی ہے تو حکومت ان کو بنا کر دے رہی ہے اور پوری کوشش کر رہی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، کیا فرمایا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جیل خانہ جات (چودھری فقیر حسین ڈوگر): جناب سپیکر اگر یہاں پر کوئی کمی ہے، یقیناً کہیں ہے تو اس پر حکومت پوری کوشش اور کاوش کر رہی ہے کہ تمام ملازمین جو وہاں پر رہنا چاہیں ان کو سہولتیں فراہم کر دی جائیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ ابھی آپ نے جواب سماعت فرمایا ہے کہ ملازم سنٹرل جیل میں 900 سے اوپر ہیں اور رہائش گاہیں 85 ہیں۔ یہ کوئی comparison نہیں ہے اور جیل میں صورتحال یہ ہے کہ ہر سال، دو سال کے بعد ملازم وارڈن کا تبادلہ کر دیتے ہیں۔ اب بہاولپور سے اگر کسی وارڈن کا راجن پور تبادلہ ہو جائے تو جب وہ وہاں پہنچے گا تو وہاں پر بھی یہی کیفیت ہو گی۔

جناب سپیکر! میں نے پوچھا نہیں ہے لیکن وہاں پر بھی چند رہائش گاہیں ہوں گی۔ اب وہ غریب ملازم وہاں پہنچتا ہے، اگر وہ وہاں جا کر ڈیوٹی join نہیں کرتا تو نوکری سے چھٹی ہو جاتی ہے۔ اب ایک وہ اپنا خرچہ کرے، پھر اس کی فیملی بہاولپور میں خرچہ کرے۔

جناب سپیکر: وہ انہوں نے بتا دیا ہے کہ اتنی تعداد ہے، اتنے ملازمین ہیں، اتنے کوارٹرز ہیں۔ اب اگر آپ زیادہ کوارٹرز بنوانا چاہتے ہیں تو ان کو اعتراض نہیں ہے۔ آپ اس کے بارے میں اپنی تجویز لائیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں، میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ پچھلے پانچ سال اقتدار میں رہے ہیں، پچھلے پانچ سالوں میں انہوں نے بہاولپور میں کتنی رہائش گاہیں تعمیر کروائی ہیں۔

جناب سپیکر: وہ بہاولپور کا پوچھ رہے ہیں۔

جناب خرم شہزاد: جناب سپیکر! انگلش میں بتا دیں۔

جناب سپیکر: جی، انگلش میں یہاں اجازت نہیں ہے۔

جناب خرم شہزاد: جناب سپیکر! جی، اچھا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جیل خانہ جات (چودھری فقیر حسین ڈوگر): جناب سپیکر! 28 نئے رہائشی کوارٹرز وہاں پر بنے ہیں اور ملازمین کے لئے 60 نئی بیرکیں بہاولپور میں بن رہی ہیں۔ ابھی بھی پورے پنجاب میں جو جیلیں ہیں ان میں 22 جیلوں پر 28 ڈبل سٹوری رہائش گاہیں زیر تعمیر ہیں، جو امید ہے کہ 30۔جون 2018 تک انشاءاللہ تعالیٰ مکمل ہو جائیں گی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں آخری ضمنی سوال یہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو پنجاب کی جتنی بھی جیلیں ہیں، جتنے بھی ملازمین ہیں ان سب کو رہائش گاہیں فراہم کرنے کے لئے محکمہ نے کوئی ماسٹر پلان بنایا ہے کہ پانچ سال میں، دس سال میں، پندرہ سال میں تمام ملازمین کو رہائش گاہیں میسر آ جائیں گی کیونکہ یہ ایک بڑی basic necessity ہے جس کو پورا کیا جانا ضروری ہے۔ اس طرح کا اگر کوئی ماسٹر پلان محکمہ نے تیار کیا ہوا ہے، ہاں یا نہیں میں جواب دے دیں۔

جناب سپیکر: جی، ہاں یا ناں میں جواب دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جیل خانہ جات (چودھری فقیر حسین ڈوگر): جناب سپیکر! بالکل کیا ہوا ہے۔ ہر سال بجٹ کے مطابق ضرورت سے کم، پوری نہیں تو کم تو ضرور بن رہی ہیں لیکن یہ امید ہے کہ آئندہ اگر اللہ تعالیٰ نے موقع دیا تو اگلے پانچ سال میں یہ کمی جو ہے پوری ہو جائے گی، انشاءاللہ تعالیٰ۔

جناب خرم شہزاد: جناب سپیکر! آئی جی جیل خانہ جات نے ان کو جو لکھ کر دے دیا ہے وہ انہوں نے بتا دیا ہے۔

معزز ممبران حزب اقتدار: انہیں بات تو کرنے دیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: شیخ صاحب! وہ خود بات کر رہے ہیں، آپ کے سوال کا جواب دے رہے ہیں۔ جی، اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے (قطع کلامیاں)

رانا لیاقت علی: جناب سپیکر! [******]

جناب خرم شہزاد: جناب سپیکر! [******]

رانا لیاقت علی: جناب سپیکر! [*******]

جناب خرم شہزاد: جناب سپیکر! [*******]

MR SPEAKER: No cross talk. No cross talk. No cross talk. I say no cross talk.

آپ تشریف رکھیں۔ یہ الفاظ کارروائی کا حصہ نہیں ہیں۔ (قطع کلامیاں)

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! ان کو اپنا روّیہ تبدیل کرنا چاہئے۔ یہ پنجاب اسمبلی ہے۔

رانا لیاقت علی: جناب سپیکر! ان کا یہ روّیہ ہم نہیں چلنے دیں گے۔ آپ کوئی ڈکٹیٹر ہو۔ (قطع کلامیاں)

MR SPEAKER: Order Please. Order please.

رانا صاحب! نہ کریں۔ Have your seat. Have your seat please.
شیخ صاحب! شیخ صاحب! Order please. Order please. Order please. یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟ آپ بیٹھیں۔ شیخ صاحب! آپ کیا کر رہے ہیں؟ Order please. No cross talk Have your seat. at all. آپ کیا کر رہے ہیں۔ جی، وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور!

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر: گزارش ہے، میرا خیال ہے کہ ماحول کو اچھے طریقے سے چلایا جائے۔ یہ ہمارے لئے بڑے قابل احترام ہیں لیکن آپ بھی دیکھ رہے ہیں کہ جب ڈوگر صاحب نے بات کی تو ہمارے بھائی شیخ صاحب نے پہلے لقمہ دیا۔

جناب سپیکر: جی، کوئی بات نہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! یہ تو کوئی طریقہ نہیں ہے ناں۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 8639 محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، اگر وقفہ سوالات کے دوران آ گئے تو take up کر لیں گے۔ اگلا سوال نمبر 9671 ڈاکٹر صلاح الدین خان کا

ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو pending کرتے ہیں۔اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔جی، محترمہ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 9708 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور میں ڈی ایف سی کے ماتحت ملازمین کی تعداد
اور گورومانگٹ غلہ گودام کی الاٹمنٹ کرنے کی تفصیلات

*9708: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر کے ماتحت کتنے ملازمین کہاں کہاں کس عہدہ و گریڈ میں فرائض سرانجام دے رہے ہیں؟

(ب) اس ضلع کی حدود میں کتنے غلہ گودام کہاں کہاں ہیں؟

(ج) ان میں اس وقت کتنی گندم محفوظ ہے یہ کس کس سال کی ہے؟

(د) گندم کتنے سال تک محفوظ رہ سکتی ہے اور کتنے سال بعد اپنی افادیت کھو دیتی ہے؟

(ہ) گورومانگٹ میں غلہ گودام کتنے رقبہ پر تھا یہ کس اتھارٹی کے حکم کے تحت کس محکمہ / ادارہ کو الاٹ کیا گیا ہے اس کی الاٹمنٹ کی کاپی فراہم کریں؟

(و) لاہور میں مزید کتنے غلہ گودام کی ضرورت ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ):

(الف) ضلع لاہور میں ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولرز لاہور کے ماتحت ملازمین کی مکمل تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع لاہور میں درج ذیل غلہ گودام ہیں۔(مغلپورہ، رائیونڈ، رکھ چھبیل)

(ج) رکھ چھبیل اور رائیونڈ میں اس وقت تمام سٹاک لوکل فلور ملز کو فروخت ہو چکا ہے تاہم خریداری سکیم 19-2018 بمطابق پالیسی جاری ہے جبکہ مغلپورہ کے گوداموں میں

2015-16 سکیم1211,558 میٹرک ٹن اور18۔2017 کی3788.246 میٹرک ٹن موجود ہے کل سٹاک4999.804 میٹرک ٹن گندم موجود ہے مغلپورہ سنٹر پر بھی 19۔2018 خریداری سکیم بمطابق پالیسی جاری ہے۔

(د) اگر گندم کی حفاظت محکمانہ ہدایت کے مطابق بروقت کی جائے تو گندم تقریباً تین سے چار سال تک محفوظ رہ سکتی ہے۔

(ہ) گورومانگٹ گودام کا رقبہ 86 کنال10 مرلے تھا اور یہ رقبہ (ایل ڈی اے) کی ملکیت تھا اور اس نے واپس لے لیا ہے فرد کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) گزشتہ پانچ سال کی اوسط کے مطابق ضلع لاہور کی فلور ملز محکمہ خوراک سے سالانہ 378000 میٹرک ٹن گندم کی ضرورت ہوتی ہے جبکہ محکمہ کے پاس ایک لاکھ ٹن سے زائد ذخیرہ کاری کی گنجائش موجود ہے محکمہ کو250000 میٹرک ٹن گندم کی ذخیرہ کاری کے لئے گوداموں کی مزید ضرورت ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جز(ب) میں یہاں جن تین غلہ گوداموں کے مجھے نام بتائے گئے ہیں۔ میرا آپ کے توسط سے ضمنی سوال یہ ہے کہ رکھ چھبیل اور رائیونڈ کے جو گودام ہیں ان میں storage capacity کتنی ہے اور ان میں جو گندم رکھی جاتی ہے اس کو جو فروخت کیا ہے وہ کس ریٹ سے کیا ہے، مطلب اس کی فروخت کا کیا طریق کار ہے؟

جناب سپیکر: رکھ چھبیل اور رائیونڈ میں اس وقت تمام سٹاک لوکل فلور ملز کو فروخت ہو چکا ہے۔ جی، آگے انہوں نے جو پوچھا ہے بتائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! ابھی جو وہاں 18-2017 کا سٹاک پڑا ہے وہ3788 میٹرک ٹن ہے، 16-2015 کا1211 میٹرک ٹن پڑا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے پوچھا تھا کہ storage capacity کتنی ہے؟ مطلب جب آپ ساری گندم وہاں اکٹھی کرتے ہیں تو آپ نے جو یہاں بتایا ہے کہ اتنی گندم ہمارے پاس ابھی بچی

ہوئی ہے اور ادھر پڑی ہے، یہ نہیں میں پوچھ رہی، میں پوچھ رہی ہوں کہ ایک سٹور کے اندر ٹوٹل کتنی capacity ہے۔ دو سٹور ہیں، دونوں سٹوروں رائیونڈ اور رکھ چھبیل میں کتنی capacity ہے، ایک وقت میں کتنی گندم آسکتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، دونوں سٹورز میں at the same time کتنی گندم آسکتی ہے؟ علیحدہ علیحدہ بتادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! یہاں لاہور میں دونوں سٹورز میں تقریباً ایک لاکھ ٹن کی گنجائش ہے۔

جناب سپیکر: ایک لاکھ ٹن کی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! جی۔ ایک لاکھ میٹرک ٹن۔

جناب سپیکر: جی، وہ کہہ رہے ہیں کہ دونوں سٹورز میں ایک لاکھ میٹرک ٹن کی گنجائش ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! پھر جو اس وقت موجود ہے، 18-2017 اور 16-2015 کا جو بتا رہے ہیں، وہ تو پھر ان کی بتائی ہوئی تعداد سے بہت زیادہ گندم موجود ہے اس وقت جو بچی ہوئی ہے۔ آگے اوپر جواب میں انہوں نے کہا ہے کہ ہم لوکل ملوں کو گندم فروخت بھی کر چکے ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری ڈیپارٹمنٹ سے پوچھ لیں لیکن کم از کم ہمیں accurate تو پتا چلے کہ ان میں گندم کی کتنی storage capacity ہے۔ چونکہ جتنی show ہو رہی ہے پارلیمانی سیکرٹری اس سے کم بتا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! محترمہ گندم کی storage capacity پوچھ رہی ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! لاہور کے ان گوداموں میں ایک لاکھ میٹرک ٹن گندم کی storage capacity ہے۔ بقایا تقریباً اڑھائی لاکھ میٹرک ٹن گندم open گنجیوں میں رکھی جاتی ہے۔ پہلے open stock اٹھایا جاتا ہے اور اس کے بعد گوداموں والا اٹھایا جاتا ہے اس لئے بقایا گندم گوداموں میں پڑی ہے اور open والی اٹھالی گئی ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! نئی گندم مارکیٹ میں آگئی ہے اگر ابھی تک پرانی گندم فروخت نہیں ہوئی اور سٹوروں میں پڑی ہے اور بہت ساری جگہوں پر تو open بھی پڑی ہے تو نئی گندم کا کیا future ہو گا؟ اگر یہ پہلے والے سٹور خالی ہی نہیں کر سکے تو پھر نئی گندم کہاں accommodate کریں گے

۔جس طرح میں نے دو سٹوروں کا نام لیا ہے اسی طرح باقی سٹوروں میں بھی گندم موجود ہو گی۔ آگے بارشوں کا موسم شروع ہو جائے گا، اگر حکومت مقررہ وقت کے اندر پرانی گندم فروخت نہیں کر سکی تو پھر نئی گندم کا کیا future ہو گا؟

جناب سپیکر: میرے خیال میں اب بھی کافی گندم فروخت ہو رہی ہے۔جی، پارلیمانی سیکرٹری بتادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! ہر سال جو سٹاک بچ جاتا ہے وہ گوداموں میں پڑا رہتا ہے۔

جناب سپیکر: تین سال تک پڑا رہ سکتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! گندم تین سال تک گوداموں میں پڑی رہ سکتی ہے۔ اس دفعہ حکومت نے گندم ایکسپورٹ بھی کی ہے اور لوکل مارکیٹ میں بھی دی ہے۔ ضرورت کے لئے extra گندم گوداموں میں رکھنا پڑتی ہے۔ ابھی سیزن شروع ہوا ہے اس کی purchase ہو گی تو پچھلا سٹاک نکال دیا جائے گا۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ میں جو دو سٹور بتا رہی ہوں ان میں جو گندم سرکاری ریٹ پر فروخت کی گئی ہے اس کی amount بتادیں اور یہ بھی بتادیں کہ کسی مل کے کوئی بقایاجات رہتے ہیں یا سب ملیں گندم کے پیسے حکومت کو دے چکی ہیں؟

جناب سپیکر: ملوں نے تو پیسے دے دیئے ہوں گے میرے خیال میں اس میں تو کوئی شک کی بات نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! ملیں ساتھ ہی ساتھ payment دیتی ہیں اس لئے ملوں کی طرف بقایاجات نہیں رہتے ان کی پوری payment ہو چکی ہے۔ اگر اس کی پوری amount لینی ہے تو پھر fresh question کرنا پڑے گا۔

جناب سپیکر: اچھا جی۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اسی کے جز (د) میں انہوں نے بتایا ہے کہ گورومانگٹ گودام کا رقبہ 86 کنال 10 مرلے تھا اور یہ رقبہ ایل ڈی اے کی ملکیت تھا لیکن ایل ڈی اے نے واپس لے لیا ہے۔ مجھے

اس کی جو تفصیل دی گئی ہے اس کے مطابق میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ایل ڈی اے نے کن شرائط پر محکمہ خوراک کو یہ گودام دیا تھا اور ایل ڈی اے کس قانون کے تحت گودام کرائے پر دے سکتا ہے اس کا کوئی legal procedure بتادیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! یہ جگہ open تھی یا اس میں گودام تھے؟ محکمے نے ادھر گنجیاں لگائی ہوں گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! یہ رقبہ ایل ڈی اے کی ملکیت تھا۔

جناب سپیکر: اب بھی ایل ڈی اے کی ہی ملکیت ہے۔ اس کی فرد میرے سامنے پڑی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! جی، اب بھی ایل ڈی اے ہی کی ملکیت ہے۔ ایل ڈی اے کو اپنے رقبے کی ضرورت پڑی ہے تو انہوں نے محکمہ خوراک سے واپس لے لیا ہے چونکہ ان کی امانت تھی اس لئے انہیں واپس دے دی ہے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے پوچھا تھا کہ جب محکمہ خوراک نے ان سے یہ گودام کرائے یا لیز پر لیا تو اس کے لئے کیا procedure adopt کیا تھا؟ کیا وہ کسی auction کے تحت لیا تھا یا اس کی کیا شرائط تھیں؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! بتائیں کہ آپ نے یہ ٹھیکے پر لیا تھا یا محکمے نے ویسے ہی قبضہ کر لیا تھا؟ باقی باتیں بعد میں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! یہ گودام کرائے پر نہیں تھے بلکہ ایل ڈی اے سے محکمہ خوراک نے ویسے ہی لئے ہوئے تھے۔

جناب سپیکر: جی، کیا کہا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک(چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! یہ گودام کرائے پر نہیں لئے ہوئے تھے بلکہ ایل ڈی اے نے بغیر کرائے کے ہی محکمہ خوراک کو دیئے ہوئے تھے۔

قائد حزب اختلاف(میاں محمود الرشید): اینہاں نوں دانے دیندے ہون گے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! کیا کوئی محکمہ اپنی بلڈنگ بغیر کسی شرط یا بغیر قانون وضابطے کے دے سکتا ہے؟

جناب سپیکر: اب پتا نہیں کہ وہاں بلڈنگ تھی یا خالی زمین تھی۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اس کے لئے کوئی طریق کار ہوتا ہے۔ اس کے بغیر آپ اسے کیا کہیں گے؟

جناب سپیکر: آپ کی اس بات کا سوال سے ربط نہیں ہے۔جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک(چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! دونوں محکمے پنجاب گورنمنٹ کے ہیں، بعض اوقات ایک محکمہ دوسرے محکمے کو بغیر لیز اور کرائے کے بلڈنگ دے دیتا ہے ۔

جناب سپیکر: جس میں عوام کا فائدہ ہو۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک(چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! جی، جس میں عوام کا فائدہ ہو۔

جناب سپیکر: محترمہ! اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! یہ عوام کے فائدے کے لئے تو نہیں ہوتا بلکہ ہر سرکاری کام کا ایک procedure ہوتا ہے جسے adopt کرنا ہر محکمے کی ذمہ داری ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! اس وقت ان کے پاس کوئی ایسی چیز نہیں جو آپ کو بتا سکیں۔ اب آپ اگلے سوال پر آئیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 9711 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور کی جیلوں میں قیدی خواتین کے لئے سہولیات اور بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

* 9711: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور کی جیلوں کے سال 18-2017 کے بجٹ کی تفصیل مد وار بتائیں؟

(ب) ان جیلوں میں قیدی / حوالاتی خواتین کو کیا کیا سہولیات فراہم کی جاتی ہیں؟

(ج) جس جیل میں خواتین قیدی / حوالاتی ہیں وہاں پر ڈیوٹی پر مامور ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(د) خواتین قیدیوں / حوالاتیوں کی بیرک یا جیل میں تعینات ملازمین عورتیں ہیں یا مرد حضرات بھی ڈیوٹی دے رہے ہیں؟

(ہ) سال 2017 کے دوران کتنی خواتین قیدی / حوالاتیوں نے تعینات ملازمین کے خلاف شکایات کس کس اتھارٹی کو جمع کروائیں اور ان پر کیا ایکشن لیا گیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جیل خانہ جات (چودھری فقیر حسین ڈوگر):

(الف) لاہور میں اس وقت دو جیلیں ہیں سنٹرل جیل لاہور کوٹ لکھپت اور ڈسٹرکٹ جیل لاہور واقع فیروز پور روڈ، نیز ان دونوں جیلوں کی سال 18-2017 کے بجٹ کی تفصیلات مد وار ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) ڈسٹرکٹ جیل لاہور میں کوئی خواتین قیدی / حوالاتی مقید نہ ہیں اور نہ ہی اس جیل میں خواتین کے لئے کوئی بارک ہے۔ جبکہ سنٹرل جیل لاہور میں اس وقت خواتین کی کل تعداد 141 ہے۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

حوالاتی خواتین	94
قیدی خواتین	42

سزائے موت خواتین 05

141

نیز ان خواتین کے لئے مذہبی تعلیم ، تعلیم بالغاں، بچوں کا سکول ، ٹیوٹا کے زیر انتظام دو ووکیشنل سنٹرز (I) بیوٹیشن (II) فیشن ڈایزائننگ موجود ہیں جہاں تین تین ماہ کا کورس کروایا جاتا ہے۔ خواتین کے لئے چارپائیاں، واٹر چیلرز، کمروں میں TV اور الگ سے ہسپتال وارڈ موجود ہیں۔ تمام خواتین اسیران کو اپنے خونی رشتہ داروں سے اندرون جیل قائم کردہ PCO سے کال کرنے کی سہولیات میسر ہے۔ تمام خواتین اسیران کو میڈیکل کی سہولیات میسر ہیں اور اس مقصد کے لئے وومن میڈیکل آفیسرز تعینات ہیں۔

علاوہ ازیں ڈی ایچ کیو ہسپتال سے ایمرجنسی کی صورت میں سپیشلسٹ / گائناکالوجسٹ ہفتہ وار خواتین کے چیک اپ کے لئے وزٹ کرتی ہیں۔

علاوہ ازیں ہر ماہ میں دو دفعہ سیشن جج صاحبان وزٹ کرتے ہیں اور معمولی جرائم میں قید خواتین کو رہائی دلواتے ہیں اور کسی قسم کی شکایت کی صورت میں شکایت کا فوری ازالہ کیا جاتا ہے۔

(ج)

1. سنٹرل جیل لاہور پر خواتین قیدیوں / حوالاتیوں پر درج ذیل خواتین سٹاف اپنے فرائض سرانجام دے رہا ہے:

- i. فریحہ اشرف لیڈی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ (BPS-17)
- ii. ڈاکٹر صالحہ، لیڈی میڈیکل آفیسر (BPS-17)
- iii. حنا اکرم، لیڈی اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ (BPS-16)
- iv. مصباح غفار، لیڈی اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ (BPS-16)
- v. عمارہ، انچارج TEVTA (BPS-16)
- vi. ثناء، بیوٹیشن کلاس (BPS-14)
- vii. گل نرگس، فیشن ڈیزائننگ کلاس (BPS-14)
- viii. اسماء، اکاؤنٹنٹ (BPS-11)
- ix. قدسیہ ظفر، لیڈی ہیلتھ وزٹر (BPS-8)
- x. منیبہ شاہ، لیڈی ہیلتھ وزٹر (BPS-8)
- xi. مقصودہ بی بی، لیڈی ہیڈ وارڈر (BPS-7)

.xii شگفتہ سجاد، لیڈی وارڈر (BPS-5)
.xiii شفقت امانت، لیڈی وارڈر (BPS-5)
.xiv آسیہ شریف، لیڈی وارڈر (BPS-5)
.xv ثمینہ شریف، لیڈی وارڈر (BPS-5)
.xvi منزہ یوسف، لیڈی وارڈر (BPS-5)
.xvii آسیہ بشیر، لیڈی وارڈر (BPS-5)
.xviii شبانہ کوثر، لیڈی وارڈر (BPS-5)
.xix بشیراں بی بی، لیڈی وارڈر (BPS-5)

2. ڈسٹرکٹ جیل لاہور میں خواتین قیدی / حوالاتی مقید نہ ہیں۔

(د)

1. سنٹرل جیل لاہور پر خواتین قیدیان / حوالاتیاں کی بیرک / وارڈ میں صرف لیڈی ملازمین تعینات ہیں جن کی تفصیل اوپر دی گئی ہے۔ خواتین وارڈ میں سپرنٹنڈنٹ جیل کے علاوہ کسی بھی مرد / ملازم کا داخلہ قطعی طور پر ممنوع ہے۔

(ہ) سنٹرل جیل لاہور

سال 2017 کے دوران خواتین قیدیان / حوالاتیان نے تعینات ملازمین کے خلاف کسی قسم کی کوئی شکایت نہ کی ہے۔

ڈسٹرکٹ جیل لاہور

ڈسٹرکٹ جیل لاہور پر خواتین قیدی / حوالاتی نہ ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جز (د) کے جواب میں مجھے بتایا گیا ہے کہ ڈسٹرکٹ جیل لاہور میں کوئی خواتین قیدی / حوالاتی مقید نہ ہیں اور نہ ہی اس جیل میں خواتین کے لئے کوئی بیرک ہے جبکہ سنٹرل جیل لاہور میں اس وقت خواتین کی کل تعداد 141 ہے۔ اگر ڈسٹرکٹ جیل لاہور میں کوئی خاتون قیدی نہیں ہے تو یہ اچھی بات ہے لیکن بیرک کیوں نہیں ہے؟

جناب سپیکر: محترمہ! ابھی بتا دیتے ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! محترمہ پوچھ رہی ہیں کہ بیرک کیوں نہیں ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جیل خانہ جات(چودھری فقیر حسین ڈوگر): جناب سپیکر! شکریہ۔ اگر وہاں پر کوئی قیدی / حوالاتی نہیں رکھنی تو پھر بیرک بنانے کی کیا ضرورت ہے۔ بیرکیں تو ضرورت کے لئے بنائی جاتی ہیں لیکن جب خواتین قیدیوں / حوالاتیوں کے لئے سارا arrangement سنٹرل جیل میں کر دیا گیا ہے تو پھر ڈسٹرکٹ جیل میں خواتین کے لئے بیرک بنانے کی ضرورت بھی نہیں ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! چلیں میں یہ بات مان لیتی ہوں لیکن میرا سوال پھر وہیں آ جاتا ہے کہ اگر سنٹرل جیل میں 141 خواتین موجود ہیں تو ان کے لئے وہاں کتنی بیرکیں ہیں؟

جناب سپیکر: آپ نے یہ تو پوچھا ہی نہیں ہے۔ آپ نے جس کا پوچھا ہے اس کا انہوں نے جواب دے دیا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے اوپر نہیں پوچھا تھا لیکن انہوں نے جواب دیا ہے لیکن نیچے جواب نہیں دیا جہاں پر عورتیں موجود ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جیل خانہ جات(چودھری فقیر حسین ڈوگر): جناب سپیکر! سنٹرل جیل میں دو بیرکیں ہیں اور ان میں دس سیل موجود ہیں۔ جہاں خواتین کو رکھا جاتا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! یہاں بتایا گیا ہے کہ 141 خواتین موجود ہیں تو کیا دو بیرکوں میں 141 خواتین کو رکھا جا سکتا ہے؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اب محترمہ نے بیرک کا سائز بھی پوچھنا ہے آپ وہ بھی بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جیل خانہ جات(چودھری فقیر حسین ڈوگر): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اگر مرد ہوں تو دو دو، تین تین سو ایک بیرک میں رکھے جاتے ہیں۔ سنٹرل جیل لاہور میں خواتین کے لئے دو بیرکیں اور 10 سیل ہیں۔ میرے خیال کے مطابق ضرورت کے تحت یہ کافی ہیں اگر کوئی کمی بیشی ہے تو محترمہ اس کی نشاندہی فرما دیں اس کو اگلے مالی سال میں پورا کر دیا جائے گا یعنی مزید بیرکیں بنا دی جائیں گی۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! میں آپ کی بات نہیں سُن سکا لہٰذا دوبارہ بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جیل خانہ جات(چودھری فقیر حسین ڈوگر):جناب سپیکر!میں نے یہ عرض کیا ہے کہ سنٹرل جیل لاہور میں خواتین کے لئے اس وقت دو بیرکیں اور دس سیل موجود ہیں۔اگر کہیں کوئی کمی بیشی ہے تو محترمہ اس کی نشاندہی فرمادیں انشاءاللہ تعالیٰ اس کو پورا کر دیا جائے گا۔حکومت یہ چاہتی ہے کہ قیدیوں کو زیادہ سے زیادہ سہولتیں فراہم کی جائیں اوراس مقصد کو مد نظر رکھتے ہوئے پنجاب میں 41 جیلیں بنائی گئی ہیں۔محکمہ جیل خانہ جات بہت اچھاکام کر رہا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک:جناب سپیکر!میں تنقید نہیں کر رہی اور میرے بھائی پارلیمانی سیکرٹری کوبُرا نہیں منانا چاہئے۔ابھی انہوں نے خود ہی بتایا ہے کہ ہم ایک بیرک میں دو دو، تین تین سو آدمی رکھتے ہیں۔میں نے جیل دیکھی ہوئی ہے،میں خود جیل گئی ہوں اور مجھے بیرک کا سائز بخوبی علم ہے تو ایک بیرک میں دو دو، تین تین سو قیدی کیسے رہ سکتے ہیں؟یہاں جواب میں جیل میں مہیا کی جانے والی جن سہولتوں کا ذکر کیا گیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کسی اور دنیا کی جیل ہے کہ جس کے اندر یہ تمام facilities مہیا کی گئی ہیں۔جیل کے حالات اور وہاں قیدیوں کے ساتھ روا رکھا جانے والا سلوک کسی سے چُھپاہوا نہیں ہے۔صرف کاغذات میں لکھ دیناکافی نہیں بلکہ عملی طور پر قیدیوں کو یہ سہولتیں مہیا کی جائیں۔

جناب سپیکر:ہمیشہ کاغذات پر لکھاہوا ہی پڑھا جاتا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک:جناب سپیکر!جن سہولتوں کا ذکر جواب میں کیا گیا ہے اگر واقعی جیل کے اندر یہ سہولتیں اور ایساماحول قیدیوں کو فراہم کر دیا جائے تو ملک کے اندر جرائم کم ہو جائیں گے۔جب ایک چھوٹا مجرم جیل جاتا ہے تو وہ بڑامجرم بن کر باہر نکلتا ہے۔آج تک ہم نے نہیں دیکھا کہ کوئی قیدی جیل جانے کے بعد سُدھر گیا ہو۔

جناب سپیکر:محترمہ!جیل والے تو سدھارنے کی بہت کوشش کرتے ہیں۔اب قیدی باہر آکر پھر وہی کام شروع کر دے تو جیل والے کیا کر سکتے ہیں؟اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔ڈاکٹر صاحب سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر:جناب سپیکر!سوال نمبر 9738 ہے،جواب پڑھاہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب میں سالانہ گندم کی کھپت اور باردانہ سے متعلقہ تفصیلات

*9738: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں سالانہ گندم کی کتنی کھپت ہے اس وقت صوبہ میں یکم مارچ 2018 تک ضلع وار کتنی گندم سٹور یج میں ہے نیز گندم کو سٹور کرنے کے کیا کیا طریقے اپنائے جا رہے ہیں نیز اوسطاً سالانہ کتنے فیصد گندم سٹور یج کی وجہ سے ضائع ہو جاتی ہے؟

(ب) حکومت 2018 کے سیزن میں گندم کی خرید کا کیا سرکاری نرخ مقرر کر رہی ہے؟

(ج) باردانہ کی تقسیم کی کیا پالیسی اور طریقہ اس سیزن میں طے کیا گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ):

(الف) امسال صوبہ میں کھپت گندم 2690974 میٹرک ٹن ہے۔

یکم مارچ 2018 کو 5286664 میٹرک ٹن گندم ذخیرہ شدہ ہے ضلع وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ گندم کی ذخیرہ کاری گوداموں اور کھلے آسمان تلے بصورت گنجیاں کی جاتی ہے اور گنجیوں کی حفاظت کے لئے پولی تھین کی ترپالیں استعمال کی جاتی ہیں تاکہ گندم موسمی تغیرات سے محفوظ رہے نیز حشرات سے بچاؤ کے لئے کیمیائی دھونی دی جاتی ہے۔ ان طریقوں پر عمل کرنے سے ذخیرہ شدہ گندم محفوظ رہتی ہے اور اب تک ذخیرہ کاری میں کوئی نقصان نہ ہوا ہے۔

(ب) سرکاری نرخ خرید گندم 1300 روپے فی چالیس کلوگرام مختص کیا گیا ہے۔

(ج) باردانہ کی تقسیم کاری کے لئے درج ذیل طریقہ طے کیا گیا ہے۔

1. محکمہ مال گرداوری بابت کاشت گندم مہیا کرے گا۔
2. زمینداران 16 تا 20۔ اپریل درخواستیں سنٹر کوآرڈینیٹر کے پاس اپنے موضع کے ملحقہ سنٹر پر جمع کروائیں گے۔
3. یہ درخواستیں نمبر لگانے کے بعد بذریعہ کمپیوٹر آپریٹر PITB کو منتقل کر دی جائیں گی۔
4. بعد ازاں PITB یہ ڈیٹا پنجاب لینڈ ریکارڈ اتھارٹی کو برائے تصدیق منتقل کر دے گا۔

5. اس تصدیق کے بعد تفصیلات PITB کو برائے اجراء حتمی فہرست بھجوادی جائیں گی اور متعلقہ محکمہ یہ فہرستیں ڈپٹی کمشنر کو بھجوادیں گے اور اس کے بعد یہ فہرست متعلقہ مرکز خرید گندم پر آویزاں کر دی جائیں گی اور ان کی بنیاد پر مورخہ 26۔اپریل سے اجراء باردانہ شروع کر دیا جائے گا۔
6. زمیندار کو زیادہ سے زیادہ 80 بوری پٹ سن (100) کلو گرام یا 160 تھیلا پولی پراپلین 50 کلو گرام اجراء کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز (الف) میں پوچھا ہے کہ اوسطاً سالانہ کتنے فیصد گندم سٹوریج کی وجہ سے ضائع ہو جاتی ہے؟ محکمہ نے جواب دیا ہے کہ:"اب تک ذخیرہ کاری میں کوئی نقصان نہ ہوا ہے۔"میں اس جواب کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ میں ذاتی طور پر معلومات رکھتا ہوں کہ ہر گنجی کے اُوپر جو سٹوریج ہوتی ہے اس کا نقصان ہوتا ہے۔ بوریوں کے اُوپر بوریوں کی تہہ لگائی جاتی ہے، جو نچلی بوریاں ہوتی ہیں بتدریج اس کے اندر decay ہوتا ہے اور گندم ضائع ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ محکمہ کو صحیح جواب دینا چاہئے اور ایوان کے سامنے درست بات کو admit کرنا چاہئے۔ میں اس پر احتجاج کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ احتجاج نہ کریں۔ پارلیمانی سیکرٹری کے پاس جو جواب تھا وہ انہوں نے آپ کو دے دیا ہے۔ اس میں احتجاج والی کیا بات ہے؟ آپ نشاندہی کر دیں تو وہ اس گنجی یا سٹوریج کو چیک کروالیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نشاندہی کر رہا ہوں کہ ہر گنجی کے اندر گندم ضائع ہوتی ہے اور میں اس بات کو ذاتی طور پر جانتا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! محکمہ کے zero losses ہوتے ہیں اور کوئی گندم ضائع نہیں ہوتی۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! اب بتائیں؟ پارلیمانی سیکرٹری تو آپ کی بات سے اتفاق نہیں کرتے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اسمبلی ختم ہو رہی ہے اگر موقع ملا تو میں انشاءاللہ انہیں ویڈیو لا کر پیش کروں گا۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس سال گندم کی خریداری کے حوالے سے انہوں نے کیا پالیسی اپنائی ہے؟ میں چند روز پہلے قائد حزب اختلاف کے چیمبر میں بیٹھا ہوا تھا اور میں نے میاں محمود الرشید سے پوچھا کہ آپ نے اپنی گندم کا کیا کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ فجل خراب ہو کر 1150 روپے فی من کے حساب سے میں نے اپنی گندم آڑھتی کو فروخت کر کے اپنی جان چھڑائی ہے کہ اس کو کہاں سٹور کریں گے حالانکہ گورنمنٹ کا ریٹ -/1300 روپے فی من ہے۔

جناب سپیکر: انہوں نے تو اپنے فائدے کے لئے ایسا کیا ہے حالانکہ حکومت تو -/1300 روپے فی من کے حساب سے گندم خرید رہی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گندم کی خریداری کے حوالے سے حکومت کی پالیسی انتہائی ناقص ہے۔ انہوں نے باردانہ کی فراہمی کے لئے کوٹا مقرر کیا ہوا ہے۔ یہاں جواب میں لکھا گیا ہے کہ:

"زمیندار کو زیادہ سے زیادہ 80 بوری پٹ سن (100) کلو گرام یا 160 تھیلا پولی پراپلین (50 کلو گرام) کا اجراء کیا جائے گا۔"

جناب سپیکر! کتنی زمین پر یہ دیا جائے گا اور کتنی پیداوار پر دیا جائے اس کی ذرا وضاحت فرما دیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! پالیسی کے مطابق فی ایکڑ آٹھ بوری گندم خریدی جائے گی اور ایک زمیندار سے زیادہ سے زیادہ 80 بوری گندم خریدی جائے گی۔

جناب سپیکر! محکمہ کے پاس تقریباً 7 لاکھ اور 11 ہزار درخواستیں آئی ہیں۔ ان میں 6 لاکھ 64 ہزار درخواستیں valid تھیں اور منظوری ہوئی ہیں۔ اس سال جس زمیندار نے درخواست دی ہے انشاءاللہ تعالیٰ اسے لازماً باردانہ مہیا کیا جائے گا اور اس سے گندم خریدی جائے گی۔

جناب سپیکر: یہ تو بہت اچھی بات ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ڈاکٹر سید وسیم اختر نے بات کرتے ہوئے میرا ذکر فرمایا ہے تو میں تھوڑی سی وضاحت کرنی چاہوں گا کہ یہ پالیسی کاغذوں میں تو بن جاتی ہے۔۔۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جناب محمد وحید گل صاحب! قائد حزب اختلاف بات کر رہے ہیں پہلے ان کو اپنی بات مکمل کر لینے دیں۔

کورم کی نشاندہی

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! ایوان میں کورم نہیں ہے لہٰذا آپ پہلے کورم پورا کریں اور پھر کارروائی چلائیں۔ میں کورم کی نشاندہی کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: کورم point out ہو گیا ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: دوبارہ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر دوبارہ گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا 20 منٹ کے لئے اجلاس adjourn کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر بیس منٹ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(بیس منٹ کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! کیا میں بات کر سکتا ہوں؟

جناب سپیکر: جی، نہیں کیونکہ House in order نہیں ہے۔ تمام معزز ممبران سیٹوں پر تشریف رکھیں۔ گنتی کی جائے۔ گنتی کی گئی۔۔

نوٹ: کورم کی نشاندہی پر اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی اس لئے بقیہ سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جوایوان کی میز پر رکھے گئے)

صوبہ میں شوگر ملوں سے متعلقہ تفصیلات

*9739:ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیاوزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں کتنی شوگر ملیں ہیں اور ان کے مالکان کون کون ہیں ہر مل کی زیادہ سے زیادہ روزانہ کی کرشنگ capacity کتنی کتنی ہے رواں سیزن میں صوبہ میں کل کتنے رقبہ پر گنا کاشت ہوا؟

(ب) ہر مل کے ذمہ کسانوں کے کتنے کتنے بقایاجات ہیں؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) پنجاب میں اس وقت 47 شوگر ملیں ہیں۔ جن میں سے 43 شوگر ملیں چالو ہیں۔ شوگر مل مالکان کے ناموں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ شوگر ملوں کی روزانہ کی کرشنگ capacity کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ رواں سیزن میں صوبہ پنجاب میں کل 2.12 ملین ایکڑ گنا کاشت ہوا۔

(ب) کرشنگ سیزن 18-2017 میں پنجاب کی 43 چالو شوگر ملوں نے مبلغ۔/169,397,037,597 روپے کا گنا خرید کیا جس میں سے مبلغ ۔/142,387,048,505 روپے کی ادائیگی کر دی گئی ہے جو کہ تمام رقم کا 84.06 فیصد بنتی ہے اور بقایا ادائیگی مبلغ۔/27,009,989,092 روپے ہے۔ مل وار تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع ننکانہ صاحب میں پنجاب فوڈ اتھارٹی کے ملازمین اور جرمانے سے متعلقہ تفصیلات

*9742:جناب طارق محمود باجوہ: کیاوزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب فوڈ اتھارٹی کتنے اضلاع میں کام کر رہی ہے نیز ضلع ننکانہ صاحب میں پنجاب فوڈ اتھارٹی کے ملازمین کس کس عہدہ پر کام کر رہے ہیں؟

(ب) ضلع ننکانہ صاحب میں پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دفتر کہاں واقع ہے؟

(ج) پنجاب فوڈ اتھارٹی کو سال 2017 میں جرمانہ کی مد میں کتنی رقم وصول ہوئی ماہانہ وار تفصیل سے بتائیں؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) پنجاب فوڈ اتھارٹی تا حال پنجاب کے تمام اضلاع میں آپریشنل ہے نیز پنجاب فوڈ اتھارٹی ننکانہ صاحب دفتر میں ٹوٹل 13 ملازمین کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع ننکانہ صاحب میں پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دفتر نبی پورہ گاؤں لاہور سرگودھا روڈ شیخوپورہ میں واقع ہے۔

(ج) پنجاب فوڈ اتھارٹی نے سال 2017 میں۔/217,416,749 روپے جرمانے کی مد میں وصول کئے ہیں۔

ضلع ننکانہ صاحب میں گندم کی خریداری اور باردانہ سے متعلقہ تفصیلات

*9743: **جناب طارق محمود باجوہ:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ننکانہ صاحب کی تحصیل سانگلہ ہل میں گندم کی خریداری کے لئے سال 2018 میں کتنے مراکز مستقل اور عارضی قائم کئے جا رہے ہیں؟

(ب) سال 2018 کا باردانہ تقسیم کا طریق کار واضع کریں اور کیا کاشتکاروں کی باردانہ کی تقسیم میں پٹواری مافیا سے جان چھوٹ سکتی ہے؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین):

(الف) ضلع ننکانہ کی تحصیل سانگلہ ہل میں خریداری گندم سکیم 19-2018 کے لئے خریداری ہدف 14500 میٹرک ٹن مقرر کیا گیا ہے۔ جس کی سنٹر وار تفصیل درج ذیل ہے:

مستقل سنٹر سانگلہ ہل	7500 میٹرک ٹن
عارضی سنٹر مڑھ بلوچاں	7000 میٹرک ٹن

(ب) مورخہ 16۔اپریل 2018 تا 20۔اپریل 2018 کے دوران ایسے کاشتکارن /کسان جو اپنی گندم محکمہ خوراک کو فروخت کرنے کے متمنی ہوں گے، متعلقہ خریداری مرکز پر اپنی درخواستیں جمع کروائیں گے۔ متعلقہ خریداری مرکز پر محکمہ مال کی طرف سے مہیا کردہ گرداوری فہرست

کے مطابق زیادہ سے زیادہ دس ایکڑ کے لئے باردانہ کے حقدار ہوں گے، تاہم درخواستوں کی پڑتال متعلقہ ضلع کے DC اور پنجاب لینڈ اتھارٹی کے اراضی مراکز کے ذریعے ہوگی۔ صحیح قرار دی جانے والی درخواستیں اور خریداری مراکز سے ملحقہ زیر کاشت ایکڑ کی تعداد کو مد نظر صوبائی نگران کمیٹی فی ایکڑ باردانہ کے اجراء کی حد کا تعین کرے گی۔ باردانہ کے اجراء کے طریق کار میں پٹواری کا کوئی کردار نہ ہے۔

جناب سپیکر: کورم پورا نہ ہے لہٰذا اب اجلاس کل بروز جمعرات مورخہ 3۔ مئی 2018 صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2018

جمعرات، 3۔ مئی 2018

(یوم الخمیس، 16۔ شعبان المعظم 1439ھ)

سولہویں اسمبلی : پینتیسواں اجلاس

جلد 35: شمارہ 5

203

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 3۔مئی 2018

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات زراعت اورمال)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤنوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) مسودہ قانون کا پیش کیا جانا

مسودہ قانون پنجاب یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی رسول 2018

ایک وزیر مسودہ قانون پنجاب یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی رسول 2018 پیش کریں گے۔

(بی) مسودات قانون پر غوروخوض اور ان کی منظوری

1۔ **مسودہ قانون (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب 2018** (مسودہ قانون نمبر 11 بابت 2018)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب 2018 جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ریونیو، ریلیف واشتمال اراضی نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے ،فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)مالیہ اراضی پنجاب 2018منظور کیا جائے۔

204

2۔ **مسودہ قانون(پنجاب ترمیم)رجسٹریشن2018(مسودہ قانون نمبر12بابت2018)**

ایک وزیر مسودہ قانون پنجاب یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی رسول2018پیش کریں گے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(پنجاب ترمیم)رجسٹریشن 2018جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ریونیو،ریلیف واشتمال اراضی نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے ،فی الفور زیرغور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(پنجاب ترمیم)رجسٹریشن 2018منظور کیا جائے۔

(سی) عام بحث

خوراک پر بحث

ایک وزیر خوراک پر بحث کے لئے تحریک پیش کریں گے۔

205

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا پینتیسواں اجلاس

جمعرات، 3۔ مئی 2018

(یوم الخمیس، 16۔ شعبان المعظم 1439ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 25 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

يَٰٓأَيَّتُهَا ٱلنَّفۡسُ ٱلۡمُطۡمَئِنَّةُ ﴿٢٧﴾ ٱرۡجِعِيٓ إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً
مَّرۡضِيَّةً ﴿٢٨﴾ فَٱدۡخُلِي فِي عِبَٰدِي ﴿٢٩﴾ وَٱدۡخُلِي جَنَّتِي ﴿٣٠﴾

سورۃ الفجر آیات 24 تا 30

اے اطمینان پانے والی روح! (27) اپنے پروردگار کی طرف لوٹ چل تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی (28) تو میرے (ممتاز) بندوں میں شامل ہو جا (29) اور میری بہشت میں داخل ہو جا (30)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

وہ نبیوں میں رحمتِ لقب پانے والے
مرُادیں غریبوں کی برلانے والے
مصیبت میں غریبوں کے کام آنے والے
وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والے
فقیروں کا ملجا ضعیفوں کا ماوا
یتیموں کا والی غلاموں کا مولا
خطاکار سے درگزر کرنے والا
بداندیش کے دل میں گھر کرنے والا
اُتر کر حرا سے سُوئے قوم آیا
اور اِک نسخہ کیمیا ساتھ لایا

سوالات

(محکمہ مال)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات زراعت اور مال سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے لیکن محکمہ زراعت کے منسٹر صاحب آج کسی مجبوری کی وجہ سے تشریف نہیں لائے لہٰذا ان کے سوالات کل تک کے لئے pending کئے جاتے ہیں اور کل اُن کو ہر صورت ایوان میں تشریف لانا چاہیئے۔ اگر وہ آجائیں گے تو یہ بات ہمارے لئے باعثِ عزت ہوگی۔ اب محکمہ مال سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ اس سے پیشتر کہ آپ سوال جواب کریں تو اس ایوان میں سپیکر گیلری میں سینیٹر جناب محسن خان لغاری تشریف فرما ہیں جو اس معزز ایوان کے ممبر بھی رہ چکے ہیں لہٰذا ہم اُن کو خوش آمدید کہتے ہیں۔

پہلا سوال حاجی ملک عمر فاروق کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 8819 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راولپنڈی: تحصیل ٹیکسلا میں محکمہ متروکہ وقف املاک سے متعلقہ تفصیلات

*8819: **حاجی ملک عمر فاروق:** کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل ٹیکسلا ضلع راولپنڈی میں محکمہ متروکہ وقف املاک کا رقبہ محکمہ مال کے ریکارڈ کے مطابق کس جگہ کتنا کتنا ہے؟

(ب) کیا محکمہ مال کے ریکارڈ کے مطابق اس وقت مذکورہ تمام رقبہ محکمہ متروکہ وقف املاک کے قبضے میں ہے اگر نہیں تو تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات / مال / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان):

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ بمطابق آمدہ چٹھی نمبر196/ADC(R)/NTO بتاریخ 18-12-2017 از دفتر ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (ریونیو) راولپنڈی تحصیل ٹیکسلا ضلع راولپنڈی میں متروکہ وقف املاک کی کوئی زمین نہ ہے۔

(ب) تاہم کچھ غیر مسلم کا ملکیتی رقبہ مواضعات ڈھیر شاہاں 6 کنال 15 مرلے، سرائے کھولہ 4 کنال 3 مرلے اور خرم پراچہ 4 کنال 8 مرلے موجود ہے بعد از دریافت قابضین نے بیان کیا ہے یہ رقبہ ہمیں محکمہ متروکہ وقف املاک نے لیز پر دیا ہے۔ تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کیا آپ کو اس میں سے کچھ حاصل ہوا ہے؟

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! میرے خیال میں حاصل حصول کے لئے اگر وقت ہوتا تو بہت کچھ حاصل کر لیتا۔ وزیر صاحب نے جواب میں چند کنال مختلف مواضعات کی نشاندہی کی ہے۔ میں جواب سے اس حد تک تو اتفاق کرتا ہوں لیکن درمیان میں کمی یہ ہے کہ موضع ڈھیر شاہاں 65 کنال سے زائد رقبہ tempering کر کے متروکہ املاک کے مختلف لوگوں نے اپنے نام منتقل کیا لیکن چونکہ وقت کم ہے اور اسمبلی کا tenure آخری دنوں میں ہے لہٰذا اگر اللہ نے زندگی دی اور موقع دیا تو اگلی دفعہ اس پر بات کروں گا۔ بڑی مہربانی

جناب سپیکر: کیا اس کو پھر pending کر دیں؟

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! اس سوال کو pending کر کے کیا کرنا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ یہ سوال دوبارہ دے دیجئے گا لہٰذا یہ سوال pending نہیں بلکہ اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ انور کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! سوال نمبر 9160 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ مال میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر لینڈ ریکارڈ کی بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

*9160: **محترمہ راحیلہ انور**: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ مال کے اسسٹنٹ ڈائریکٹر لینڈ ریکارڈ PPSC کے ذریعے بھرتی ہوئے جبکہ سروس سنٹرز کے انچارج صاحبان اور ایڈیشنل ڈائریکٹر جو کہ ADLR سے سینئر ہیں اور لاکھوں روپیہ ماہانہ وصول کرتے ہیں کو PPSC سے بالا بالا بھرتی کر لئے گئے ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو وجوہات بیان کی جائیں کہ جونئیر آفیسرز تو PPSC کے ذریعے بھرتی ہوتے ہیں جبکہ سینئر آفیسرز PPSC سے بالا بالا بھرتی کیوں ہوتے ہیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات / مال / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان):

(الف) ADLR's اور تمام ایڈیشنل ڈائریکٹر اور اراضی ریکارڈ سنٹرز کا دیگر تمام عملہ لینڈ ریکارڈ مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم پراجیکٹ میں بھرتی کیا گیا تھا۔ADLR,s کی تعیناتی بورڈ آف ریونیو کے ماتحت ہونے کی وجہ سے PPSC کے ذریعے جبکہ دیگر تمام عملہ PMU کے ماتحت مقابلہ جاتی طریق کار سے گزار کر بھرتی کیا گیا۔ دور جدید کے تقاضوں، محکمہ مال کے عملہ کے کام کے بوجھ، مالکان اراضی کے مسائل و مشکلات کو مد نظر رکھتے ہوئے حکومت پنجاب نے صوبہ بھر کے زمینوں کے کاغذی شکل میں موجود ریکارڈ کو کمپیوٹرائزڈ کرنے کے لئے RMIS پراجیکٹ شروع کیا۔LRMIS منصوبے کے تحت 25ہزار مواضعات کے 5.5 کروڑ سے زائد مالکان کے ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کر کے تمام 144 اراضی ریکارڈ سنٹرز کے ذریعے عوام کو فرد کے اجراء اور انتقال اراضی کی کمپیوٹرائزڈ خدمات فراہم کی جارہی ہیں۔ کمپیوٹرائزڈ نظام کا تسلسل ،سنٹرز کے انتظامی امور کی مرکزی دیکھ بھال و نگرانی اور اراضی ریکارڈ کو بین الاقوامی سطح پر رائج لینڈ ایڈمنسٹریشن سسٹم کے خطوط پر ابھارنے کے لئے دیگر منصوبہ جات کی تیاری اور عملدرآمد کے لئے PMU کو ایکٹ کی منظوری کے تحت پنجاب لینڈ ریکارڈز اتھارٹی میں تبدیل کر دیا گیا۔PMU کے تحت تمام عملہ بشمول سروس سنٹر سٹاف ADLR,s اور PMU کا تمام عملہ اور اثاثہ جات اتھارٹی کو ٹرانسفر ہو گئے۔

(ب) پراجیکٹ پر عملدرآمد کے لئے ریونیو آئی ٹی، آیچ آر، پروکیورمنٹ جیسے شعبہ جات کے ماہرین کی خدمات حاصل کی گئیں۔ جنہوں نے منصوبہ کی کامیابی سے ہمکنار کیا۔ چونکہ پنجاب

بلکہ پاکستان بھر میں یہ اپنی نوعیت کا واحد منصوبہ ہے لہٰذا ان تجربہ کار ماہرین کی خدمات کے تسلسل کو برقرار رکھنے اور نئے اقدامات کے لئے Trained HR کو برقرار رکھنے کے لئے PMU کے ماہرین کو PLRA ایکٹ کے تحت اتھارٹی میں ضم کیا گیا ہے تاکہ اتھارٹی کے تحت مستقبل کے منصوبہ جات کی تیاری اور عملدرآمد کے لئے پہلے تجربہ کار عملہ کی خدمات سے مستفید ہوا جا سکے۔

جناب سپیکر: جی، کون سے جز پر ضمنی سوال پوچھیں گی؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میں ذرا سوال پڑھ لوں۔

جناب سپیکر: اگر پڑھا نہیں ہے تو پھر پہلے پڑھ لیں اور آپ کو ٹائم دے دیتے ہیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میں جز (الف) کے متعلق پوچھنا چاہوں گی کہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر لینڈ ریکارڈ PPSC کے ذریعے بھرتی ہوئے جبکہ سروس سنٹرز کے انچارج صاحبان اور ایڈیشنل ڈائریکٹرز جو سینئر ہیں اور لاکھوں روپیہ ماہانہ وصول کرتے ہیں تو وہ PPSC سے بالا بالا بھرتی کر لئے گئے ہیں لہٰذا ایسا کیوں ہے؟

جناب سپیکر: کیا لاکھوں روپیہ وصول کرتے ہیں؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! جی۔

جناب سپیکر: مجھے نہیں سمجھ آئی۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میں اپنا سوال پھر سے دہرا رہی ہوں کہ محکمہ مال کے اسسٹنٹ ڈائریکٹر PPSC کے ذریعے بھرتی ہوئے جبکہ سروس سنٹرز کے انچارج صاحبان اور ایڈیشنل ڈائریکٹر ان سے سینئر ہیں اور ظاہر ہے کہ وہ تنخواہ بھی بہت زیادہ وصول کرتے ہیں تو PPSC سے بالا بالا یہ بھرتی کر لئے گئے ہیں لہٰذا ایسا کیوں ہوا ہے؟ انہوں نے مجھے اتنا لمبا چوڑا جواب دے دیا ہے کہ ابھی میں بیٹھ کر پڑھ ہی نہیں سکی۔ مجھے یہ سمجھ نہیں آ رہی کہ اس جواب میں سے میں کیا جواب لوں؟ Kindly مجھے سادہ الفاظ میں بتا دیں تو مہربانی ہو گی۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی و معدنیات / مال / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! شکریہ۔ انہوں نے سوال کیا تھا کہ ADLR پبلک سروس کمیشن نے بھرتی کئے تھے جبکہ ایڈیشنل ڈائریکٹرز پبلک سروس کمیشن کے بغیر recruit کئے گئے تھے۔

جناب سپیکر! محترمہ جاننا چاہ رہی ہیں کہ اس طرح کیوں ہوا تو میں عرض کرتا ہوں کہ چونکہ کمپیوٹرائزیشن کا پراجیکٹ ورلڈ بنک کے تعاون سے شروع کیا گیا تو اُس وقت یہ لوگ رکھے گئے تھے جنہوں نے پورے سسٹم کو کمپیوٹرائزڈ کیا جو کہ پہلے manual land record رکھا جاتا تھا۔ جب سروس سنٹرز establish کئے گئے اور جن لوگوں نے سروس سنٹرز پر deliver کرنا تھا اُن کو پبلک سروس کمیشن کے تحت recruit کیا گیا۔ چونکہ پہلے پراجیکٹ نے اُن کو hire کیا تھا اور later on جب اتھارٹی بنی ہے تو اسی میں اُن کو ضم کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: جس صاحب کا فون چل رہا ہے پلیز اس کو بند کریں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! یہ کہہ رہے ہیں کہ اتھارٹی میں ضم کر دیا گیا ہے لیکن ایسا کیوں ہوتا ہے کہ ان کو اتھارٹی میں ضم کر دیا جاتا ہے، کیا یہ مجھے بتائیں گے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / مال / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! جب PMU بنا تھا تو انہوں نے اس کو overlook کیا اور اس پورے پراجیکٹ کو supervise کیا۔ جو ADLRs سنٹرز پر ہوتے ہیں ان کو competitive exam کے تحت پبلک سروس کمیشن کے ذریعے recruit کیا گیا کیونکہ زمینداروں کو انہوں نے service delivery دینی ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! سوال نمبر 9161 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بورڈ آف ریونیو میں بھرتی ہونے والے ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*9161: **محترمہ راحیلہ انور:** کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے پالیسی کے تحت BOR(بورڈ آف ریونیو) میں سکیل 12 اور اس سے اوپر کی تمام پوسٹس PPSC کے ذریعے پُر کی جاتی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومتی پالیسی کے تحت کسی بھی پراجیکٹ کے لئے بھرتی NTS سے مشروط ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو BOR میں سروس سنٹر انچارجز اور ایڈیشنل ڈائریکٹرز کس قاعدہ / قانون کے تحت بھرتی کئے گئے ہیں؟

وزیر کانکنی ومعدنیات / مال / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان):

(الف) یہ درست ہے کہ پالیسی کے تحت BOR(بورڈ آف ریونیو) میں سکیل 12 اور اس سے اوپر کی تمام پوسٹس PPSC کے ذریعے پر کی جاتی ہیں اور ایڈیشنل ڈائریکٹر ای سی سی، پنجاب لینڈ ریکارڈ اتھارٹی کے مطابق پراجیکٹ کی بھرتیاں اس سے مشروط نہ ہیں۔

(ب) ایڈیشنل ڈائریکٹر ای سی سی، پنجاب لینڈ ریکارڈ اتھارٹی کے مطابق پراجیکٹ کی بھرتیاں نیشنل ٹیسٹنگ سروس (NTS) سے مشروط نہ ہیں۔

(ج) ایڈیشنل ڈائریکٹر ای سی سی، پنجاب لینڈ ریکارڈ اتھارٹی کے مطابق ADLR's اور تمام سٹاف لینڈ ریکارڈ مینجمنٹ اینڈ انفارمیشن سسٹم پراجیکٹ میں بھرتی کیا گیا تھا۔ ADLR's کی تعیناتی بورڈ آف ریونیو نے کی جبکہ سروس سنٹرز کے انچارج صاحبان کو پراجیکٹ مینجمنٹ یونٹ (PMU) نے بھرتی کیا۔ بھرتی ہونے والا تمام سٹاف مقابلہ جاتی پروگرام سے گزر کر بھرتی ہوا۔ اس پراجیکٹ کو بعد میں آرڈیننس کے ذریعے پنجاب لینڈ ریکارڈ اتھارٹی میں تبدیل کر دیا گیا۔ آرڈیننس کو بعد میں پنجاب اسمبلی سے پاس کروایا گیا۔ پنجاب لینڈ ریکارڈ اتھارٹی کے تحت تمام عملہ بشمول سروس سنٹرز سٹاف ADLR's اور PMU کا تمام عملہ کے اثاثے اتھارٹی کو ٹرانسفر ہوں گے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میں نے جز (ب) میں اِن سے پوچھا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ حکومتی پالیسی کے تحت کسی بھی پراجیکٹ کے لئے بھرتی NTS سے مشروط ہے جس کا انہوں نے مجھے جواب دیا

ہے کہ ایڈیشنل ڈائریکٹر ای سی سی پنجاب لینڈ ریکارڈ اتھارٹی کے مطابق پراجیکٹ کی بھرتیاں نیشنل ٹیسٹنگ سروس سے مشروط نہ ہیں۔ میں پوچھنا چاہوں گی کہ ایسا کیوں ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی و معدنیات / مال / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! انہوں نے سوال ایک general نوعیت کا پوچھا ہے کہ حکومتی پالیسی کے تحت کسی بھی پراجیکٹ میں بھرتی NTS سے مشروط ہے تو پراجیکٹ کے اندر NTS کے تحت بھرتی نہیں ہوتی۔۔۔

جناب سپیکر! اگر ریکروٹمنٹ ڈیپارٹمنٹ کرتا ہے تو وہ NTS سے مشروط ہے اور پراجیکٹ کی نہیں کیونکہ پراجیکٹ پر competition میں جو لوگ apply کرتے ہیں انہیں وہ اپنے معیار پر پرکھ کر رکھتا ہے تاکہ اس پراجیکٹ کو آگے چلایا جاسکے۔

جناب سپیکر: اب اگر وہ یہ پوچھیں گے کہ معیار کیا ہے اور وہ کیسے کرتے ہیں تو پھر کیا جواب ہوگا؟

وزیر کانکنی و معدنیات / مال / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! مختلف اسامیوں کا مختلف معیار ہوگا جس طرح کمپیوٹرائزیشن کے لئے کمپیوٹر پر عبور حاصل ہوگا، جو ان کی qualifications ہوں گی، جنہوں نے اس قسم کے پہلے پراجیکٹس کئے ہوں گے اور یہ market base ہوتا ہے اس لئے market سے لوگ لئے جاتے ہیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! جز (ج) میں ہے کہ اس پراجیکٹ کو بعد میں آرڈیننس کے ذریعے پنجاب لینڈ ریکارڈ اتھارٹی میں تبدیل کر دیا گیا۔ آرڈیننس کو بعد میں پنجاب اسمبلی سے پاس کروایا گیا۔ پنجاب لینڈ ریکارڈ اتھارٹی کے تحت تمام عملہ بشمول سروس سنٹرز سٹاف ADLR's اور PMU کا تمام عملہ کے اثاثے اتھارٹی کو ٹرانسفر ہوں گے۔

جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ اتنا زور اتھارٹی پر کیوں دے رہے ہیں کیونکہ اگر مجھے تھوڑا سا elaborate پھر سے کر دیں۔۔۔

جناب سپیکر: یہ تو بل آپ نے پاس بھی کر دیا ہے اب کیا اس میں پوچھنا چاہتی ہیں؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! بل پاس تو ہو گیا لیکن ہر چیز اتھارٹی کو transfer ہو رہی ہے تو میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ ہم لوگ کیوں اس طرح کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی و معدنیات / مال / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! جب تمام تحصیلوں کے اندر ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کر دیا گیا تو پھر پنجاب لینڈ ریکارڈ اتھارٹی کا قیام عمل میں آیا جسے تمام ریکارڈ، اس کی سروس delivery، اس کا سروس سٹرکچر بھی بنا دیا گیا، اس کے رولز بھی بنا دیئے گئے اور اس کو function smoothly کرنے کے لئے کسی نہ کسی اتھارٹی کے تحت تو اس نے کام کرنا ہے ناں۔۔۔

(اس مرحلہ پر ایک معزز ممبر وزیر موصوف کے سامنے سے گزرے)

جناب سپیکر: معزز ممبران! میں آپ تمام ممبران سے التماس کرتا ہوں کہ شاید آپ نے میرے خیال میں رولز پڑھے نہیں ہیں اور کچھ دوست پڑھتے بھی نہیں ہیں تو جب کوئی معزز ممبر چیئر سے بات کر رہے ہوں تو اس side سے گزرا نہیں جاتا اور اگر گزرنا بھی ہو تو اچھا طریقہ اختیار کیا جائے۔ مہربانی ہو گی۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی و معدنیات / مال / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! اسی لئے اتھارٹی کا قیام عمل میں لایا گیا ہے اور اتھارٹی کے تحت اب تمام سروس سنٹرز کام کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محمد ارشد ملک کا ہے جو کہ زراعت سے متعلق ہے اور زراعت کے سوالات کو کل تک کے لئے pending کیا گیا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 2601 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع لاہور: اشٹام فروش کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2601: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیاوزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں کل کتنے اشٹام فروش ہیں، کیا ان میں کسی قسم کی درجہ بندی بھی ہے، ایک اشٹام فروش سالانہ کتنے اشٹام فروخت کر سکتا ہے؟

(ب) اشٹام فروش کا لائسنس جاری کرنے پر لاہور کی انتظامیہ نے جو پابندی عائد کر رکھی ہے، اس کی کیا وجوہات ہیں اگر پابندی نہیں ہے تو لائسنس کیوں جاری نہیں کئے جا رہے؟

(ج) گزشتہ پانچ سال میں ضلع لاہور میں کتنے نئے افراد کو اشٹام فروشی کے لائسنس جاری کئے گئے تھے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / مال / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان):

(الف) اس وقت ضلع لاہور میں 1455 اشٹام فروش کام کر رہے ہیں اور ان میں کسی قسم کی درجہ بندی نہ ہے ایک اشٹام فروش ایک ہزار روپے تک کی مالیت کے اشٹام پیپرز اپنی ضرورت کے مطابق دفتر خزانہ سے حاصل کر کے فروخت کر سکتا ہے۔

(ب) عدالت عالیہ میں ایک رٹ نمبر 14539/94 روبرو جناب جسٹس خلیل الرحمان رمدے صاحب عدالت عالیہ لاہور پیش ہوئی تھی جس کی بناء پر سابقہ ڈپٹی کمشنر / کلکٹر لاہور نے اپنے حکم مورخہ 16-08-1995 کے تحت نئے لائسنس کے اجراء پر پابندی عائد کی تھی یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ لائسنس اشٹام فروشی کی میعاد ایک سال ہے اور لائسنس تجدید نہ کروانے کی صورت میں منسوخ ہو جاتا ہے جاری شدہ لائسنس کی بحالی / ٹرانسفر کے اختیارات ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر لاہور کے پاس ہیں۔

(ج) ضلع لاہور میں گزشتہ پانچ سال میں کوئی نیا لائسنس جاری نہ کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! مجھے یہ پوچھنا ہے کہ اشٹام فروش پورے پنجاب کے اندر جہاں جہاں تحصیل آفس اور court ہو وہاں پر یہ موجود ہوتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جہاں پر تحصیل نہیں ہوتی وہاں پر بھی ہوتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جی، بالکل ہوتے ہیں تو اس حوالے سے حکومت کے پاس کیا پالیسی ہے، کیا ماسٹر پلان ہے، کس طرح انہیں induct کیا جاتا ہے اور ان کی تعداد کا تعین کس parameters کے اوپر کیا جاتا ہے؟ اس پالیسی کے حوالے سے منسٹر صاحب وضاحت کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی و معدنیات / مال / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! ڈسٹرکٹ کلکٹر ان کی تعداد کو determine کرتا ہے کہ اس ضلع کے اندر infact اس تحصیل میں کتنے stamp venders کی گنجائش ہے تو depending on the work پھر different districts میں different ہو گا۔ انہوں نے لاہور کے متعلق پوچھا ہے تو لاہور کی تعداد بتادی گئی ہے۔ اسی طرح ہر ضلع کے اندر اور تحصیل میں different number of venders ہوتے ہیں اور یہ کوئی hard & fast نہیں ہے کہ کہاں پر کتنے ہوں گے بلکہ یہ کام کی نوعیت کے اوپر ہے۔ جہاں پر زیادہ کام ہو گا وہاں پر زیادہ venders ہوں گے۔

جناب سپیکر: یہاں پر تو بتا دیا ہے کہ 1455 ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! منسٹر صاحب کی وضاحت یہ show کر رہی ہے کہ حکومت نے اس حوالے سے کوئی set policy نہیں بنائی یعنی ڈسٹرکٹ کلکٹر کی discretion۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ بھی تو part of Government ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! نہیں۔ میں گزارش کر رہا ہوں کہ جو بااثر افراد ہیں وہ ڈسٹرکٹ کلکٹر پر اپنا پریشر ڈال کر اپنی مرضی سے شئام فروشوں کا۔۔۔

جناب سپیکر: کس کے اوپر پریشر ڈالتے ہیں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ڈسٹرکٹ کلکٹر کے اوپر اپنا کوئی پریشر ڈال کر سیٹیں create کروا کے لوگ adjust کرواتے ہیں اور یہ میرا first-hand knowledge ہے نمبر ایک اور نمبر 2 یہاں پر انہوں نے لکھا ہے کہ لائسنس شئام فروش کی میعاد ایک سال ہے اور سال کے بعد اس کی تجدید کروانا ہوتی ہے تو

میں اس کو بہت اچھی طرح جانتا ہوں کہ بہاولپور میں جتنے بھی سٹام فروش کام کرتے ہیں، جو لوگ ڈسٹرکٹ کلکٹر کے دفتر کے اندر اس شعبے کو deal کرتا ہے، ان کی "منتھلیاں" set ہیں۔ جو "منتھلی" نہیں دے گا اس کا لائسنس cancel ہو گا پھر ناک سے لکیریں نکالے گا تو بعد میں اس کے لائسنس کا اجراء ہو گا۔

جناب سپیکر: کوئی evidence لائیں ناں، کوئی چیز لائیں، کوئی ثبوت لائیں اور اگر آپ نے اس حوالے سے کوئی سوال جمع کروایا ہو تو بتائیں پھر میں کسی سے پوچھوں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ حکومت اس حوالے سے کیا کوئی پالیسی وضع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ یہ کوئی پالیسی نہیں ہے کہ وہ ڈسٹرکٹ کلکٹر کے حوالے سے بات کر رہے ہیں۔ میں اس میں اتنی disparities دکھا سکتا ہوں لیکن میں چاہتا ہوں کہ کوئی set policy اس حوالے سے بنی چاہئے، معیار بننا چاہئے، تعلیم کا کوئی معیار مقرر ہونا چاہئے جس کے مطابق یہ سارا کام ہو اور جتنے بھی سٹام فروش رکھے جائیں، ان کے لئے اشتہار دیا جائے کیونکہ یہ ایک روزگار ہے جس کا اشتہار دیا جائے اور میرٹ پر بھرتیاں ہونی چاہئیں کوئی "انھیاں دی ونڈ نہیں ہونی چاہئے۔" اس حوالے سے کوئی پالیسی بنائیں۔

جناب سپیکر: آپ کوئی قانون بنائیں کیونکہ انہوں نے پالیسی تو اپنی بتادی ہے جو ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ قانون تو انہوں نے ہی بنانا ہے۔

جناب سپیکر: جی، بنالیں کیونکہ ہمیں تو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی و معدنیات / مال / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ اس کے اوپر پالیسی ہونی چاہئے، انہوں نے کہا کہ ڈسٹرکٹ کلکٹر کے اوپر influence کر کے بااثر افراد لائسنس لے لیتے ہیں لیکن اسی جواب میں لکھا ہے کہ پچھلے پانچ سال کے اندر کوئی نیا لائسنس جاری نہیں ہوا تو یہ خود ہی اس بات کی نفی ہے کہ کسی بااثر فرد کے کہنے پر کوئی لائسنس جاری نہیں کیا گیا۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ کیونکہ stamp venders کے

پاس بہت سارے شاید اختیارات ہوتے ہیں تو اس لئے انہیں favour کیا جاتا ہے، اس کو discourage کرنے کے لئے ہی پنجاب کے اندر stamping کا سسٹم رائج کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! اب stamp venders کے پاس صرف 1000 روپے تک کے stamp ہیں بڑی رقم کے سٹیمپ پیپرز تو ان کے پاس ہوتے ہی نہیں ہیں وہ تو بنک آف پنجاب سے لینا پڑتا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔ جی، شاہ صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ بحث ومباحثہ میں پڑنے کی بات کر رہے ہیں۔۔

جناب سپیکر: بحث مباحثہ میں کیوں پڑنا ہے آپ سوال پوچھیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے صرف یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ حکومت اس کے بارے میں دو چار سیانے بیانے بندے بٹھا کر کوئی پالیسی سازی کرے۔ یہ کہہ کر کہ ضلع لاہور میں پانچ سال میں نیا سٹیمپ لائسنس جاری نہیں ہوا یہ تو کوئی بات نہ ہوئی۔ آبادی بڑھ گئی ہے، مقدمات بڑھے ہیں، کورٹس میں اضافہ ہوا ہے اور اگر آپ نے نئے stamp venders ضرورت کے مطابق نہیں کئے یہ تو پھر نااہلی کے ضمن میں آتا ہے۔

جناب سپیکر! میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ منسٹر صاحب ڈیپارٹمنٹ کو direct کہیں کہ پورے پنجاب میں اس کے بارے میں کوئی ایک set of policy بنانے کا سسٹم بنائیں۔ بس یہی ایک بات ہے ابھی چار دن تو اسمبلی کے رہ گئے ہیں۔

جناب سپیکر: وہ تو آپ نے بنانی ہے، یہاں بیٹھ کر آپ بنالیں ہمیں کیا اعتراض ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پیش تو انہوں نے ہی کرنا ہے۔

وزیر کانکنی و معدنیات / مال / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحب کی تجویز پر ہم بالکل غور کریں گے لیکن میں نے گزارش کی ہے کہ گورنمنٹ آف پنجاب نے نیا سسٹم متعارف کرایا ہے۔ میاں محمد شہباز شریف نے E Stamping کا سسٹم introduce کرایا ہے جو پہلی دفعہ پنجاب میں ہی متعارف ہوا ہے۔ اسے پہلے تمام پنجاب کے اندر پائلٹ کیا گیا ہے اور stamping venders کے خلاف جو شکایات تھیں اس کو discourage کرنے کے لئے

1000 روپے سے اوپر کا سٹیمپ پیپر آپ کو E Stamping کی صورت میں بنک سے حاصل کرنا پڑتا ہے۔ اس کو foolproof بنایا گیا ہے تاکہ شکایات کو ختم کیا جا سکے۔ یہ چھوٹی رقوم کے سٹیمپ پیپرز مقدمات میں بھی اس طرح استعمال نہیں ہوتے جس طرح بڑی رقم کے سٹیمپ پیپرز ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ اگلا سوال بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 2602 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: ہربنس پورہ میں سرکاری اراضی پر قبضہ کی تفصیلات

*2602: **ڈاکٹر سید وسیم اختر:** کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ہربنس پورہ لاہور میں سرکاری اراضی کے کل رقبہ 13742 کنال میں سے کچھ رقبہ پر ناجائز قابضین قابض ہیں، جن بااثر افراد نے زمین پر قبضہ کر کے بڑی بڑی کوٹھیاں بنا رکھی ہیں، ان کے کیا نام ہیں؟

(ب) جن بااثر افراد کے انتقالات بحکم عدالت عالیہ و چیف سیٹلمنٹ کمشنر سے خارج ہوئے تھے، ان سے قبضہ شدہ زمین واگزار کرانے کے لئے کیا کارروائی کی گئی، جن افراد نے سرکاری رقبہ کو ناجائز فروخت کیا ان کے خلاف کیا کارروائی ہوئی، کب تک سرکاری رقبہ واپس واگزار کروالیا جائے گا؟

وزیر کانکنی و معدنیات / مال / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان):

(الف) اس ضمن میں تفصیلی رپورٹ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر، لاہور سے طلب کی گئی جس کے مطابق موضع ہربنس پورہ تحصیل شالیمار میں کل سرکاری رقبہ 13742 کنال کے بجائے 11206 کنال، 18 مرلہ ہے جس کی تفصیل ذیل ہے:

.1	ٹورازم ڈیپارٹمنٹ	50-K--00M
.2	PMU سروس سنٹر	4K--05M
.3	صحافی کالونی	952K--15M

.4	ماڈل بازار	18K--0M
.5	خالی	385K--00M
.6	38عدد ناجائز آبادی ہائے	6143K--12M
.7	گلیوں، بازاروں اور خالی	
	پلاٹوں کا رقبہ	3653K--06M
	کل رقبہ =	11206K--13M

38مختلف ناجائز آبادیاں قائم ہیں جن میں بڑی بڑی کوٹھیاں بھی بنی ہوئی ہیں۔تفصیل جھنڈی (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) موضع ہربنس پورہ میں جو الاٹمنٹ کے انتقالات خارج ہوئے ہیں وہ رقبہ جات مختلف انتقالات پر سال 1972 سے سال 1991 تک الاٹ ہوئے اور سال 1997 میں عدالت عظمیٰ سپریم کورٹ آف پاکستان سے رمضان کیس میں الاٹمنٹس خارج ہوئیں اور ریونیو ریکارڈ میں عملدرآمد کرتے ہوئے سال 2004 میں رقبہ بحق سرکار کیا گیا مگر اس دوران رقبہ ہذا پر چھوٹے چھوٹے گھروں کی صورت میں آبادی ہائے بھی بن چکی تھیں اور کچھ رقبہ موقع پر خالی تھا جو آج بھی کافی حد تک خالی ہے جس پر قبضہ کرنے کی کوشش کرنے والے کے خلاف فوری طور پر قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ثبوت کے طور پر 45 ایف آئی آرز کی فوٹو کاپی ہائے ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں جھنڈی (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جس رقبہ پر الاٹمنٹ خارج ہونے سے پہلے آبادی بن چکی تھی اس میں بہت زیادہ عوام الناس کے گھر ہیں (جن میں ان کی رہائش ہے) دیگر یہ کہ عوام نے مختلف مقدمات میں عدالت عالیہ سے حکم امتناعی بھی حاصل کر رکھے ہیں جن کی وجہ سے مقبوضہ رقبہ واگزار نہ ہو سکا۔

علاوہ ازیں جب بھی گورنمنٹ کو رقبہ کسی مقصد کے لئے درکار ہو تا رہا ہے وہاں آپریشن کر کے رقبہ واگزار کروایا گیا ہے۔ مثلاً ہربنس پورہ میں تقریباً 20 کنال رقبہ وگزار کروا کر ماڈل بازار بنایا گیا ہے جس پر اہلکاران کے خلاف عدالت عالیہ میں توہین عدالت کے مقدمات ابھی تک زیر سماعت ہیں۔

جہاں تک موضع ہربنس پورہ میں سرکاری زمین کو واگزار کروانے کے لئے یہ سوال ہے کہ کب تک سرکاری اراضی واگزار کروالی جائے گی۔

اس بابت عرض ہے کہ یہ آبادی ہزاروں ایکڑوں پر محیط ہے اور واگزار کروانے کی صورت میں ہزاروں لوگ بے گھر ہوں گے اور بے شمار لوگوں نے سرکاری اراضی جو کہ ان کے قبضہ میں جس پر انہوں نے الاٹیان سے خرید کر کے گھر بنا رکھے ہیں اب قیمتاً خرید نے کی درخواست ہائے چیف سیٹلمنٹ کمشنر میں دائر کر رکھی ہیں اور ان درخواستوں پر قواعد مجریہ 1975 کے تحت عملدرآمد ہو رہا ہے جس کا طریق کار یہ ہے کہ قابضین کے زیر تصرف سرکاری زمین کی مروجہ مارکیٹ ویلیو کا تعین کرنے کے بعد اُن کو اسی قیمت پر زمین خریدنے کی آفر کی جاتی ہے۔مزید برآں گھر گرائے جانے کے خلاف عدالت ہائے عالیہ سے حکم امتناعی بھی جاری شدہ ہیں۔

جہاں تک اس سوال کا تعلق ہے کہ مقبوضہ سرکاری زمین کی واگزاری کب تک کی جائے گی تو اس ضمن میں یہ عرض ہے کہ حکم امتناعی ہائے کی موجودگی میں واگزاری کی بابت کوئی وقت تعین نہیں کیا جا سکتا لیکن آج تک قیمت طے ہونے کی بابت کوئی فیصلہ نہ ہو سکا ہے اور گھر گرائے جانے کے خلاف حکم امتناعی بھی جاری شدہ ہیں۔ حکم امتناعی ہائے کی موجودگی میں وگزاری کی بابت کوئی وقت تعین نہیں کیا جا سکتا۔

البتہ ضلعی انتظامیہ کو ہدایات کر دی گئی ہیں کہ وہ سرکاری اراضی جو کہ مرکزی حکومت یا صوبائی حکومت (متروکہ) کی ملکیت ہے اور اس پر کسی کا ناجائز قبضہ بھی نہ ہے، اس کو فوری سرکاری تحویل میں لے لیا جائے۔ جھنڈی (ج) مقدمات کے فیصلہ جات کے بعد ہی اور فیصلہ جات آنے پر واگزاری ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ ممکن ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جز (الف) کا جواب نامکمل ہے۔ میں نے یہ سوال کیا تھا کہ جن بااثر افراد نے زمین پر قبضہ کر کے بڑی بڑی کوٹھیاں بنا رکھی ہیں ان کے نام کیا ہیں؟

جناب سپیکر: آپ جھنڈی (الف) پر دیکھیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جھنڈی (الف) میں بھی اس کی "جھنڈی" کرادی ہے میں نے دیکھ لیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یا تو محکمے کے پر جلتے ہیں یا انہوں نے مک مکا کیا ہوا ہے۔ وہ نام نہیں لینا چاہتے ہیں کہ یہ کن لوگوں کے ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے تو کہا تھا کہ ان کے نام بتائیں اور نام بتانا کوئی مشکل نہیں ہے وہ سارا ریونیو ریکارڈ میں موجود ہوتا ہے۔ منسٹر صاحب سے میری درخواست ہے کہ اگر وہ نام لے آئے ہیں تو ایوان کے اندر پیش کر دیں۔

جناب سپیکر: انہوں نے تتمہ (الف) پیش کر دیا ہے آپ اس کو پڑھ لیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جھنڈی (الف) میں بھی انہوں نے اس کو "جھنڈی" کر دیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ کچھ بولنا چاہتے ہیں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں پھر ضمنی سوال نہیں کرتا اور اس کو withdraw کر لیتا ہوں۔

وزیر کانکنی و معدنیات / مال / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! یہ سوال کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے پوچھا ہے کہ ان کے نام بتا دیں جن بااثر لوگوں نے کوٹھیاں بنائی ہوئی ہیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات / مال / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! یہ تشریف رکھیں گے تو میں جواب دوں گا۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

وزیر کانکنی و معدنیات / مال / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! وہاں 38 آبادیاں ہیں اب ان 38 آبادیوں میں سے کوئی آبادی نکالیں۔۔۔

جناب سپیکر: شاہ جی! کچھ معاملات عدالتوں میں بھی ہیں۔

وزیر کانکنی و معدنیات / مال / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! یہ 38 آبادیاں ہیں ان کی detail دے دی گئی ہے اس کے اندر ریونٹ کی تعداد بھی لکھ دی گئی

ہے اور اس کے آگے سوسائٹی کا رقبہ بھی لکھا گیا ہے۔ اگر آپ ان یونٹس پر ان کو divide کریں گے تو پورے ریکارڈ میں صرف چند مرلوں سے زیادہ کہیں پر بھی نہیں ملے گا۔ یہ جو کہتے ہیں کہ بڑی بڑی کوٹھیاں ہیں تو وہ ہم ڈھونڈتے رہے ہیں کہ ہمیں کوئی بڑے بڑے پلاٹس مل جائیں لیکن وہاں چھوٹی چھوٹی آبادیاں ہیں۔

جناب سپیکر: وہ ان کا نہیں پوچھ رہے ہیں، وہ پوچھ رہے ہیں کہ بڑی کوٹھیوں والے کون ہیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات / مال / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! اس کی پوری detail ہے اور 6143 کنال 12 مرلے میں 38 آبادیاں ہیں۔ ان آبادیوں کی پوری تفصیل موجود ہے اسے میں پڑھ دیتا ہوں۔ مدنی پارک میں 825 یونٹ اور 291 کنال ہیں۔ اب 291 کنال کو آپ 825 پر divide کریں گے تو یہ مرلے نکلیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں آپ کی توسط سے منسٹر صاحب کو صفحہ نمبر 6 پر متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ اس میں جز (الف) کے آخر میں جو فقرہ ہے وہ آپ پڑھ لیں۔ اس میں لکھا ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: وہ میں نے دیکھ لیا ہے کہ 38 مختلف ناجائز آبادیاں قائم ہیں۔۔۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جن میں بڑی بڑی کوٹھیاں بھی بنی ہوئی ہیں میں نے ان کے نام مانگے ہیں مجھے ان کے نام دیں۔ اگر منسٹر صاحب بھی دباؤ میں آ گئے ہیں تو میں خاموش ہو جاتا ہوں۔ یہاں محکمے نے خود admit کیا ہے کہ بڑی بڑی کوٹھیاں بنی ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر: وہ دباؤ میں نہیں آتے ایسی بات نہیں ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: میں سمجھتا ہوں کہ شیر علی صاحب دباؤ میں آنے والے نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: آپ بھی قابل احترام ہیں اور وہ بھی قابل احترام ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب کی بہت عزت کرتا ہوں ماشاء اللہ بہت ریگولر منسٹر ہیں جو اسمبلی میں آتے ہیں اور بڑی جرأت سے بات کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: جوش میں آ کر ہوش گم ہو جاتے ہیں ایسی بات نہ کیا کریں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی و معدنیات / مال / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! اگر ڈاکٹر صاحب کے علم میں ایسی کوئی آبادی ہے جہاں پر بڑی بڑی کوٹھیاں ہیں تو یہ ہماری راہنمائی فرما دیں اگر کسی نے اس طرح کے کوئی قبضے کر رکھے ہیں تو ہمیں بتانے میں کوئی عار نہیں ہے۔ ہمیں ریکارڈ سے پتا چلا ہے کہ جتنی بھی کالونیاں ہیں ان کے رقبہ جات بہت کم ہیں، اس میں سڑکیں بھی چھوڑی ہوئی ہیں اور اس کے اندر گلیاں بھی ہوں گی تو آپ اس سے خود ہی اندازہ لگا لیں۔ مجھے یہاں کوئی ایسی آبادی نظر نہیں آئی جس کے اندر بہت بڑے بڑے مکانات ہوں۔

جناب سپیکر: وہ آگے جا کر کسی نے فروخت بھی کر دیئے ہیں۔

وزیر کانکنی و معدنیات / مال / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! یہ تو ہم نے پہلے admit کیا کہ یہ آبادیاں آج کی بنی ہوئی نہیں ہیں اس میں کچھ بہت پہلے کی آبادیاں ہوں گی وہ expand کی ہوں گی۔ یہ ان کی بات بالکل درست ہے کہ وہاں اس طرح کی آبادیاں موجود ہیں اور اس کو ڈیپارٹمنٹ نے بھی admit کیا ہے۔ اب اس کو کس طرح regularize کرنا ہے یا ان کو خالی کرانا ہے وہ تو ایک پالیسی کی بات ہے۔ ہمارے ڈیپارٹمنٹ سے جو بات پوچھی گئی تھی اس کا جواب دے دیا ہے۔

جناب سپیکر: شاہ جی! وہ کہہ رہے ہیں کہ حکم امتناعی ہائے کی موجودگی میں واگزاری کی بابت کوئی وقت تعین نہیں کیا جا سکتا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! کسی عدالت نے محکمے کو یہ پابند نہیں کیا کہ اسمبلی کے سوال پر ان بااثر افراد کے نام اسمبلی کو پیش نہ کئے جائیں اس طرح کا کوئی حکم امتناعی کسی عدالت نے جاری نہیں کیا۔ سیدھی سی بات ہے کہ یہ جواب نہیں دینا چاہتے اور یہ بااثر افراد سے ڈرتے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ ایسا نہیں ہے اللہ کا شکر ہے کوئی نہیں ڈرتا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں اس کو چھوڑتا ہوں کیونکہ یہ جواب نامکمل ہے اب میں اس پر اگلی بات کرتا ہوں۔ انہوں نے جز (ب) کے اندر کہا ہے کہ:

"اس بابت عرض ہے کہ یہ آبادی ہزاروں ایکڑوں پر محیط ہے اور واگزار کروانے کی صورت میں ہزاروں لوگ بے گھر ہوں گے۔"

جب انہیں یہ بات معلوم ہے اور ابھی انہوں نے یہ بات فرمائی ہے کہ یہ ایک policy matter ہے تو کیا یہ دس سالوں میں کوئی policy matter نہیں بنا سکے ہیں؟ چلیں غریب لوگوں نے گھر بنا لئے ہیں اور انہوں نے admit کیا ہے کہ اگر گھر گرائیں گے تو لوگ بے گھر ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر: کہاں لکھا ہے کہ غریب کے لئے قانون اور ہے اور امیر کے لئے قانون اور ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میری بات مکمل ہونے دیں۔ امیر کے لئے قانون اور ہے اس لئے وہ بااثر افراد کی کوٹھیاں قائم ہیں یہ گرا نہیں سکتے۔

جناب سپیکر: یہ بات نہیں ہے بات کچھ اور ہو گی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! وہ بات آپ کو بھی معلوم نہیں اور یہ بتانا نہیں چاہتے۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ پورے پنجاب کے اندر غریب غرباء کی آبادی بڑھ رہی ہے اور بے روزگاری بھی ہے اور غربت بھی ہے۔ لوگ سرکاری جگہ پر چھوٹے چھوٹے گھر بنا کر بیٹھ جاتے ہیں، کچھ بڑے گھر بھی بنا لیتے ہیں اور ان کو بیچتے بھی ہیں۔

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے اور میں بڑے افسوس سے بات عرض کرتا ہوں کہ ہم دس سال میں اس طرح کی کوئی پالیسی بنانے میں قابل نہیں ہوئے۔ نتیجتاً یہ ہوتا ہے کہ پٹواریوں کی ملی بھگت سے ہی پیسے دے کر کچی آبادیاں وجود میں آتی ہیں۔ اس کے بعد پھر وہ نشاندہی کرتے ہیں اور پھر بلڈوزر چلتے ہیں سامان سمیت، ابھی چند روز پہلے بہاولپور کے اندر ایک 8۔ بی سی چک ہے اس میں اسی طرح سرکاری رقبہ پر لوگ آ کر بیٹھ گئے اور کافی عرصے سے بیٹھے ہوئے تھے۔ اب پٹواری صاحب نے رپورٹ کر کے نیچے سے اوپر فائل گھمائی اور انہوں نے پھر AC سے آرڈر لے کر سرکاری بلڈوزر کے ذریعے پولیس نے اس کو bulldoze کر دیا۔ اس پر ہماری طرف سے کھمبے بھی بچھے ہوئے تھے اور سرکاری خرچے سے سڑکیں بھی کچی آبادی میں بن گئی ہوئی تھیں لیکن پٹواری صاحب نے کمال کیا اور انہیں monthly نہیں پہنچی تو انہوں نے اس سارے کچھ کو bulldoze کروا دیا۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کیونکہ رہ تو 27 سے 28 دن ہی گئے ہیں لیکن کم از کم یہ ہے کہ یہ وہاں سے معلومات لیں وہاں دو تین آبادیوں کو 8۔بی سی چک سمیت گرایا ہے یہ درست قدم نہیں ہے

جناب سپیکر! اس کے بارے میں تحقیقات کریں۔ اگر اب بھی اتنے دنوں میں کچھ کر بھی سکتے ہیں تو کوئی ایک پالیسی اس حوالے سے وضع کریں۔ جب دس سال بعد مردم شماری ہوتی ہے اس میں یہ ساری details موجود ہوتی ہیں یہ کتنے غریب لوگ ہیں ان کی آمدنی کتنی ہے اور فیملی کتنی ہے۔ یہ پاکستان کے لوگ ہیں ہم از خود دس سال بعد کچی آبادیاں یا اس طرح کی آبادیاں develop کریں اور لوگوں کو وہاں settle کریں۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی بات انہوں نے سن لی ہے۔ اب جواب لینے دیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! کہاں سنی ہے؟ وہ کچھ اور پڑھ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو میں نے اب ہربنس پورہ کی بات کی ہے، یہ ہزاروں ایکڑ کی کچی آبادی بنی ہوئی ہے:

1۔ کیا حکومت ان کو regularize کرنے کے لئے تیار ہے؟

2۔ پورے پنجاب میں جو کچی آبادیاں ہیں ان کو باضابطہ regularize کرنے کی کوئی پالیسی اب ان 28 دنوں کے اندر دس سال waste ہونے کے بعد یہ بنانے کی پوزیشن میں ہیں، کیا وضع کر سکیں گے؟

یہ میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: آگے بھی لوگوں کے سوال ہیں، جی! جلدی سے جواب دیں۔

وزیر کانکنی و معدنیات / مال / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! یہ کچی آبادیوں کے متعلق جو ڈاکٹر صاحب کی تجویز ہے اس پر بالکل انشاءاللہ غور بھی کریں اور گورنمنٹ غریب اور shelterless لوگوں کے لئے چھوٹے گھر اور مکان بنانے کا بالکل ارادہ رکھتی ہے۔ انہوں نے جو سوال کیا تھا تو ہم نے اس کا detail سے جواب دے دیا ہے۔ اب یہ پالیسی کیونکہ

ہمارے preview میں نہیں ہے لیکن گورنمنٹ سے ان کی تجویز پر سفارش کریں گے کہ اس پر کوئی پالیسی بنائی جائے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! 30۔ مئی 2018 کو اسمبلی dissolve ہو جائے گی۔ آپ کے توسط سے میں منسٹر صاحب سے یہ یقین دہانی لینا چاہتا ہوں کہ آج تین تاریخ ہے تو یہ طے کر لیں کہ ہم 20۔ مئی تک اس کے بارے میں کوئی پالیسی وضع کر کے اس کو notify کر دیں گے۔ چلیں، آنے والے اس پر مزید آگے بات بڑھا دیں گے تو جو خیر کا کام ہو گا، جو بنیاد ڈالی جائے گی اس کا اجر گورنمنٹ کو مل جائے گا۔ اس میں کوئی streamline ہو جائے گا تو پھر آنے والے اس کو لے کر آگے چلیں گے۔ اس طرح کی کوئی پالیسی کی منسٹر صاحب یقین دہانی کروا دیں کہ ہم 20۔ مئی تک اس کو streamline کریں گے، ہربنس پورہ کی کچی آبادی کو بھی regularize کریں گے اور ہم پورے پنجاب کے لئے پالیسی dictate کروا دیں گے، بنوا دیں گے، notify کر دیں گے یہ تو ہمارے ساتھ وعدہ کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، قانون کے مطابق دیکھیں جو آپ کر سکتے ہیں اس کے مطابق کروا دیں۔ جی، شاہ صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے یہ اہم بات کی ہے۔ یہ جواب دیں۔

جناب سپیکر: جی، انہوں نے بات سن لی ہے۔ وہ جواب دیتے ہیں۔ ادھر سے جواب آتا ہے۔

وزیر کانکنی و معدنیات / مال / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! میں کوئی اس طرح کا وعدہ نہیں کروں گا جو undoable ہو، بالکل یہ ہمیں اپنی تجاویز لکھ کر دیں اور گورنمنٹ کو recommend کریں گے کہ اس پر پالیسی اس طرح کی بنے۔ جو انہوں نے جس آبادی کا ذکر کیا اور باقی بھی جو آبادیاں اس طرح کی ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: ایک اور آبادی کی بھی وہ نشاندہی کر رہے ہیں وہ بھی ذرا چیک کروا لیں۔

وزیر کانکنی و معدنیات / مال / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! ہربنس پورہ کی بات ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، ہربنس پورہ کے علاوہ ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے 8-بی سی چک بہاولپور کا ذکر کیا ہے۔

جناب سپیکر: شاہ جی! آپ لکھ کر دے رہے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں لکھ کر کیا دوں؟ ساری باتیں یہاں اسمبلی کے ریکارڈ کے اندر ہیں۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال میاں طارق محمود کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں آخری بات کر رہا ہوں، میں یہ کوئی پوائنٹ سکورنگ کے لئے نہیں کر رہا۔ یہ ان کے گلے کے لئے بھی۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ہاں۔ آپ تشریف رکھیں۔ ان کی بات سنیں ناں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر!۔۔۔

وزیر کانکنی و معدنیات / مال / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ ایک منٹ تشریف رکھیں۔ ذرا ان کو بات کرنے دیں۔

وزیر کانکنی و معدنیات / مال / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! یہ جو ڈاکٹر صاحب نے کہا ہے کہ اسمبلی کے ریکارڈ پر ساری باتیں آگئی ہیں یہ بالکل درست ہے۔ اس کی remedy کے لئے ہمیں یہ اپنی تجاویز دیں، ہم ان کو incorporate کریں گے اور ہم اپنی recommendations میں جو گورنمنٹ کو بھیجیں گے، میں نے یہ request کی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!۔۔۔

MR SPEAKER: Order please, No, No, Sir!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ صرف لاہور کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ پورے پنجاب کا مسئلہ ہے۔

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب سپیکر:جی، آپ کی مہربانی۔جب آپ کی باری آئے گی تو پھر دیکھیں گے۔میاں صاحب!یہ ایک کام اور آگیا ہے۔حاجی ملک عمر فاروق مجلس قائمہ برائے ہوم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں ۔میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹیں پیش کریں۔جی، جلدی کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر:جناب سپیکر!یہ وقفہ سوالات کے اندر کیسا قانون آگیا ہے؟

جناب سپیکر:میں نے یہ کہہ دیا ہے۔اب باقی بعد میں پیش کریں گے۔

مسودہ قانون(ترمیم)(ریگولیشن)ساؤنڈ سسٹم 2018،
مسودہ قانون(پنجاب ترمیم)دھماکا خیز مواد 2018اور
مسودہ قانون تحفظ گواہ 2018 کے بارے میں مجلس قائمہ
برائے داخلہ کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

حاجی ملک عمر فاروق:جناب سپیکر!میں

(1) The Punjab Sound System (Regulation) (Amendment) Bill 2018(Bill No.13 of 2018).
(2) The Punjab Explosive Substances (Punjab Amendment) Bill 2018(Bill No. 14 of 2018)
(3) The Punjab Witness Protection Bill 2018 (Bill No. 15 of 2018).

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہوم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

میاں محمد اسلم اقبال:جناب سپیکر!یہ ایوان کے اندر نئی روایات قائم ہو رہی ہیں۔میرا سوال pending ہے اس کا جواب چاہئے۔

جناب سپیکر:جن کا سوال ہے۔میں نے ان سے پہلے کہہ دیا ہے۔جی، میاں طارق محمود!آپ کا سوال ہے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(۔۔۔جاری)

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 8604 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع گجرات کے حلقہ ڈنگہ میں سنٹرل گورنمنٹ کے رقبہ کے انتقال کی تفصیلات

*8604: **میاں طارق محمود:** کیا وزیر مال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر گجرات کے مراسلہ نمبر 703 مورخہ 31۔اکتوبر 2016 کے تحت تحصیلدار / ریونیو آفیسر حلقہ ڈنگہ کو سنٹرل گورنمنٹ کے رقبہ کا انتقال غیر قانونی بغیر کسی اتھارٹی کی اجازت کے درج کرنے کے بارے میں اپنی رپورٹ و ریکارڈ خود پیش کرنے کے احکامات جاری کئے گئے تھے؟

(ب) سنٹرل گورنمنٹ کے کتنے رقبہ کا انتقال غیر قانونی بغیر کسی اتھارٹی کی اجازت کے درج کرنے کا انکشاف ہوا تھا اس رقبہ کے انتقال نمبر اور خسرہ کی تفصیل بتائیں؟

(ج) اس انتقال کے بارے میں جو کارروائی آج تک ہوئی ہے، اس کی تفصیل بتائی جائے نیز اس کے ذمہ داران کے نام، عہدہ، گریڈ اور ان کے خلاف جو کارروائی کی گئی ہے، اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / مال / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان):

(الف) بحوالہ مراسلہ نمبری 703 مورخہ 2016-10-31 مجاریہ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر، گجرات کے تحت ہمارے علم میں لایا گیا کہ سنٹرل گورنمنٹ کا رقبہ غیر قانونی، کسی مجاز اتھارٹی کی اجازت کے بغیر نمبرات خسرہ 323/2 تعدادی 4K-0M نمبر خسرہ 321 تعدادی 8K-0M نمبر خسرہ 3231/1 تعدادی 4K-0M کا اندراج تبدیل کیا گیا۔ جس کی فرد بدرات ریونیو فیلڈ سٹاف نے مرتب کر کے بحوالہ فرد بدر نمبری 288 اور 289 سابقہ اندراج مطابق ریکارڈ بحال کیا جا چکا ہے۔ چونکہ ریونیو ریکارڈ میں اندراج بدوں معقول وجوہات تبدیل کر دیا گیا تھا۔

(ب) سنٹرل گورنمنٹ کا رقبہ تعدادی16K-0M کا اندراج بدوں حکم اتھارٹی مجاز تبدیل ہوا تھا جس میں نمبرات خسرہ1/323،2/321323 آتے ہیں۔ اندراج سابقا درست ہو چکا ہے لیکن یہ تبدیلی بدوں انتقال تھی۔ اس سلسلہ میں ایک انتقال نمبر7670 مورخہ 30-07-1996 بحوالہ انتقال نمبری7668 درج ہو کر بصورت جدید منظور ہوا تھا جبکہ اس رقبہ کے انتقال قبضہ کو انتقال نمبر7668 کے تحت تحفظ دیا گیا جبکہ قواعد وضوابط کو اس انتقال میں رخصت کر دیا گیا۔

(ج) اس معاملے پر انکوائری اسسٹنٹ کمشنر، کھاریاں کے پاس زیر سماعت ہے جس میں اس وقت کے پٹواری میاں عبدالغفور نے اپنے بیان میں تسلیم کیا کہ بحوالہ RL-II نمبر204 الاٹمنٹ محمد جمیل وغیرہ مالکان تھے اور اس ہی کی درخواست آمدہ ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) گجرات کے تحت عمل کیا گیا تھا اور درخواست پر رپورٹ کر کے واپس دستی ارسال کر دی گئی تھی اور ریکارڈ میں ایسی رپورٹ یا حکم مجاز اتھارٹی نہ مل سکا ہے۔ اسسٹنٹ کمشنر، کھاریاں نے بروئے چٹھی نمبری Reader/323 مورخہ 08-05-2017 RL-II ملاحظہ کرنے کی اجازت طلب کی ہے تاکہ بعد از ملاحظہ انتہائی اہم دستاویز حقائق کو یکسو کیا جا سکے۔ بورڈ آف ریونیو پنجاب کے مراسلہ نمبرU&R/292/2011-22778 مورخہ 27-10-2014 کی تعمیل میں RL-II کو صرف ڈسٹرکٹ کلکٹر، گجرات بعد از اجازت چیف سیٹلمنٹ کمشنر ملاحظہ کر سکتا ہے اس لئے ایک مراسلہ بائی امر ارسال کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جس زمین کے بارے میں پوچھا گیا ہے اس میں انہوں نے جز(ب) میں کہا ہے کہ سنٹرل گورنمنٹ کا رقبہ تعدادی16K-0M کا اندراج بدوں حکم اتھارٹی مجاز تبدیل ہوا تھا جس میں نمبرات خسرہ1/323،2/321323 آتے ہیں۔ اندراج سابقا درست ہو چکا ہے لیکن یہ تبدیلی بدوں انتقال تھی۔ اس سلسلہ میں ایک انتقال نمبر7670 مورخہ 30-07-1996 بحوالہ انتقال نمبری 7668 درج ہو کر بصورت جدید منظور ہوا تھا۔ جبکہ اس رقبہ کے

انتقال قبضہ کو انتقال نمبر 7668 کے تحت تحفظ دیا گیا جبکہ قواعد و ضوابط کو اس انتقال میں رخصت کر دیا گیا۔

جناب سپیکر! اب میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ زمین سنٹرل گورنمنٹ کی ہے اور غلط طریقے سے افسران نے مل کر اس کو ٹرانسفر کیا تو بتایا جائے کہ اب اس زمین کا قبضہ کس کے پاس ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی و معدنیات / مال / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! یہ جو انتقال ہوا تھا جس انتقال کی انہوں نے ساری detail پڑھی ہے اس کو خارج کر دیا گیا ہے اور سنٹرل گورنمنٹ کے رقبہ کو بحال کر دیا گیا ہے۔ اس انتقال کا نمبر درج ہے اس کے تحت اس وقت قبضہ دیا گیا تھا وہ خارج کر دیا گیا ہے۔ اب قبضہ بحال ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، کس کا قبضہ بحال ہو گیا ہے وہ یہ پوچھ رہے ہیں۔

وزیر کانکنی و معدنیات / مال / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! گورنمنٹ کا قبضہ بحال ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، وہ گورنمنٹ کا کہہ رہے ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں نہایت معذرت کے ساتھ کہتا ہوں اور پھر ایک دفعہ پوچھتا ہوں کہ یہ سرکاری زمین کا قبضہ کس کے پاس ہے؟ میں بڑے عرصے سے اسمبلی میں یہ سوال کر تا رہا ہوں کہ کیا ڈنگہ پٹواری سرکل میں کوئی سرکاری زمین ہے جس کے جواب میں ریکارڈ میں یہ آتا رہا ہے کہ وہاں پر کوئی سرکاری زمین نہیں ہے۔ جب یہ embezzlement سامنے آئی ہے۔ انتقال ہوئے ہیں اور سارا کچھ ہونے کے بعد آگے اگر جاتے ہیں تو یہ کہتے ہیں کہ اس کے بارے میں انکوائری رپورٹ ہو رہی ہے۔ جز (ج) میں ہے کہ:

> "اس معاملے پر انکوائری اسسٹنٹ کمشنر (کھاریاں) کے پاس زیر سماعت ہے جس میں اس وقت کے پٹواری میاں عبدالغفور نے اپنے بیان میں تسلیم کیا کہ بحوالہ RL-II نمبر 204 الاٹمنٹ محمد جمیل وغیرہ مالکان تھے اور اس ہی کی درخواست

آمدہ ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) گجرات کے تحت عمل کیا گیا تھا اور درخواست پر رپورٹ کر کے واپس دستی ارسال کر دی گئی تھی اور ریکارڈ میں ایسی رپورٹ یا حکم مجاز اتھارٹی نہ مل سکا ہے۔ اسسٹنٹ کمشنر (کھاریاں) نے بروئے چٹھی نمبری 323/Reader مورخہ RL-II 08-05-2017 ملاحظہ کرنے کی اجازت طلب کی ہے تا کہ بعد از ملاحظہ انتہائی اہم دستاویز حقائق کو یکسو کیا جا سکے۔۔۔"

جناب سپیکر: یہ سارا لکھا ہوا ہے۔ آپ بات کریں، پوچھیں، کیا بات پوچھنی ہے؟ یہ انہوں نے سارا کچھ لکھ کر دے دیا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کہتے ہیں ایک انکوائری جو سرکاری زمین کی 08-05-2017 سے اسسٹنٹ کمشنر کے پاس پڑی ہے۔

جناب سپیکر! پہلا سوال یہ ہے کہ اب یہ زمین کس کے پاس ہے؟ دوسرا سوال یہ ہے کہ اگر سرکاری زمین کی انکوائری کرنے کے لئے 08-05-2017 سے وہ اسسٹنٹ کمشنر کے دفتر میں پڑی ہوئی ہے تو اس کا کون جوابدہ ہے؟

جناب سپیکر: 08-05-2017 والی بات پوچھ رہے ہیں، RL-II ملاحظہ ہوا ہے۔

وزیر کانکنی و معدنیات / مال / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! ڈی سی گجرات کی طرف سے جو چٹھی آئی ہے یہ 28۔ اپریل 2018 کی ہے۔ اس میں انہوں نے لکھا ہوا ہے کہ:

In compliance with the permission accorded by letter under reference after de-sealing RL-II Moza Dinggah, the inquiry was enterested to Assistant Commissioner Kharian to probe into the matter and submit the fact finding report in the subject issue which is under way. The report will be submitted to the Board of Revenue at the earliest.

جناب سپیکر! یہ ان سے پوچھا گیا تھا۔ جب de-seal کرنے کی اجازت مل گئی تو اس کے بعد اس کی latest position یہ ہے کہ ابھی تک انہوں نے وہ رپورٹ بورڈ آف ریونیو کو submit نہیں کی ہے کیونکہ اس کو de-seal کرنے کی اجازت ملنے کے بعد ہی انہوں نے اس کو ملاحظہ کیا ہو گا اور اس میں جو بھی مجاز اتھارٹی ہے، اسسٹنٹ کمشنر (کھاریاں) کے پاس یہ انکوائری ہے وہ اس کے اوپر رپورٹ مرتب کر کے بورڈ آف ریونیو کو ارسال کریں گے۔

جناب سپیکر: اس کو رپورٹ کر کے ادھر بھجوانے میں کتنا عرصہ لگے گا؟

وزیر کانکنی و معدنیات / مال / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! پہلے وہ اس لئے نہیں ہوئی کہ اس کو de-seal کرنے کی اجازت ان کے پاس نہیں تھی اور جب ان کو یہ اجازت ملی ہے تو اب وہ ریکارڈ ملاحظہ کرنے کے بعد ہی اس رپورٹ کو مرتب کریں گے۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! میرا ان سے ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: قریشی صاحب! یہ سوال ان کا ہے۔ وہ ابھی پوچھ رہے ہیں۔ ان کو satisfy ہونے دیں۔ ان کے بعد آپ بھی ضمنی سوال کر لیں۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! میں ان کی help کے لئے ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ان کی help آپ کیسے کریں گے؟

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! اس لئے کہ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ RL-II جو ہے وہ double lock میں ہوتا ہے؟ اس میں پٹواری کا کوئی اختیار ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: پٹواری کا اختیار نہیں ہے۔ وہ انہوں نے پہلے طریق کار اختیار کیا ہوا ہے۔ آپ نے اس کو پڑھا نہیں ہے۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! RL-II کے اندر الاٹمنٹ کیسے کی گئی؟

جناب سپیکر: آپ مہربانی کریں ناں۔ ان کو پوچھنے دیں۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! اس کا RL-II کھولنے کا اختیار ہی نہیں ہے۔ اس نے کس طرح الاٹمنٹ کی ہے؟

جناب سپیکر: جی، صرف ڈسٹرکٹ کلکٹر۔

وزیر کانکنی و معدنیات / مال / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! اس میں بڑا واضح ہے کہ:

> The Assistant Commissioner Kharian vide letter No.323/reader dated 08-05-2017 requested for provision of RL-II so that the comprehensive inquiry report could be made, as per guidelines/standing instructions on RL-II registered circulated by Board of Revenue Lahore vide letter No.2278/2011/292/unrl dated 27-10-2014. The Chief Settlement Commissioner is competent to grant permission for provision of RL-II under the policy.

جناب سپیکر! یہ جو کہہ رہے ہیں کہ یہ کون اجازت دیتا ہے، تو یہ چیف سیٹلمنٹ کمشنر اس کی اجازت دیتا ہے اور وہ اجازت دے دی گئی اور اس کے بعد انکوائری افسر اس کو de-seal کر کے اس کے ریکارڈ سے جو بھی عکس کریں گے، ان کو بورڈ آف ریونیو دوبارہ بھی ہدایت کرے گا کہ اس کی رپورٹ جلد از جلد مرتب کر کے بورڈ آف ریونیو کو submit کی جائے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! آپ نے سارا سوال دیکھ لیا ہے۔ یہ جو گورنمنٹ لینڈ ہے یہ اتنی قیمتی ہے کہ اس کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ اگر یہ کہہ دیا جائے کہ یہ کروڑوں، اربوں روپے کی ہے تو کوئی شک والی بات نہیں لیکن میں ان سے صرف یہ گزارش کرتا ہوں کہ چونکہ یہ discuss ہو چکا ہے، ایس ایم بی آر تشریف رکھتے ہیں، وہ ساری بات سن رہے ہیں، اس کے اوپر کوئی high level committee بنا کر یہ زمین واپس گورنمنٹ کو دی جائے اور اس کے اوپر جو غلط کام جس جس نے بھی کیا ہے وہ ان کے خلاف ایکشن لینے کے لئے تیار ہیں اور وہ کتنی مدت میں اس کو مکمل کر لیں گے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی و معدنیات / مال / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! میاں صاحب کا concern بالکل بجا ہے کیونکہ یہ جب cancel کیا گیا تو یہ غلط ہوا

ہو گا تو تبھی cancel کیا گیا اور اب اس کے اوپر انکوائری ہو رہی ہے، اس کی رپورٹ آنے دیں، اس کی روشنی میں جو جو ذمہ دار ہو گا، جو غلط ہوا ہو گا اس کو rectify بھی کیا جائے گا اور ان کے خلاف ایکشن بھی لیا جائے گا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں نے سب سے پہلے یہ گزارش کی ہے کہ اس کا قبضہ کس کے پاس ہے؟ جو سٹیٹ لینڈ ہے، جب کوئی قابض ہو جاتا ہے، اس طرح کا جعلی ریکارڈ بنا لیتا ہے، پھر تو وہ چھوڑنے کے لئے تیار ہی نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر! میری صرف یہ گزارش ہے کہ اس کا قبضہ بھی واپس کیا جائے اور اس کا ریکارڈ جو ہے اس میں جن لوگوں نے گڑبڑ کی ہے ان کے خلاف ایکشن لیا جائے، جو یہ رپورٹ ہے یہ 08-05-2017 کی ہے۔ آج تقریباً سال ہونے کو ہے۔ کتنے عرصہ میں یہ مکمل کر لی جائے گی۔ اس طرح کے کیس تو highlighted cases ہیں، اس میں گورنمنٹ کو اتنا نقصان پہنچا ہے۔ اس کو تو serious لینا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں نہایت معذرت کے ساتھ منسٹر صاحب سے کہتا ہوں کہ اس میں آنے جانے والی بات بالکل نہیں ہونی چاہئے۔ یہ تو آپ کو چاہئے کہ آپ کہیں کہ within a week میں اس کا سب کچھ thrash out کر کے ان کے خلاف کارروائی کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، اس کے بارے میں سخت کارروائی کریں۔ آپ جو کر سکتے ہیں وہ کریں۔

وزیر کانکنی و معدنیات / مال / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! اس کی رپورٹ آنے پر جلد از جلد اس کو personally pursue کر لیتے ہیں۔ اسسٹنٹ کمشنر (کھاریاں) سے اس کی رپورٹ منگوا کر ایس ایم بی آر صاحب personally اس کو دیکھ کر اس کے اوپر جو بھی کارروائی بنتی ہو گی وہ ضرور کریں گے۔

جناب سپیکر: اس سوال کو پھر pending کر لیتے ہیں۔ جی، اگلا سوال محترمہ راحیلہ انور کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! سوال نمبر 9163 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ مال میں بھرتی ہونے والے افسران کی اسناد کی تصدیق سے متعلقہ تفصیلات

*9163: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ قواعد کے مطابق بھرتی ہونے والے ملازمین کی تعلیمی اسناد کی تصدیق کروائی جاتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ مال میں بھرتی ہونے والے ADLR، سروس سنٹرز انچارج اور ایڈیشنل ڈائریکٹر کی تعلیمی اسناد کی تصدیق نہیں کروائی گئی؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت بعد از انکوائری تعلیمی اسناد کی بروقت تصدیق نہ کروانے والے اہلکاران کے خلاف کارروائی کرنے اوراسناد کی تصدیق کروانے کو تیار ہے اگر نہیں تو وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر کانکنی ومعدنیات / مال / ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان):

(الف) یہ درست ہے کہ قواعد کے مطابق بھرتی ہونے والے ملازمین کی تعلیمی اسناد کی تصدیق کروائی جاتی ہے۔

(ب) ان کی بھرتی پنجاب لینڈ ریکارڈ اتھارٹی کرتی ہے۔ محکمہ مال سے بھرتی کا تعلق نہیں ہے۔

(ج) اسناد کی بروقت تصدیق نہ کروانے والے اہلکاران کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میں جز (ب) پر ضمنی سوال کرنا چاہوں گی۔ انہوں نے مجھے جو جواب دیا ہوا ہے وہ یہ ہے کہ:

> "ان کی بھرتی پنجاب لینڈ ریکارڈ اتھارٹی کرتی ہے۔ محکمہ مال سے بھرتی کا تعلق نہیں ہے۔"

پھر جز (ج) میں انہوں نے جواب دیا ہے کہ:

"اسناد کی بروقت تصدیق نہ کروانے والے اہلکاران کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے۔"

جناب سپیکر! جب محکمہ مال سے بھرتی کا کوئی تعلق ہی نہیں ہے اور یہ کہہ رہے ہیں کہ جو اپنی اسناد کی تصدیق نہیں کرواتے ان کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے۔ ایک تو یہ کہ کیا کارروائی کی جاتی ہے اور دوسرا یہ کس طرح کہ ایک طرف تو آپ نہ کر رہے ہیں کہ ان کی بھرتی سے محکمہ مال کا کوئی تعلق نہیں ہے تو جب تعلق نہیں ہے تو پھر ان کی اسناد کی بروقت تصدیق کیسے کی جاتی ہے کیونکہ بھرتی کے وقت ہی یہ کام ہوتا ہے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / مال / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! یہ earlier میں اسی سے related یہ سوال ہے، پراجیکٹ کے جو لوگ بھرتی کئے گئے تھے اور بعد میں اتھارٹی کے اندر ان کو ضم کر دیا گیا ان کے متعلق غالباً ممبر چاہ رہی ہیں کہ اس کا بتایا جائے کہ ان کی اسناد کی تصدیق کی گئی ہے یا نہیں۔ تمام جو ملازمین ہیں ان کی اسناد کی تصدیق کی جا رہی ہے۔ اگر اس میں کوئی بھی anomaly پائی گئی تو پیڈا ایکٹ کے تحت ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

جناب سپیکر: PEEDA Act 2006 کے تحت کارروائی کی جائے گی؟

وزیر کانکنی و معدنیات / مال / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! جی۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میں نے یہ نہیں پوچھا تھا میرا سوال تھوڑا سا different ہے کہ جب بھرتیاں کی جاتی ہیں تب ہی اسناد کی تصدیق ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ اس بھرتی کا تو محکمہ مال سے تعلق ہی نہیں ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ اسناد کی تصدیق کب ہوتی ہے؟ یہ تو understood ہے کہ جب ایک بندہ بھرتی ہوتا ہے اس وقت اس کی qualification check کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، پہلے چیک کرتے ہیں کہ آپ کی کیا qualification ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی و معدنیات / مال / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! میں نے یہی عرض کیا ہے کہ جب لوگ گورنمنٹ سیکٹر میں directly recruit ہوتے ہیں تو

ان کی تصدیق کی جاتی ہے یعنی اگر ریونیو ڈیپارٹمنٹ میں recruitment ہوتی ہے تو اسناد کی تصدیق کی جاتی ہے لیکن یہ لوگ پراجیکٹ میں بھرتی کئے گئے تھے اور پھر بعد میں انہیں اتھارٹی میں ضم کر دیا گیا although overall اس کی regulatory body تو بورڈ آف ریونیو ہی ہے لیکن وہ اتھارٹی ہے اور independently کام کرتی ہے وہ اتھارٹی بھی اپنے تمام ملازمین کی اسناد کی تصدیق کر رہی ہے۔۔۔(موبائل فون بجنے کی آواز)

جناب سپیکر: یہ ٹیلیفون بند کریں۔ یہ کس کا ٹیلیفون ہے؟(اسمبلی عملہ سے)

آپ دیکھیں کہ یہ ٹیلیفون کس کا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ تو اصول کی بات ہے کہ جن کا مائیک on ہے انہی کا ٹیلیفون ہو گا۔ اگر آپ وائی فائی بند کروا دیں تو سب کے ٹیلیفون بند ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر: کیا کہا؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ نے ممبران یا دوسرے لوگوں کے لئے جو وائی فائی لگوایا ہوا ہے اسے بند کروا دیں تو ٹیلی فون بند ہو جائیں گے۔ منسٹر صاحب کی تلاشی لی جائے موبائل فون نکل آئے گا۔

جناب سپیکر: نہیں۔ پلیز ایسی بات نہ کریں، وہ بھی معزز ممبر ہیں۔ منسٹر صاحب! آپ خود اس بات کو سمجھیں اگر آپ کی جیب میں موبائل ہے تو اسے بند کر دیں۔(قہقہے)

وزیر کانکنی و معدنیات / مال / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ(جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! میرا موبائل میری جیب میں نہیں بلکہ بالکل سامنے پڑا ہوا ہے اور میں نے اسے on بھی نہیں کیا ہوا۔ چیک کر سکتے ہیں کہ یہ بند ہے، وائی فائی بھی بند ہے اور میں یہاں پر وائی فائی use نہیں کر رہا۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات(ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میاں اسلم اقبال صاحب! آپ آ کر چیک کر لیں۔

وزیر کانکنی و معدنیات / مال / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ(جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! یونیورسٹیز اور بورڈز کو اسناد کی تصدیق کے لئے جب کہا جاتا ہے تو وہ کئی دفعہ کافی زیادہ ٹائم

لے لیتے ہیں اس لئے اس میں کچھ ٹائم لگ سکتا ہے لیکن تمام لوگوں کی اسناد verify کی جائیں گی اگر کسی کی سند جعلی نکلی تو اس کے خلاف پوری کارروائی کی جائے گی۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! انہوں نے جز(ب) میں جواب دیا ہے کہ ان کی بھرتی پنجاب لینڈ ریکارڈ اتھارٹی کرتی ہے تو obviously اتھارٹی میں بھی سفارشیں ہوتی ہیں بہت سے لوگ سفارش کے ساتھ آتے ہیں۔ اس کا simple جواب یہی ہے کہ سفارش والے لوگ آتے ہیں پھر ان کی ڈگریاں کوئی بھی چیک نہیں کرتا۔

جناب سپیکر: نہیں۔ یہ تو آپ ایسے سمجھ رہے ہیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! ایسے ہی ہے۔ میں یہاں ایوان میں کھڑے ہو کر یہ حقیقت بیان کر رہی ہوں۔

جناب سپیکر: محترمہ! منسٹر صاحب نے آپ کی بات کا جواب دیا ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! لوگ ملازمتوں میں میرٹ پر نہیں بلکہ سفارش پر آتے ہیں۔ اس کا simple جواب sorry ہے۔

جناب سپیکر: نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ میرٹ کے بغیر نہیں ہو سکتا۔

وزیر کانکنی و معدنیات / مال / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! محترمہ نے جو کہا ہے اس سلسلے میں عرض ہے کہ حکومت پنجاب کا یہ hallmark ہے کہ ہم نے تمام recruitments میرٹ پر کی ہیں۔ اگر ان کے پاس اس طرح کا کوئی ثبوت ہے تو لے آئیں۔ بغیر ثبوت کے اتنے August forum پر یہ بات مناسب نہیں ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، انہوں نے بات کر لی ہے تو آپ مہربانی کریں۔

وزیر کانکنی و معدنیات / مال / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! یہ مناسب نہیں ہے کہ اس طرح بات کریں۔ یہ کسی ثبوت کے ساتھ آئیں تو ہم اس کے خلاف ضرور کارروائی کریں گے۔

جناب سپیکر: کوئی بات نہیں ہے۔ اگر وہ بات کر گئی ہیں تو ان کا بھی کچھ استحقاق ہے۔ اس لئے کوئی بات نہیں آپ گھبرائیں نہیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے جو بات کی ہے اس سلسلے میں عرض ہے کہ اگر ثبوتوں کے ساتھ بات کرنی ہے تو پھر ثبوت تو سب کے پاس ہیں۔ میں بھی ثبوت لے آؤں گی پھر وہ بھی ثبوت دیں گے کہ ایسا کچھ نہیں ہو رہا۔ یہاں اس ایوان میں کھڑے ہو کر۔۔۔

جناب سپیکر: انہوں نے کہہ دیا ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! ہم یہاں ایوان میں کھڑے ہو کر اس لئے بات کرتے ہیں تا کہ کچھ بھلائی ہو سکے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کا جو سوال تھا منسٹر صاحب نے اس کا جواب دے دیا ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! جو مسائل ہیں ان کو کھلے دل کے ساتھ ماننا چاہئے تھا کہ یہ مسئلہ ہے اور ہم اسے حل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! اب آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! انہیں اس طرح نہیں کہنا چاہئے۔

جناب سپیکر: لڑنا نہیں بلکہ آرام سے بات کرنی ہے اور آرام سے ہی سننی ہے۔ آپ کی مہربانی۔

وزیر کانکنی و معدنیات / مال / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! ایک گزارش کروں گا۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ بھی وہی بات کر رہے ہیں۔

وزیر کانکنی و معدنیات / مال / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! میں اس میں clarify کر دوں کہ جب سے یہ اتھارٹی بنی ہے۔ میں نے یہی گزارش کی ہے کہ جب پراجیکٹ میں بھرتی ہوئی تھی انہیں اتھارٹی میں ضم کیا گیا لیکن اتھارٹی کی جو بھی بھرتی ہو رہی ہے

وہ پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ہو رہی ہے۔ اس وقت 702 اسامیوں پر پبلک سروس کمیشن بھرتیاں کرنے جا رہا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ آپ کی مہربانی۔ اگلا سوال ڈاکٹر نجمہ افضل خان کا ہے۔ جی، محترمہ صاحبہ!

ڈاکٹر نجمہ افضل خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 9375 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

کمشنر اور ڈپٹی کمشنر کی عدالتوں کے مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

*9375: **ڈاکٹر نجمہ افضل خان:** کیا وزیر مال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں تمام ڈپٹی کمشنر اور کمشنر صاحبان اپنے ضلع اور ڈویژنل کلکٹر صاحبان کی حیثیت سے ریونیو معاملات میں عدالت لگاتے ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو ہر سطح پر ایسی عدالتوں کی تعداد نیز 30۔ جون 2017 تک ایسی ہر عدالت میں زیر التواء مقدمات مع 17-2016 میں کئے گئے فیصلے کی تفصیل مقدمات چارٹ فارم مہیا کی جائے؟

(ج) کیا حکومت ان عدالتوں کی کارکردگی بسلسلہ جلد از جلد انصاف کی فراہمی کے مقصد سے مطمئن ہے اگر نہیں تو حکومت متعلقہ افسران کے خلاف کوئی اقدام اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / مال / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان):

(الف) قانون مالیہ اراضی پنجاب 1967 کے تحت ضلع کے ڈپٹی کمشنر صاحبان بطور افسران مال / کلکٹر عدالت لگاتے ہیں اور ڈویژن ہائے کے کمشنر صاحبان بطور افسر مال / کمشنر عدالت لگاتے ہیں اور قانون مزارعت پنجاب 1887 کے تحت کلکٹر ضلع اور کمشنر ڈویژن عدالت مال لگاتے ہیں۔

(ب) پنجاب میں کلکٹر ہائے اضلاع کی تعداد 36 ہے اور ڈویژن میں کمشنر صاحبان کی تعداد 9 ہے۔ مذکورہ بالا افسران مال و عدالت ہائے مال میں 30۔جون 2017 میں زیر التواء مقدمات کی تعداد اور سال 17-2016 کے دوران فیصلہ شدہ مقدمات کی تعداد کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) حکومت افسران مال وعدالت ہائے مال میں دائر مقدمات کو جلد از جلد فیصلہ کرنے کی ضروری ہدایات وقتاً فوقتاً جاری کرتی رہتی ہے اور بالعموم ان کی کارکردگی سے مطمئن ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نجمہ افضل خان: جناب سپیکر! جز (ب) کے حوالے سے ضمنی سوال کروں گی کہ زیر التوا مقدمات کی فہرست جولائی 2016 سے جون 2017 تک پیش کی گئی ہے۔ اس فہرست میں مختلف اضلاع میں بہت بڑی تعداد میں مقدمات زیر التوا ہیں اور فیصلے کے منتظر ہیں۔ مثلاً لاہور میں 245 مقدمات، گوجرانوالہ میں 484 مقدمات، سیالکوٹ میں 495 مقدمات، گجرات میں 172 مقدمات، سرگودھا میں 289 مقدمات، میانوالی میں 495 مقدمات، راولپنڈی میں 171 مقدمات، چکوال میں 649 مقدمات اور فیصل آباد میں 104 مقدمات زیر التوا ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! یہ فہرست لمبی ہے۔ آپ ضمنی سوال کیا کرنا چاہتی ہیں؟

ڈاکٹر نجمہ افضل خان: جناب سپیکر! میں یہ سوال کرنا چاہتی ہوں کہ یہ مقدمات کیوں نہیں نمٹائے جا رہے؟ حکومت کتنی مدت میں انہیں نمٹانے کا ارادہ رکھتی ہے اور اس میں تاخیر کی وجوہات کیا ہیں؟ پھر جز (ج) میں جواب دیا گیا ہے کہ حکومت کارکردگی سے مطمئن ہے جبکہ مختلف اضلاع میں بہت بڑی تعداد میں مقدمات زیر التوا ہیں اور فیصلے کے منتظر ہیں۔ کارروائی بہتر کرنے کے لئے متعلقہ افسران کو صرف ہدایات ہی جاری کی جاتی ہیں یا اس کے علاوہ کوئی طریق کار یا strategy اپنائی جا سکتی ہے تا کہ کارکردگی مزید بہتر ہو سکے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی و معدنیات / مال / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! محترمہ نے بالکل صحیح نشاندہی کی ہے کہ بہت سارے مقدمات زیر التواہیں لیکن انہوں نے فہرست کی دوسری سائیڈ نہیں پڑھی جس میں ڈپٹی کمشنر ٹوبہ ٹیک سنگھ نے 948 مقدمات کے فیصلے کئے اور اب 157 مقدمات زیر التواءہیں۔ اسی طرح سیالکوٹ میں 426 مقدمات کا فیصلہ ہوا، گوجرانوالہ میں 821 مقدمات کا فیصلہ ہوا اور اب 400 مقدمات زیر التواہیں۔ساتھ ساتھ مقدمات درج بھی ہوتے ہیں چونکہ یہ ongoing process ہے ایسے کوئی مقدمات نہیں ہوں گے جو بہت عرصے سے pending چلے آرہے ہوں ان کے متعلق ہدایات دی گئی ہیں کہ انہیں پہلے نمٹایا جائے۔

جناب سپیکر: expedite کیا جائے۔

وزیر کانکنی و معدنیات / مال / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! جلد از جلد ان پر فیصلے کئے جائیں گے۔ تاخیر کی بہت ساری وجوہات ہوتی ہیں وکلاء حضرات تاریخیں لیتے ہیں، سائل حضرات بھی بہت سارے delaying tactics استعمال کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: جنہیں نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو۔

وزیر کانکنی و معدنیات / مال / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! کوشش یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ مقدمات کا فیصلہ ہو۔ جیسے ساہیوال میں 850 مقدمات کا فیصلہ ہوا اور اب 193 مقدمات بقایا ہیں۔ بہاولپور میں 719 مقدمات کا فیصلہ کر دیا گیا ہے اور اب 408 بقایا ہیں۔ محترمہ نے ایک کالم پڑھا ہے۔

جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ وہ دوسرا کالم بھی دیکھ لیں تو اس کے اندر کارکردگی بھی نظر آئے گی کہ انہیں جلدی نمٹانے کے لئے بھی بہت سارے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال نمبر 9508 الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں تو اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال بھی الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 9509 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے الحاج محمد الیاس چنیوٹی کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

چنیوٹ میں اشٹام پیپر کے لائسنس جاری کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*9509: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع چنیوٹ میں اشٹام پیپر فروشی کے کتنے لائسنس جاری کئے گئے ہیں کیا ان میں کسی قسم کی درجہ بندی بھی موجود ہے ایک اشٹام پیپر فروش سالانہ کتنے اشٹام پیپر فروخت کر سکتا ہے؟

(ب) اشٹام پیپر فروش کے لائسنس کے لئے کیا کیا شرائط اور لوازمات ہیں نیز لائسنس حاصل کرنے کے لئے کیا طریق کار ہے لائسنس جاری کروانے کے لئے کس آفیسر کو درخواست دینی ہوتی ہے اور لائسنس بنوانے اور تجدید کی فیس کتنی ہوتی ہے 2009 سے اب تک تجدید کی مد میں سرکاری خزانے میں کتنی رقم جمع کروائی گئی؟

(ج) چنیوٹ میں گزشتہ پانچ سالوں میں کتنے نئے افراد کو اشٹام پیپر فروخت کرنے کے لائسنس جاری کئے گئے تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / مال / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان):

(الف) اس وقت ضلع چنیوٹ میں 46 اسٹام فروش کام کر رہے ہیں ان میں کوئی درجہ بندی نہ ہے اور نہ ہی یہ قدغن موجود ہے کہ وہ سالانہ کتنے اشٹام پیپرز فروخت کرنے کے مجاز ہیں اسٹام فروش۔/1000 روپے اور اس سے کم مالیتی اشٹام پیپر فروخت کر سکتا ہے۔

(ب) اشٹام فروش کے لائسنس کے لئے قواعد و ضوابط پنجاب سٹمپ رولز 1934 میں 26 سی رول موجود ہے جس کے لئے کوئی ابتدائی تعلیم مقرر نہ ہے اچھے کردار کا حامل ہونا ضروری ہے۔ ڈسٹرکٹ کلکٹر چنیوٹ لائسنس جاری کرنے اور تجدید کرنے کے مجاز ہیں۔ لائسنس کے اجراء اور تجدید کی کوئی فیس نہ ہے اس لئے سال 2009 سے لے کر اس مد میں کوئی رقم داخل خزانہ سرکار نہ ہوئی ہے۔

(ج) ضلع چنیوٹ میں پچھلے پانچ سال میں کل 22 نئے لائسنس جاری ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال کے جز (ب) میں پوچھا گیا تھا کہ:

"اشٹام پیپر فروش کے لائسنس کے لئے کیا کیا شرائط اور لوازمات ہیں نیز لائسنس حاصل کرنے کے لئے کیا طریق کار ہے۔۔۔"

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ جب اس سوال کا جواب آرہا تھا تو آپ یہاں نہیں تھے لہٰذا اب آپ اس پر ضمنی سوال نہیں کر پائیں گے۔ جب اس سوال کا جواب آرہا تھا تو آپ اس وقت کہاں تھے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ میری عرض تو سُن لیں۔ آپ مجھے بات تو کرنے دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ بیٹھ جائیں۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔ میں آپ کو ضمنی سوال کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔

وزیر کانکنی و معدنیات / مال / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع چنیوٹ میں محکمہ مال کے پٹواری اور تحصیلداروں کی تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

*9508: **الحاج محمد الیاس چنیوٹی:** کیا وزیر مال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع چنیوٹ کے محکمہ مال میں کتنے تحصیلدار، نائب تحصیلدار، گرداور اور پٹواری کتنی کتنی مدت سے تعینات ہیں ان کی تاریخ تعیناتی مقام تعیناتی اور ان کے ناموں کی تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) ضلع چنیوٹ میں کتنے پٹوار سرکل اور قانونگوئیاں ہیں؟

(ج) مذکورہ پٹواریوں کے دفاتر کس کس جگہ پر قائم کئے گئے ہیں؟

(د) کمپیوٹرائز لینڈ ریکارڈ کے مراکز قائم ہو جانے کے بعد ان پٹواریوں کی کیا ذمہ داریاں باقی رہ گئی ہیں کیا پرانے پٹواریوں کو کمپیوٹر چلانے کی ٹریننگ دلوانے اوران سے نئے تجربہ کے ساتھ کام لینے کا ارادہ حکومت رکھتی ہے یاان سے اور کوئی مفید کام لینے کی منصوبہ بندی کی جارہی ہے؟

وزیر کانکنی ومعدنیات / مال / ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان):

(الف) تفصیل (جھنڈی الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) کل تعداد پٹواریان 115 اور تعداد قانونگوئیاں 13 ہیں۔

(ج) ضلع ہذا میں سرکاری عمارات پٹوار خانہ جات نہ ہیں۔ اس لئے پٹواریان نے پرائیویٹ جگہ پر دفتر بنائے ہوئے ہیں۔

(د) ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ ہونے کے بعد اجراء نقولات وانتقالات کے علاوہ باقی تمام ذمہ داریاں مثلاً تشخیص لوکل ریٹ، زرعی انکم ٹیکس، ترتیب امثلہ جات تقسیم تیاری امثلہ جات ناجائز کاشت، امداد وصولی واجبات سرکار وغیرہ، معاونت حد براری، تکمیل وتعمیل احکامات عدالت ہائے دیوانی ومال وغیرہ سرانجام دے رہے ہیں۔ ریونیو فیلڈ سٹاف کی capacity building کے حوالے سے 105 پٹواریان کا گروپ MPDD سے ٹریننگ لے رہا ہے ۔ جو کہ بعد میں master trainers کے طور پر باقی ماندہ پٹواریوں کی ٹریننگ کرے گا۔

اوکاڑہ: تحصیل دیپالپور اراضی ریکارڈ سنٹر میں فرد ملکیت نہ دینے سے متعلقہ تفصیلات

*9646: محترمہ شُنیلارُوت: کیاوزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ مال میں اصلاحات کا عمل کرتے ہوئے ہر تحصیل میں اراضی ریکارڈ سنٹر قائم کئے گئے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سسٹم کو قائم کرتے ہوئے اسے عوام کے لئے آسان اور ایک ہی جگہ تمام مشکلات کا حل قرار دیا گیا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پٹواریوں سے تمام ریکارڈ مکمل کر کے ان اراضی سنٹروں پر منتقل کیا گیا اگر ہاں تو نامکمل ریکارڈ کا جواز بنا کر فرد ملکیت دینے سے انکار کیا جاتا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اراضی سنٹر دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں مورخہ 2018-01-18 کو ٹوکن نمبر171 کے حامل سائل کو اسی بنا کر فرد ملکیت برائے موضع رام پور قانونگوئی بصیرپور دینے سے انکار کیا گیا اگر ہاں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر کالنی ومعدنیات / مال / ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان):

(الف) ہاں! یہ درست ہے کہ محکمہ مال میں اصلاحات کا عمل کرتے ہوئے ہر تحصیل میں اراضی ریکارڈ سنٹر قائم کئے گئے ہیں۔

(ب) ہاں! یہ درست ہے کہ اس سسٹم کو قائم کرتے ہوئے اسے عوام کے لئے آسان اور ایک ہی جگہ تمام مشکلات کا حل قرار دیا گیا ہے۔

(ج) ہاں یہ درست ہے کہ پٹواریوں سے تمام ریکارڈ (رجسٹر حقداران زمین + رجسٹر داخل خارج) مکمل کر کے اراضی ریکارڈ سنٹروں پر منتقل کیا گیا ہے تاہم ریکارڈ میں دیرینہ اغلاط کی بابت پٹواریوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اراضی ریکارڈ سنٹروں پر آکر ریکارڈ کی درستی کروائیں جو کھاتہ جات درست نہ ہیں ان کھیوٹوں کو وقتی طور پر بلاک کیا گیا ہے ان میں فرد جاری نہ کی جارہی ہیں تاکہ کسی کے قیمتی حقوق متاثر نہ ہوں عملہ محکمہ مال کی معاونت سے ریکارڈ کی درستی کا عمل تیزی سے جاری ہے۔

(د) اراضی ریکارڈ سنٹر دیپالپور میں مورخہ 2018۔01۔18 کو ٹوکن نمبر 171 مسمی یوسف ولد یٰسین نامی شخص کو جاری کیا گیا ہے مگر بعد از ریکارڈ پڑتال معلوم ہوا ہے کہ مسمی یوسف ولد یٰسین برقبہ تعدادی0-10-0 کا مالک اراضی مطابق ریکارڈ موجود ہے مگر یوسف ولد یسین نے ازخود بتایا ہے کہ وہ برقبہ0-6-0 کا مالک ہے درستگی ریکارڈ کے بغیر فرد برائے بیع جاری نہ کی جاسکتی تھی جس بابت یوسف ولد یسین کو بتایا گیا اور ٹوکن خارج کیا گیا۔ بعد ازاں فیلڈ سٹاف کی طرف سے فرد بدر برائے درستی کھیوٹ موصول ہوئی اور فرد بدر کا عملدرآمد کر کے ریکارڈ

کی درستی کر دی گئی ہے اور مورخہ 2018-02-20 کو مسمی یوسف ولد یسین نے فرد برائے بیع بھی حاصل کر لی ہے۔

جناب سپیکر: 30۔اپریل2018 کو محترمہ شُنیلا رُوت کے سوال نمبر9239 کو pending کیا گیا تھا۔ اس پر میاں محمد اسلم اقبال نے ضمنی سوالات کئے تھے اور ان کے جوابات آج دینے کے لئے کہا گیا تھا۔ یہ محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے متعلقہ سوال ہے تو پہلے اس سوال کا جواب دے دیں کیونکہ وہ بڑی شدت سے اس کا انتظار کر رہے ہیں۔

ضلع لاہور میں ایل ڈی اے کا بجٹ اور سڑکوں کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*9239: محترمہ شُنیلا رُوت: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال16-2015 میں ضلع لاہور میں محکمہ ایل ڈی اے کی جانب سے سڑکوں کی تعمیر و مرمت کے لئے کتنا بجٹ مختص کیا گیا؟

(ب) مختص شدہ بجٹ سے کس جگہ سڑکوں کی تعمیر و مرمت کی گئی نیز جن سڑکوں کی تعمیر و مرمت نہیں ہو سکی، اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات / مال / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان):

(الف) محکمہ ایل ڈی اے نے سال16۔2015 میں سڑکوں کی تعمیر و مرمت کے لئے 993.158 ملین روپے کا بجٹ مختص کیا۔

(ب) 16۔2015 میں تعمیر و مرمت ہونے والی سڑکوں کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ علاوہ ازیں ایل ڈی اے اپنے مجوزہ پلان کے تحت سالانہ سڑکوں کی تعمیر و مرمت کرتا ہے تاہم جن سڑکوں کی تعمیر و مرمت16۔2015 میں نہ ہو سکی، ان کو اگلے مالی سال کے بجٹ میں مرمت کر لیا جاتا ہے۔

وزیر کانکنی و معدنیات / مال / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے متعلق میاں محمد اسلم اقبال نے کچھ

تفصیل مانگی تھی۔اس جواب کے اندر جو تفصیل مہیا کی گئی تھی اس میں تین مختلف patchworks describe کئے گئے تھے اور میاں محمد اسلم اقبال صاحب ان کی تفصیل مانگ رہے تھے تو میں وہ بیان کر دیتا ہوں۔Patchwork of Roads in Shah Jamal Colony, Lahore

جناب سپیکر! میں اس کی location بھی بتا دیتا ہوں کہ یہ Patchwork in front of the Educators School کی سڑک پر کیا گیا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! مجھے یہ printed detail بھی چاہئے تا کہ میں اسے دیکھ سکوں۔

وزیر کانکنی و معدنیات / مال / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! میں پہلے ایوان میں explain کر لوں اس کے بعد میں یہی تفصیل معزز ممبر میاں محمد اسلم اقبال کو دے دوں گا۔ میاں صاحب! آپ اس کو دیکھ لیجئے گا اگر آپ سمجھتے ہوں کہ یہاں پر یہ patchwork نہیں ہوا تو پھر اس کو چیک کروالیں گے۔

جناب سپیکر! اس کی تفصیل ایوان میں بتانا بہت ضروری ہے۔پہلا pathwork کا کام front in of the Educators School کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ چودھری کریانہ سٹور کے سامنے جو سڑک ہے اس پر patchwork کیا گیا ہے۔اسی طرح چودھری کریانہ سٹور سے جو سڑک مین روڈ کو link کرتی ہے اس پر patchwork کیا گیا ہے یعنی شاہ جمال کالونی کے اندر 26 ملین روپے کا کام ہوا ہے۔ آگے سیریل نمبر 25 پر Samanabad, Lahore Patchwork of Roads in Pakki Thatti, کا ذکر کیا گیا ہے۔ یہاں پر 115 ملین روپے کا کام ہوا ہے۔ ایکسائز آفس کے سامنے والی سڑک، مون مارکیٹ والی سڑک، امام بارگاہ سے شادی ہال تک سڑک اور شبیر ہیر وسٹریٹ بھی اس میں شامل ہے۔ان چار سڑکوں پر patchwork کا کام کیا گیا ہے۔ آگے 4.89 ملین روپے کا کام Link Shadman Road, Lahore پر کیا گیا ہے۔اسی طرح پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کی لنک روڈ کو کارپٹ کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ ساری تفصیل میاں محمد اسلم اقبال کو دے دیتا ہوں تا کہ وہ اس کو خود دیکھ سکیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر میاں محمد اسلم اقبال کو تفصیل مہیا کی گئی)

جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے ابھی جو figures بولی ہیں وہ ریکارڈ کا حصہ ہیں۔ منسٹر صاحب نے جواب دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ شاہ جمال روڈ پر 26 ملین روپے کا کام ہوا ہے جبکہ ایسا نہیں ہے۔ آگے انہوں نے کہا ہے کہ 115 ملین روپے کا کام ہوا ہے۔ یہ بھی درست نہیں ہے۔ اس کے بعد منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ 4 ملین روپے کا کام ہوا ہے۔ یہ بھی بالکل غلط ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ سے گزارش کروں گا کہ منسٹر صاحب کو بتا دیں کہ millions کیا ہوتے ہیں۔ 26 ملین کا مطلب ہے کہ 2 کروڑ 60 لاکھ روپے، 115 ملین کا مطلب ہے کہ 11 کروڑ 50 لاکھ روپے اور 4 ملین کا مطلب ہے کہ 40 لاکھ روپے یعنی منسٹر صاحب کے بتائے ہوئے سارے figures غلط ہیں۔

وزیر کانکنی و معدنیات / مال / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! میں نے یہ ساری تفصیل معزز ممبر کو فراہم کر دی ہے وہ اسے پڑھ لیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں نے یہ تفصیل پڑھ لی ہے اسی لئے عرض کر رہا ہوں کہ آپ نے یہ figures غلط پڑھے ہیں۔

جناب سپیکر: اگر کوئی clerical mistake ہے تو آپ اس کی correction کروا دیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ منسٹر صاحب ان figures کو ایک دفعہ پھر پڑھ لیں۔

وزیر کانکنی و معدنیات / مال / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! معزز ممبر میاں محمد اسلم اقبال نے بالکل ٹھیک نشاندہی کی ہے۔ میں یہ figures دوبارہ پڑھ دیتا ہوں تا کہ correction ہو جائے۔ I am sorry. انہوں نے جس طرح لکھا تھا میں نے اسے غلط پڑھا ہے۔ I apologise for that. اب میں اس کی correction کر دیتا ہوں۔ پہلی فگر 2.6 ملین روپے، دوسری فگر 11.5 ملین روپے اور تیسری فگر 48 لاکھ روپے کی ہے۔ Thank you for pointing out the mistakes.

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جناب ذوالفقار علی خان مجلس قائمہ برائے ریونیو، ریلیف اینڈ کنسالیڈیشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون (پنجاب دوسری ترمیم) رجسٹریشن 2018 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب ذوالفقار علی خان: جناب سپیکر! میں

The Registration (Punjab Second Amendment) Bill 2018
(Bill No.17 of 2018)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ریونیو، ریلیف اینڈ کنسالیڈیشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

پوائنٹ آف آرڈر

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

راولپنڈی ائرپورٹ ہاؤسنگ سوسائٹی کے حوالے سے قائمہ کمیٹی برائے امداد باہمی کی میٹنگ بلانے کا مطالبہ

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! کوآپریٹو ڈیپارٹمنٹ سے متعلق میرا ایک معاملہ مجلس قائمہ کو refer ہوا تھا۔ ڈاکٹر مراد راس اور میں نے ایوان کے اندر اس بارے میں دو تین مرتبہ بات کی تھی کہ یہ ایک انتہائی اہم نوعیت کا معاملہ ہے۔ راولپنڈی ائرپورٹ ہاؤسنگ سوسائٹی کے اندر لینڈ مافیا 700 لوگوں کی 300

کنال اراضی پر قابض ہو چکا ہے۔ پچھلے چھ سات ماہ سے یہ معاملہ مجلس قائمہ کے پاس پڑا ہوا ہے اور محکمہ نے اس بابت ایک فیصد بھی cooperate نہیں کیا۔ ہم نے مجلس قائمہ کی میٹنگ رکھی اس میں کورم پورا نہیں ہوا تو چیئرمین صاحب نے سیکرٹری ٹو کمیٹی کے ساتھ مشاورت کے بعد منگل کے دن میٹنگ طے کی اور جب منگل کو میں ادھر آتا ہوں تو مجھے پتا چلتا ہے کہ کمیٹی کا نوٹس نہیں ہوا۔ اس سے اگلی بات یہ ہے کہ میں نے جناب سیکرٹری اسمبلی کے خلاف ایوان کے اندر ایک تحریک استحقاق بھی دی ہوئی ہے اُس کے بعد اگلی episode ہے کہ میں دن کو 4:00 بجے جناب سیکرٹری اسمبلی کو ٹیلیفون کرتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: میری بات سُنیں آپ اسمبلی سٹاف کے حوالے سے مجھے privately مل کر بات کر سکتے ہیں آپ یہاں بات نہیں کر سکتے۔ No, you can't talk on that. بات سُنیں آپ، بات سُنیں آپ۔ کیسے بات کر رہے ہیں آپ، کیسے بات کر رہے ہیں آپ، میں آپ کو اجازت نہیں دیتا۔ دیکھیں بات سُنیں، آپ کی کمیٹی کے اجلاس کو بلانا سیکرٹری اسمبلی یا سپیکر اسمبلی کا کام نہیں ہے۔ آپ کے ساتھی جب کورم پورا نہ کریں تو پھر کون کورم پورا کرے گا؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں تھا۔ چیئرمین کمیٹی نے سیکرٹری کمیٹی کے ساتھ مشاورت کے بعد منگل کا ٹائم رکھا اور وہاں پر دو تین معزز ممبر بیٹھے ہوئے تھے اُن کو convey ہو گا تو جب سوموار کو میں اپنی دوسری کمیٹی کی میٹنگ attend کرنے آیا تو سیکرٹری کمیٹیز کہتے ہیں کہ آپ کی کمیٹی کی میٹنگ کا تو نوٹس ہی نہیں ہوا، میں نے کہا کیوں نہیں ہوا تو انہوں نے کہا کہ ابھی تک سیکرٹری صاحب نے فائل پر signs نہیں کئے تو میں نے کہا کہ جب چیئرمین صاحب نے میٹنگ کی تاریخ طے کر دی تو پھر سیکرٹری صاحب کا کیا لینا دینا؟

جناب سپیکر! میں آپ کے چیمبر میں بیٹھا تھا وہاں پر آپ نے میرے ساتھ کوئی بات کی تھی آپ نے مجھے last Friday کا کہا تھا کہ اس کی extension لے کر آپ کی کمیٹی کی میٹنگ کرا دیتے ہیں۔ میں تو daily آکر سیکرٹری صاحبان سے پوچھتا رہا ہوں کہ اس کی extension کی کوئی تحریک آئی ہے؟ انہوں نے کہا کہ کوئی نہیں آئی۔ میں آج مجبوراً پھر کھڑا ہو گیا ہوں۔ آپ جس چیئر پر بیٹھے ہیں آپ ہماری عزت کا بھی تھوڑا سا خیال کیا کریں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، میں آپ کی عزت کا بہت خیال کرتا ہوں۔ میں نے اُن سے آپ کے سامنے معافی منگوائی ہے آپ نے اُن کو معاف بھی کر دیا اور پھر آپ اس معاملے کو ایوان میں لے کر آتے ہیں آپ کی ذات پر بڑا افسوس ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! یہ کوئی میری ذات کا مسئلہ ہے؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! حزب اختلاف جب کبھی بھی مفاد عامہ کا کوئی معاملہ لے کر آتی ہے آپ ہمیشہ ہمیں accommodate کرتے ہیں۔ آپ سے میری humble request ہے ہم اپنے اپنے حلقوں میں جاتے ہیں وہاں پر کوئی problem ہمارے سامنے رکھی جاتی ہے اور ہمیں اسمبلی کا یہ floor اسی وجہ سے دیا گیا ہے کہ ہم آپ سے request کر سکیں اور آپ متعلقہ محکموں کو directions دے سکیں۔ یہاں چیئر سے directions جاتیں ہیں کچھ implement ہوتی ہیں، کچھ نہیں ہوتیں وغیرہ وغیرہ۔ مسئلہ یہ ہے کہ ایک معزز ممبر کے حلقے میں کافی عرصے سے اگر کوئی problem ہے تو اُس معزز ممبر کو سُن لیا جائے اُس کے مطابق چیئر اپنی direction دے دے تاکہ وہ مسئلہ حل ہو جائے۔ اگر آپ ہمیں accommodate نہیں کریں گے اور معاملہ بھی مفاد عامہ کا ہو اور فوری نوعیت کا بھی ہو تو یہ ہمارے ساتھ زیادتی ہے۔ ہم تو لوگوں کے نمائندہ کی حیثیت سے آپ کے سامنے اُن لوگوں کے problems لے کر آتے ہیں ہمیں انتظار ہوتا ہے کہ کب اجلاس آئے گا، کب ہم بات کریں گے، کب آپ مہربانی کر کے direction دیں گے اور اُس مسئلے کا کوئی حل نکلے گا۔ اس میں کوئی ذاتی انا کا مسئلہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! میں آپ کو بتاتا ہوں کہ یہ ذاتی انا کیسے بناتے ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ہم نے اپنے ساتھ سٹاف رکھا ہوتا ہے جو ہمیں accommodate کرتے ہیں کوئی فون سُنتا ہے، کوئی message دیتا ہے اور اسی طرح کوئی دوسرے کام کرتا ہے اسی طرح آپ کا بھی ایک decorum ہے تو آپ کا سٹاف اسی لئے ہے کہ آپ کے behalf پر ہمارے جائز کاموں

کے حوالے سے ہمیں accommodate کریں۔ یہ سٹاف اس لئے نہیں ہوتا کہ جیسے پنجابی میں کہتے ہیں کہ "کانٹے بودینے" لہٰذا جو بات ہوئی ہے آصف محمود صاحب نے میرے ساتھ بھی share کی تھی میں وہ بات اس floor پر نہیں کرنا چاہ رہا، وہ بات آپ کے چیمبر میں ہو گئی اور بات ختم ہو گئی۔ ہمیں بھی پتا ہے کہ وہ کوئی مناسب بات نہیں تھی بہر حال وہ بات ختم ہو گئی۔

جناب سپیکر! میں آپ سے صرف یہ عرض کر رہا ہوں کہ اس معزز ممبر نے بھی اپنے حلقے میں جا کر اپنی کچھ face saving کرنی ہے، مفاد عامہ کے کچھ معاملات دیکھنے ہیں۔ یہ بات اگر ہم آپ سے نہیں کریں گے تو پھر ہمیں بتادیں کہ ہم یہ بات کس floor پر جا کر کریں؟ ہم نے آپ سے ہی بات کہنی ہے اور آپ نے ہی ہماری بات سُننی ہے اگر آپ ہی ہماری بات نہیں سُنیں گے تو پھر ہماری بات کون سُنے گا؟

جناب سپیکر: میاں صاحب! میں آپ کی بات کیوں نہیں سُنوں گا؟ آپ کو اصل بات کا پتا نہیں ہے اور وہ ٹھیک بات نہیں کر رہے۔ اصل بات یہ ہے کہ ان کا معاملہ کمیٹی کے سپرد ہوا، اُس کمیٹی کے چیئرمین ڈاکٹر مراد راس صاحب ہیں، یہ بھی اُس کمیٹی کے ممبر ہیں، آپ کے اس معزز ایوان کے کچھ اور صاحبان بھی اُس کمیٹی کے ممبر ہیں۔ جب انہوں نے اُس کمیٹی کی میٹنگ رکھی تو کچھ دوسرے ممبر صاحبان میٹنگ میں تشریف نہیں لائے جس کی وجہ سے کورم پورا نہیں ہو سکا تو وہ میٹنگ نہ ہو سکی تو انہوں نے سیکرٹری صاحب کو جو کچھ کہا اُس بات کو بھی چھوڑ دیں پھر بھی میں نے سیکرٹری صاحب سے کہا کہ آپ معزز ممبر سے معذرت کریں تو سیکرٹری صاحب نے ان سے معذرت بھی کی آج پھر یہ اُسی معاملے کو ایوان میں لے کر آئے ہیں۔ اگر اس پر یہ extension لینا چاہتے ہیں تو اس کو move کریں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں نے اُس دن آپ کے چیمبر میں بھی کہا کہ آپ اس بات کو چھوڑ دیں کیونکہ یہ مسئلہ میرے لئے important ہے۔ مجھے یہ بتائیں کہ اگر آج آپ مجھے یہ extension دیں گے تو اس پر سٹینڈنگ کمیٹی کی میٹنگ کب ہو گی اور اس کی رپورٹ ایوان میں کب lay ہو گی؟ میں یہ ساری باتیں سمجھتا ہوں اسی لئے میں یہاں پر کھڑا ہو کر یہ بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: دیکھیں، میری بات سُنیں۔ اس پر 11 میٹنگز ہو چکی ہیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! اس پر 11 میٹنگز ہو چکی ہیں تو آپ مجھے بتائیں اگر محکمہ اس پر کچھ نہ کرے تو پھر ہم کیا کریں؟

رپورٹ

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: جناب آصف محمود مجلس قائمہ برائے امداد باہمی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں میں انہیں کہتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔ جی، جناب آصف محمود!

نشان زدہ سوال نمبر 8383 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امداد باہمی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

Starred Question No. 8383 asked by Mr Asif Mehmood, MPA (PP-9)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امداد باہمی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31۔ مئی 2018 تک توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

Starred Question No. 8383 asked by Mr Asif Mehmood, MPA (PP-9)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امداد باہمی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31۔ مئی 2018 تک توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

Starred Question No. 8383 asked by Mr Asif Mehmood, MPA (PP-9)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امداد باہمی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31۔ مئی 2018 تک توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں نے پرسوں کین کمشنر کے حوالے سے گزارش کی تھی تو آپ نے فرمایا تھا یہ documents ہیں؟ آپ کے علاقے میں پتو کی شوگر ملز ہے۔۔۔

جناب سپیکر: اس کو ہم نے بحث کے لئے رکھا ہوا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اُس میں تو معزز ممبران نے بحث میں حصہ لینا ہے لیکن میں نے آپ کو request کی تھی کہ جن کاشتکاروں کو payments نہیں ہو رہیں اُس حوالے سے آپ directions دے دیں تاکہ اُن کو payments مل جائیں۔

جناب سپیکر! میں جناب سیکرٹری اسمبلی کو یہ documents دے دیتا ہوں اور یہ اُن کو payments کرا دیں۔ آپ ان کو directions دے دیں۔

(اس مرحلہ پر میاں محمد اسلم اقبال نے documents جناب سیکرٹری اسمبلی کو بھجوا دیئے)

جناب سپیکر: جی، چیف کمشنر صاحب! ان کی بات سُنیں اور اس پر عملدرآمد کرائیں۔ جی، محترمہ شُنیلا رُوت!

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: محترمہ! کس بات کا شکریہ۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا ہے۔ اس پر آپ کا شکریہ۔

جناب سپیکر: محترمہ! اپنی بات کریں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! 19۔ فروری کو میرا ایک سوال ستوکتلہ ڈرین کے حوالے سے تھا۔ اس پر وزیر ہاؤسنگ نے اس ایوان میں کھڑے ہو کر تین مرتبہ کہا تھا کہ 28۔ فروری تک ستوکتلہ ڈرین مکمل ہو جائے گی۔ اس ضمن میں، میں آپ سے بھی ملی تو آپ نے مجھے کہا تھا کہ آپ Assurance Motion move کریں۔

جناب سپیکر! میں نے وہ بھی move کی لیکن ابھی تک اس کی کمیٹی کی میٹنگ نہیں ہوئی۔ اس حلقہ میں 15 سال سے یہ نالہ بہت بڑی بیماری ہے جس کی وجہ سے لوگ بہت پریشان ہیں۔ آپ مہربانی فرمائیں۔

جناب سپیکر: محترمہ شُنیلارُوت کی بات سنی گئی ہے۔ اس پر عملدرآمد کروائیں۔

محترمہ شنیلاروت: جناب سپیکر! بڑی مہربانی۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار شروع کرتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 157/18 میاں خرم جہانگیر وٹو کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے نمبر 158/18 محترمہ باسمہ چودھری کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 160/18 محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں کی ہے۔ جی، محترمہ!

محکمانہ ناکامی کی وجہ سے ٹی بی کے مریضوں میں مسلسل اضافہ

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دنیا" کی اشاعت مورخہ 25۔مارچ 2018 کی خبر کے مطابق ٹی بی کے مریضوں میں ہر سال چار لاکھ اضافہ ہو رہا ہے۔ ٹی بی کے مریضوں کے لئے ادویات مہنگی اور غیر معیاری فروخت ہو رہی ہیں۔ چار سالوں کے دوران محکمہ صحت خود کفیل نہیں ہو سکا۔ محکمانہ ناکامی کے باعث 10 فیصد مریض پھر سے بیماری کا شکار ہو رہے ہیں۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق ملک بھر میں چار لاکھ جبکہ پنجاب میں دو لاکھ مریض رجسٹرڈ ہوئے ہیں جبکہ رجسٹرڈ نہ ہونے والے مریضوں کی تعداد اس سے کہیں زیادہ ہے۔ بڑھتے ہوئے مریضوں کی تعداد محکمہ صحت پنجاب و ٹی بی کنٹرول کی کارکردگی پر سوالیہ نشان ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو جواب کے لئے next weekتک کے لئےpendingکیا جاتا ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! ایک اہم مسئلہ ہے۔

جناب سپیکر: ہم نے سرکاری کارروائی کرنی ہے اور بحث بھی ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پچھلے دنوں سپریم کورٹ کا فیصلہ آیا تھا کہ سکیورٹی گارڈز واپس لئے جائیں۔ میں اس ایوان کی وساطت سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اوکاڑہ میں ایک خاتون کے ساتھ ابھی بھی دو پولیس کی گاڑیاں moveکر رہی ہیں۔

جناب سپیکر: یہ کیا پوائنٹ آف آرڈر ہے؟ یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔ آپ تشریف رکھیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! نجم سیٹھی کی مسز اوکاڑہ میں دو پولیس کی گاڑیوں کے ہمراہ پھر رہی ہیں۔

جناب سپیکر: یہ میرے متعلقہ بات نہیں ہے۔ آپ مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہیں، ایسی بات کا کیا فائدہ ہے؟

محترمہ تحسین فواد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ تحسین فواد: جناب سپیکر! تقریباً دو سال ہو گئے ہیں میں نے توجہ دلاؤ نوٹس جمع کرایا تھا۔ اس پر کچھ نہیں ہوا۔ اس بیوہ کو اس کا حق نہیں ملا۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ نے دو سال پہلے جمع کرایا تھا۔ اس کا جواب آ چکا ہے۔

محترمہ تحسین فواد: جناب سپیکر! جواب شور میں گم ہو گیا تھا۔

جناب سپیکر: محترمہ! لاء منسٹر صاحب اس کا جواب دے چکے ہیں۔

محترمہ تحسین فواد: جناب سپیکر! جواب نہیں دیا تھا۔ انہوں نے کہا تھا کہ آپ Motion Assurance جمع کرائیں۔ میں نے وہ بھی جمع کرا دی تھی۔

جناب سپیکر: محترمہ! لاء منسٹر صاحب آئیں گے تو ان سے بات کر لیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! شکریہ۔ 2016 کے اوائل میں، میں نے ایک سوال دیا تھا کہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن میں تقریباً 30 گاڑیاں جعلی ڈبل رجسٹرڈ ہو گئی ہیں۔ الحمدللہ آپ کی مہربانی سے کمیٹی تشکیل دی گئی تھی۔ اس کمیٹی نے رپورٹ تیار کر لی ہے۔ آپ direction دے دیں کہ وہ رپورٹ ایوان میں پیش کر دی جائے۔

جناب سپیکر: آپ کی مہربانی۔ اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر درج ذیل سرکاری کارروائی ہے:

(A) Introduction of Bill
(B) Consideration and passage of Bills.

پوائنٹ آف آرڈر

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، قائد حزب اختلاف!

قواعد معطل کر کے مسودہ قانون لازمی تعلیم قرآن مجید کو ٹیک اپ کرنے کا مطالبہ

قائد حزب اختلاف(میاں محمود الرشید): جناب سپیکر!ایک مسئلہ تو یہ ہے کہ کل Private Members Day پر Teaching of Holly Quran کے حوالے سے ایک بل تھا جس کے ڈاکٹر سید وسیم اختر محرک ہیں۔ ہم سب بھی ان کے ساتھ تھے۔ کل پہلی دفعہ ایسا ہوا ہے کہ حکومتی بنچوں کی طرف سے کورم کی نشاندہی کی گئی۔

جناب سپیکر: میاں صاحب!کورم کی نشاندہی کوئی بھی کر سکتا ہے۔ آپ بھی کر سکتے ہیں اور وہ بھی کر سکتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف(میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ روایت نہیں رہی۔

جناب سپیکر: یہ روایت نہیں رہی لیکن جس نے کیا ہے کیا اس کو سزا دی جائے؟

قائد حزب اختلاف(میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! سزا نہیں دی جانی چاہئے لیکن میں اس پر حیرت اور افسوس کا اظہار کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: اس وقت House in order ہی نہیں تھا۔

قائد حزب اختلاف(میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! قرآن پاک کی لازمی تعلیم کے حوالے سے کئی مہینوں سے وہ بل چلا آ رہا تھا۔

جناب سپیکر: اس سے کسی کو اختلاف نہیں ہے۔

قائد حزب اختلاف(میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ آج آپ rules suspend کر کے اس بل کو take up کریں۔ میرے خیال میں کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔ وہ بل سٹینڈنگ کمیٹی میں بھی گیا، وہاں سے clear ہو کر آ گیا اور کل ایجنڈے میں بھی شامل تھا۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! منگل آئے گا تو انشاء اللہ اسے دیکھ لیں گے۔

قائد حزب اختلاف(میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! منگل تو بڑی دور ہے۔

جناب سپیکر: آ جائے گا۔ جلدی آ جائے گا۔

ڈی جی پی آر کے ملازم کو زخمی کرنے پر ڈپٹی ڈائریکٹر

کے خلاف قانونی کارروائی کا مطالبہ

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں ایک اور بات عرض کرنا چاہ رہا تھا کہ یہاں DGPR کے دفتر میں ایک ڈپٹی ڈائریکٹر عابد نور ہے اس نے وہاں کے ملازمین کے صدر کو paper weight مار کر زخمی کیا، لہولہان کیا جس پر ایف آئی آر درج ہوئی ہے۔ بجائے اس کے کہ اس شخص کو suspend کیا جاتا وہ وہاں کرسی پر بیٹھا ہوا ہے اور 20 ملازمین کو suspend کر کے نکال دیا گیا ہے۔ وہ خبر بھی نہیں آنے دیتے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ظلم اور زیادتی ہے۔ سرکاری ملازمین کسی کے ذاتی ملازم تو نہیں ہوتے۔ اگر انہوں نے احتجاج کیا ہے اور وہ مذاکرات کرنے کے لئے گئے ہیں تو وہاں آفیسر paper weight مار کر کسی ملازم کا سر پھاڑ دے یہ جرم ہے۔ اس وقوعہ کے سینکڑوں کی تعداد میں لوگ گواہ ہیں۔ اس شخص کو لوگ وہاں سے ایمبولینس میں ہسپتال اور پھر تھانے لے کر گئے۔ اس وقوعہ کا پرچہ درج ہو گیا ہے۔ وہ ڈپٹی ڈائریکٹر فرعون ہے جو وہیں بیٹھا ہوا ہے اور 20 لوگوں کو اس نے suspend کر دیا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ چاہوں گا کہ آپ فوری طور پر اس ڈپٹی ڈائریکٹر کو suspend کرائیں کیونکہ اس کے خلاف ایف آئی آر درج ہوئی ہے۔ اس نے ایک سرکاری ملازم کا سر پھاڑا ہے۔ اس نے جرم کیا ہے۔ اس محکمہ کے سینکڑوں ملازمین اب بھی باہر مظاہرہ کر رہے ہیں۔ آپ فوری طور پر اس کا نوٹس لیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! باہر جو مظاہرہ ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: کیا باہر مظاہرہ ہو رہا ہے؟

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! چند لوگ کھڑے ہیں۔ DGPR کے کچھ ملازمین فیڈرل بجٹ جو پیش کیا گیا ہے اس حوالے سے فیڈرل گورنمنٹ کے خلاف مظاہرہ کر رہے ہیں تو ان کی ہم بات سنتے ہیں۔ دوسری بات جو کہ میاں محمود الرشید نے کی ہے تو اس حوالے سے یہ مجھے کل تک کا ٹائم دے دیں۔

جناب سپیکر! میں اس بارے میں رپورٹ منگوا لیتا ہوں اور میں surety دیتا ہوں کہ جس نے بھی ایسا کام کیا ہے اس کے خلاف کارروائی ہو گی۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر ابھی بات کر رہے تھے تو میں نے ان

سے request کی ہے وہ لاء منسٹر صاحب کو آلینے دیں ان کی بات پر کسی کو اعتراض نہیں ہے بلکہ میں تو ڈاکٹر صاحب کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے میری بات کو مان لیا اور یہ کہا کہ:

This bill will be only applicable on the Muslim students.

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! چلیں، ٹھیک ہے سوموار کو لاء منسٹر صاحب آتے ہیں پھر اس کو دیکھ لیتے ہیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! سوموار کو لاء منسٹر صاحب آجائیں تو میں نے ڈاکٹر صاحب سے وعدہ کیا ہے کہ آپ کی بات کرتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ٹھیک ہے یہ مجھے اس بارے میں آج ہی بتائیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! لاء منسٹر ابھی آجائیں گے کیونکہ وہ ابھی میرے پاس سے ہو کر گئے ہیں۔

جناب سپیکر: کیا اب ہم introduction کروائیں؟

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! آج خوراک پر بہت اہم بحث ہے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! وہ بحث ہم نے خود رکھوائی تھی لہذا اس پر بھی بات کرتے ہیں۔

کورم کی نشاندہی

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: انہوں نے کورم point out کر دیا ہے۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا اجلاس بیس منٹ تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر بیس منٹ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(بیس منٹ کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا اب اجلاس کل بروز جمعۃ المبارک مورخہ 4۔ مئی 2018 صبح 9:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2018

جمعتہ المبارک، 4۔ مئی 2018

(یوم الجمع، 17۔ شعبان المعظم 1439ھ)

سولہویں اسمبلی : پینتیسواں اجلاس

جلد 35: شمارہ 6

263

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 4۔ مئی 2018

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات زراعت، سکولز ایجوکیشن اور ہائر ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

(اے) مسودہ قانون کا پیش کیا جانا

مسودہ قانون یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی رسول پنجاب 2018

ایک وزیر مسودہ قانون پنجاب یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی رسول پنجاب 2018 پیش کریں گے۔

(بی) مسودات قانون پر غور وخوض اور ان کی منظوری

1۔ مسودہ قانون (ترمیم) (ریگولیشن) ساؤنڈ سسٹمز پنجاب 2018 (مسودہ قانون نمبر 13 بابت 2018)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) (ریگولیشن) ساؤنڈ سسٹمز پنجاب 2018 کو فوری طور پر زیر غور لانے کی غرض سے قواعد انضباط کار، صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت متذکرہ قواعد کے قاعدہ 95 کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) (ریگولیشن) ساؤنڈ سسٹمز پنجاب 2018، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے داخلہ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)(ریگولیشن)ساؤنڈ سسٹمز پنجاب 2018 منظور کیا جائے۔

264

2۔ **مسودہ قانون (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب** 2018 (مسودہ قانون نمبر 11 بابت 2018)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب 2018 جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ریونیو، ریلیف واشتمال اراضی نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے ،فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب 2018 منظور کیا جائے۔

3۔ مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) رجسٹریشن 2018 (مسودہ قانون نمبر 12 بابت 2018)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) رجسٹریشن 2018 جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ریونیو، ریلیف واشتمال اراضی نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے ،فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) رجسٹریشن 2018 منظور کیا جائے۔

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا پینتیسواں اجلاس

جمعۃ المبارک،4۔مئی 2018

(یوم الجمع،17۔شعبان المعظم 1439ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10بج کر 18منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

إِن تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا
هِيَ ۖ وَإِن تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَ
يُكَفِّرُ عَنكُم مِّن سَيِّئَاتِكُمْ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿٢٧١﴾
لَّيْسَ عَلَيْكَ هُدَاهُمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَن يَشَاءُ ۗ وَمَا
تُنفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَلِأَنفُسِكُمْ ۚ وَمَا تُنفِقُونَ إِلَّا ابْتِغَاءَ
وَجْهِ اللَّهِ ۚ وَمَا تُنفِقُوا مِنْ خَيْرٍ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنتُمْ
لَا تُظْلَمُونَ ﴿٢٧٢﴾

سورة البَقَرَة آیات 271 تا 272

اگر تم خیرات ظاہر دو تو وہ بھی خوب ہے اور اگر پوشیدہ دو اور دو بھی اہل حاجت کو تو وہ خوب تر ہے اور (اس طرح کا دینا) تمہارے گناہوں کو بھی دور کر دے گا اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے(271)(اے محمدؐ) تم ان لوگوں کی ہدایت کے ذمہ دار نہیں ہو بلکہ اللہ ہی جس کو چاہتا ہے ہدایت بخشتا ہے اور (مومنو) تم جو مال خرچ کرو گے تو اس کا فائدہ تمہی کو ہے اور تم جو خرچ کرو گے اللہ کی

خوشنودی کے لئے کروگے۔ اور جو مال تم خرچ کروگے وہ تمہیں پورا پورا دے دیا جائے گا اور تمہارا کچھ نقصان نہیں کیا جائے گا(272)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

لب پر نعت پاک کا نغمہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے
پیارے نبیؐ سے میرا رشتہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے
اور کسی جانب کیوں جائیں اور کسی کو کیوں دیکھیں
اپنا سب کچھ گنبد خضریٰ کل بھی تھا اور آج بھی ہے
پست وہ کیسے ہو سکتا ہے جس کو خدا نے بلند کیا
دونوں جہاں میں اُن کا چرچا کل بھی تھا اور آج بھی ہے
بتلا دو گستاخ نبیؐ کو غیرتِ مسلم زندہ ہے
اُنؐ پر مر مٹنے کا جذبہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے

سوالات

(محکمہ جات سکولز ایجوکیشن اور ہائر ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات زراعت، سکولز ایجوکیشن اور ہائر ایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور جوابات دیئے جائیں گے۔ محکمہ زراعت سے متعلقہ سوالات کو 8۔مئی 2018 تک pending کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحبہ!

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میں نے فروری 2017 میں Punjab Animal Slaughter Control Act میں ایک ترمیم دی تھی۔ وہ ایک معمولی سی ترمیم تھی۔ Act میں slaughter کی definition جو پہلے سے موجود ہے وہ یہ ہے کہ animals kills by any means میری چھوٹی سی ترمیم تھی جس میں لکھا تھا کہ animal kills according to the method prescribed by Islam

جناب سپیکر! kill by any means کا مطلب تو یہ ہے کہ جانور کو گولی سے مارو یا جھٹکے سے مارو وہ آپ کے لئے جائز ہو جائے گا۔ اس کا سٹینڈنگ کمیٹی میں کابینہ سے جواب آیا کہ ہم یہ ترمیم اس لئے نہیں کر سکتے کہ ایک پنڈورا باکس کھل جائے گا۔ ہمارے Constitution میں ہے کہ ہر قانون اسلام کے ساتھ in-conformity ہونا چاہئے تو پھر اس ترمیم کو نہ ماننے کی کیا وجہ ہے؟ ہمارے اسلامی ملک میں اگر slaughter کی definition یہ آئے گی کہ animal kills by any means تو یہ بڑے افسوس کی بات ہے۔ اگر ہم اپنے اسلامی قوانین کو یہاں پر implement نہیں کر سکتے تو پھر ہم لوگ یہاں کیا کرنے کے لئے بیٹھے ہیں؟

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! میرے خیال میں لاء منسٹر صاحب آتے ہیں تو ان کے سامنے یہ بات رکھیں گے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب نے تو پہلے دوسری باتوں کا جواب دینا ہے جو انہوں نے خواتین کے متعلق کی ہیں۔ آپ اس حوالے سے کوئی ruling دے دیں۔

جناب سپیکر: میں ان کی غیر موجودگی میں کیسے ruling دوں؟ آپ کا مسئلہ کمیٹی کے پاس ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! کمیٹی نے تو اس چیز کے اوپر جواب دے دیا ہے۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب ابھی آئیں گے تو پھر ان سے پوچھ لیں گے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب نہیں آئیں گے، وہ کئی دن سے نہیں آرہے جبکہ وہ لاہور میں ہی ہیں۔ آپ ہر بات لاء منسٹر پر ڈال دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! قانون کی تشریح انہوں نے کرنی ہے میں نے نہیں کرنی۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اگر لاء منسٹر نہیں ہیں تو پارلیمانی سیکرٹری جواب دے دیں۔ ڈاکٹر صاحبہ کا اعتراض بڑا جائز اور valid ہے کہ اگر legislation ہوئی ہے اور وہاں پر اسلام کے مطابق جانور ذبح کرنے کی تعریف نہیں ہے اور kills by any mean ہے تو ڈاکٹر صاحبہ نے جو ترمیم دی ہے اس پر حکومتی بنچوں کو بھی کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہئے۔ ہم سب یہاں پر بہتری کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحبہ کی بہت جائز بات ہے۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف، ڈاکٹر سید وسیم اختر اور ہماری بہن نے جو بات کی ہے۔ لاء منسٹر صاحب یا پارلیمانی سیکرٹری ابھی آجائیں گے۔ انہوں نے جو بات کی ہے انشاءاللہ اس کو take up کر لیں گے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ پہلا سوال محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ دوسرا سوال بھی محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سیکرٹری ہائر ایجوکیشن افسران کی گیلری میں موجود نہیں ہیں۔ سیکرٹری سکولز ایجوکیشن موجود ہیں تو انہیں بھی یہاں موجود ہونا چاہئے تھا۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! Front سے سڑکیں بلاک ہیں لیکن سیکرٹری ہائر ایجوکیشن آرہے ہیں اور وہ within few minutes پہنچ جائیں گے۔ سیکرٹری سکولز اور ایڈیشنل سیکرٹری یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں اور انشاءاللہ سیکرٹری ہائر ایجوکیشن ابھی پہنچ جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: پہلا سوال تو سیکرٹری سکولز سے متعلقہ ہے۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! سیکرٹری سکولز تو یہاں پر تشریف فرما ہیں اور ان کے ساتھ سپیشل سیکرٹری بھی بیٹھے ہیں۔

جناب سپیکر: پہلے دونوں سوال محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں کے ہیں۔۔۔موجود نہیں ہیں؟ ان دونوں سوالات کو وقفہ سوالات ختم ہونے تک pending کیا جاتا ہے اگر وہ اس دوران آگئیں تو ان کو take up کر لیا جائے گا۔ .Should it go with the pendings اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں ان کے سوال کو بھی وقفہ سوالات ختم ہونے تک pending کیا جاتا ہے اگر وہ اس دوران آگئے تو سوال take up کر لیا جائے گا۔ یہ دونوں معزز ممبران ایک ہی جگہ ساہیوال کے ہیں۔ اگلا سوال میاں طارق محمود آف ڈنگہ کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 8564 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں چائلڈ لیبر کا شکار بچوں کے لئے ایوننگ کلاسز سے متعلقہ تفصیلات

*8564: میاں طارق محمود: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں چائلڈ لیبر کے شکار بچوں کے لئے 41 سکولوں میں ایوننگ کلاسز شروع کی گئی ہیں اور یہ سکول لاہور، ملتان اور راولپنڈی میں شروع کئے گئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ سکول پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے تحت چلائے جارہے ہیں؟

(ج) ان سکولوں میں کتنے بچے اب تک داخل ہوئے ہیں؟

(د) حکومت کی طرف سے ان سکولوں کو کتنی رقم بچوں کی فیس ودیگر مدات میں دی گئی ہے یا فراہم کی گئی ہے سکول وار تفصیل مہیا کی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس رُوفن جُولیس):

(الف) درست ہے۔ پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے زیر انتظام "ایجوکیشن ووچر سکیم" کے تحت 2014 میں لاہور، ملتان اور راولپنڈی کے اضلاع میں ایوننگ کلاسز کے پروگرام کا اجراء کیا گیا۔ تاہم راولپنڈی کے کسی سکول کی طرف سے اس سکیم کے لئے کوئی درخواست موصول نہ ہوئی۔ اس وقت صرف لاہور اور ملتان میں 39 سکولز "ایجوکیشن ووچر سکیم" کے تحت ایوننگ کلاسز میں بچوں کو تعلیم فراہم کر رہے ہیں۔

(ب) درست ہے۔ یہ سکول پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کے تحت چلائے جا رہے ہیں۔

(ج) ان سکولوں میں اس وقت 2494 بچے زیر تعلیم ہیں۔

(د) حکومت کی طرف سے ان سکولوں کو فیس کی مد میں -/550 روپے فی طلباء/ طالب علم مبلغ 13,71,700 روپے فراہم کئے جا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ انہیں مفت درسی کتابیں بھی فراہم کی جا رہی ہیں۔ فراہم کردہ رقم کی سکول وار تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرے سوال کے جز (الف) کے جواب میں انہوں نے لکھا ہے کہ درست ہے۔ پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے زیر انتظام ایجوکیشن ووچر سکیم کے تحت 2014 میں لاہور، ملتان اور راولپنڈی کے اضلاع میں ایوننگ کلاسز کے پروگرام کا اجراء کیا گیا تاہم راولپنڈی کے کسی سکول کی طرف سے اس سکیم کے لئے کوئی درخواست موصول نہ ہوئی۔ اس وقت صرف لاہور اور ملتان میں 39 سکولز ایجوکیشن ووچر سکیم کے تحت ایوننگ کلاسز میں بچوں کو تعلیم فراہم کر رہے ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ جواب پڑھتے بھی جا رہے ہیں اور مجھے کہہ رہے ہیں کہ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں جو بات کرنا چاہتا ہوں اس کی وضاحت کر دیتا ہوں تاکہ ان کو پتا چل جائے کہ انہوں نے جواب کیا دینا ہے؟

جناب سپیکر: میاں صاحب! جی، پوچھیں، پوچھیں آپ نے کیا پوچھنا ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا چائلڈ لیبر کا شکار بچوں کے لئے باقی اضلاع میں اس چیز کی ضرورت نہیں کہ وہ ایوننگ کلاسز میں جا کر اپنی تعلیم جاری رکھ سکیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس رُوفن جُولیس): جناب سپیکر! شکریہ۔ گورنمنٹ نے چائلڈ لیبر کے لئے ایوننگ کلاسز شروع کیں تاکہ بچوں کو تعلیم کی طرف متوجہ کیا جا سکے تو کچھ بچے اپنی عمر سے آگے نکل چکے تھے یعنی نرسری یا پریپ کے تمام بچے پانچ یا چھ سال کی عمر کے نہیں تھے ان میں سے کچھ بچے تیرہ، چودہ اور پندرہ سال کے تھے لہٰذا ان بچوں کے لئے ایوننگ کلاسز شروع کی گئی ہیں اور ان کے لئے ایک مخصوص کورس بھی رکھا گیا ہے۔ ان بچوں کے لئے ایسی کتابیں بنائی گئیں تاکہ وہ بچے شوق سے پڑھنا شروع کریں ان میں سے کچھ بچے جن میں خداداد صلاحیت تھی وہ پڑھائی میں بہت آگے نکل گئے ان بچوں کو پھر ایک routine کے مطابق مارننگ کلاسز میں shift کر دیا گیا لیکن جب کوئی نیا کام شروع کیا جاتا ہے تو اس کے لئے کوئی ماڈل بنانے کے لئے دو اضلاع کو لیا جاتا ہے لہٰذا ان دو اضلاع لاہور اور ملتان کو لیا گیا۔ راولپنڈی سے کوئی درخواست موصول نہیں ہوئی اور یہ سکولز پرائیویٹ پارٹنرشپ کے تحت چل رہے ہیں۔ ان سکولز میں بچوں کی موجودہ تعداد 3304 ہے یعنی ان بچوں کی تعداد میں یک دم ایک ہزار کا اضافہ ہوا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ گورنمنٹ نے اس سلسلے میں بہت زیادہ کوشش کی ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! کیا اب یہ سمجھتے ہیں کہ اس چیز کی کوئی ضرورت نہیں ہے کہ باقی اضلاع میں چائلڈ لیبر کے لئے ایوننگ کلاسز کا اجراء کیا جائے ان کے کہنے کا یہ مقصد ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس رُوفن جُولیس): جناب سپیکر! ان سکولز کا جو رزلٹ آیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ باقی اضلاع میں بھی ایسے سکولز کی بہت زیادہ ضرورت ہے لہٰذا پہلے اس مقصد کے لئے دو اضلاع کو لیا گیا ہے۔ راولپنڈی میں اس کو شروع نہیں کیا گیا ہے۔ ہم دوبارہ راولپنڈی کو involve کر لیں گے اور ان سے درخواستیں بھی لے لیں گے اور ان کلاسز کا اجراء دوسرے اضلاع میں بھی کیا جائے گا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا پورے صوبے کو ایک ہی نظر سے دیکھا جاتا ہے، کیا کچھ اضلاع میں تجربے کے لئے یہ سکولز کھولے گئے تھے اگر پورے صوبے کو ایک ہی نظر سے دیکھا جاتا ہے تو پھر ہر ضلع میں ہر جگہ پر اس کے لئے کوئی پالیسی بنائی جاتی اور اس پالیسی کے تحت سکولز کھولے جاتے اگر اس طرح سکولز کھولے جائیں کہ دو تا تین اضلاع میں سکولز کھول دیں اور باقی لوگ اس کو دیکھتے رہ جائیں تو اس کی کیا وجہ ہے اس طرح کیوں کیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: میاں صاحب! انہوں نے تجرباتی طور پر کام شروع کیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس رُوفن جُولیس): جناب سپیکر! جب یہ ایجوکیشن فاؤنڈیشن شروع کی گئی تھی تو اس کے لئے چند مخصوص اضلاع پہلے لئے گئے تھے۔ ہم جب کوئی بھی نئی تجویز شروع کرتے ہیں تو یک دم تمام اضلاع میں شروع نہیں کی جاسکتی کیونکہ اس کی بہت سی وجوہات میں سے ایک وجہ بجٹ کی بھی ہوتی ہے اور کچھ بچوں کو پٹرول پمپس وغیرہ سے جمع کرنا اور ان کا ڈیٹا اکٹھا کرنا۔

جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ پھر اس کے علاوہ بہت سے بچے فیکٹریوں میں کام کرتے ہیں اور ان کے والدین سے بھی پوچھا جاتا ہے کہ آپ اپنے بچوں کو خاص طور پر لڑکیوں کو سکول میں بھیجنا چاہتے ہیں یا نہیں؟ پھر ہمارے غریب طبقے میں آبادی بہت زیادہ ہے۔ ان میں جو بڑی بچیاں ہوتی ہیں وہ اپنی ماؤں کے ساتھ گھر سنبھالتی ہیں ان جیسے لوگوں کو motivate کرنا اور ان کے بچوں کو سکولز میں لے کر آنا پڑتا ہے کہ چلیں یہ بچیاں صبح کے وقت گھر کے کام کاج کر لیں گی تو ان کو چند گھنٹے ایوننگ میں پڑھنے کے لئے بھیج دیں۔ ایک سکیم شروع کی جارہی ہے تاکہ چائلڈ لیبر کو ہر لحاظ سے ختم کیا جائے تو اس کے لئے دو

اضلاع as a model لئے گئے تو اگلے سال نئی اسمبلی میں اس کو شروع کر لیں گے کیونکہ آپ نے ساتویں مرتبہ بھی اسمبلی میں آجانا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں ان کے جواب سے مطمئن نہیں ہوا کیونکہ جو لسٹ مجھے دی گئی ہے اس میں چند سکولوں میں بچوں کی تعداد کم ہے جیسا کہ الحمید ماڈل سکول میں گیارہ بچے ہیں اور کہیں پر بچوں کی تعداد 122، 71 اور کئی سکولوں میں بچوں کی بہت بڑی تعداد ہے ان کی تعداد کو دیکھا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ پورے پنجاب میں چائلڈ لیبر کے لئے اچھے طریقے سے اس چیز کو organize کرنا چاہئے لہٰذا یہ بہت اچھا اقدام تھا جس کو بند کر دیا گیا ہے۔ کیا یہ اس پروگرام کو آگے لے کر جانا چاہتے ہیں تاکہ غریب والدین جو کہیں جا کر مزدوری کرتے ہیں اور واپس آکر اپنے بچوں کو سکول بھیج سکیں یہ کام بُرا تو نہیں ہے؟

جناب سپیکر! میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو ان کا ریکارڈ ہے اس ریکارڈ کے مطابق تو بچوں کی بہت اچھی تعداد ہے اور یہ سکول بالکل صحیح چل رہے ہیں کیا یہ اس پروگرام کو continue کرنا چاہتے ہیں یا ختم کرنا چاہتے ہیں یا پورے صوبے میں اس پر کام کرنا چاہتے ہیں؟

جناب سپیکر: میاں صاحب! انہوں نے کب یہ بات کی ہے کہ ہم اس پروگرام کو ختم کرنا چاہتے ہیں انہوں نے یہ بات تو نہیں کہی وہ تو کہہ رہے ہیں کہ ہم نے تجرباتی طور پر دو اضلاع میں یہ پروگرام شروع کیا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اگر انہوں نے کہا نہیں ہے تو انہوں نے اس کے لئے کچھ کیا بھی تو نہیں ہے۔ راولپنڈی کے حوالے سے یہ کہہ رہے ہیں کہ راولپنڈی کے حوالے سے کوئی درخواست آئے تو پھر ہم وہاں پر سکول کھولیں گے۔ یہ تو پنجاب گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے کہ وہ دیکھے اور لوگوں کو facilitate کرے لہٰذا اس کے لئے تو درخواست کی ضرورت ہی نہیں ہے لہٰذا یہ بتائیں کہ اس بارے میں ان کی کیا پالیسی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس رُوفن جُولیس): جناب سپیکر! دیکھیں جب تک لوگوں کو بتایا نہ جائے یا اخبار میں اشتہار نہ دیا جائے یا ایوننگ کے لئے کوشش نہ کی جائے تو اسی کو کہتے ہیں کہ درخواست موصول کرنا۔

جناب سپیکر! میرے معزز ممبر کی تجویز بہت اچھی ہے ایوننگ کلاسز میں بہت سے بچے پڑھنے آئے ہیں جس سے گورنمنٹ کی حوصلہ افزائی ہوئی ہے۔ امید ہے کہ اگلے tenure میں بھی (ن) لیگ کی حکومت ہوگی اور ہم اس پروگرام کو ہر ضلع میں جاری رکھیں گے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! جی، اب ٹھیک ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہائر ایجوکیشن کے بارے میں ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 9666 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولپور: اسلامیہ یونیورسٹی میں ایوننگ کلاسز ختم کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*9666: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں کس کس شعبہ کی ایوننگ کلاسز چل رہی ہیں اور ان میں کتنے کتنے طلباء وطالبات زیر تعلیم ہیں؟

(ب) اگر یہ پروگرام ختم کر دیا گیا ہے تو کس بنیاد پر ختم کیا گیا ہے جو طلباء دن میں ملازمت کرتے ہیں شام کی کلاسز میں تعلیم جاری رکھتے تھے، ان کے لئے کیا بندوبست کیا گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں درج ذیل شعبہ جات میں شام کی کلاسز چل رہی ہیں:

شعبہ اکنامکس، انگلش، لائبریری اینڈ انفارمیشن سائنسز، میڈیا سٹڈیز، پولیٹیکل سائنس، سرائیکی، اردو اینڈ اقبالیات، اپلائیڈ سائیکالوجی، ایجوکیشن، ایجوکیشنل ٹریننگ، فزیکل ایجوکیشن اینڈ سپورٹس سائنسز، سوشل ورک، عربی، مطالعہ پاکستان، شعبہ تاریخ، اسلامک سٹڈیز،

شعبہ قانون، کامرس، کمپیوٹر سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی، مینجمنٹ سائنسز، فارمیسی، یونیورسٹی کالج آف کنونشنل میڈیسن، یونیورسٹی کالج آف ایگریکلچر اینڈ اینوائرمینٹل سائنسز، یونیورسٹی کالج آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی، کیمسٹری، جیوگرافی، ریاضی، فزکس، شماریات، لائف سائنسز، بائیو کیمسٹری اینڈ بائیو ٹیکنالوجی شامل ہیں۔

اس طرح ایوننگ کلاسز میں پڑھنے والے طلباء کی کل تعداد 3919 ہے اور ایوننگ کلاسز کی تعداد 97 ہے۔

نوٹ: یہاں یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ پہلے جامعہ میں سال میں ایک مرتبہ داخلے ہوتے تھے جو کہ اب سال میں دو مرتبہ (بہار اور خزاں سمسٹر) ہوتے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں جامعہ میں طلباء کی تعداد، آمدنی اور معیارِ تعلیم میں اضافہ ہوا ہے۔

(ب) جامعہ میں شام کی کلاسز کو ختم نہیں کیا گیا جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے۔ صرف ان مضامین کی شام کی کلاسز (35 کلاسز) کو ختم کیا گیا تھا جن میں صبح کے اوقات میں بھی کلاسز ہو رہی تھی۔ جس کی فیس بھی تقریباً دگنی وصول کی جاتی تھی جو والدین پر ایک غیر ضروری بوجھ تھا۔

قوانین کے مطابق پڑھانے والے اوقات (credit hours) سے بھی صرفِ نظر کیا جاتا تھا جس کی HEC اور IUB کے قوانین کے مطابق اجازت نہیں ہے۔

ایسے طلباء جو شام کی کلاسز میں داخل تھے انہوں نے صبح کی کلاسز میں پڑھنا شروع کر دیا ہے جہاں فیس بھی کم ہے اور تعلیم کا معیار بھی بہتر ہے۔

نوٹ: اسی شکایت کی وجہ سے CMIT اپنی تحقیقاتی رپورٹ ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو تقریباً سوا سال قبل جمع کرا چکی ہے۔ جس میں CMIT نے بھی اس معاملے میں کوئی بے ضابطگی نہیں پائی بلکہ جامعہ کے اس اقدام کو سراہا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ یہ جو میرے سوال کے جز (الف) کے جواب میں انہوں نے لکھا ہے کہ اسلامیہ یونیورسٹی میں شعبہ جات میں شام کی کلاسز چل رہی ہیں۔ میں بہاولپور سے تعلق رکھتا ہوں اور میری معلومات کے مطابق وہاں پر کوئی ایوننگ کلاس نہیں چل رہی۔ ایوننگ میں جو داخلے ہوئے تھے انہوں نے ان سٹوڈنٹس کو صبح والی کلاسز میں shift کر دیا اس کے بعد ایوننگ

کلاسز کا سلسلہ بالکل گول ہے اور لوگ پریشان ہیں لہٰذا میں اس جواب کو درست ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ ایوننگ کلاسز کے in lieuلوگ وہاں پر اعزازیہ لے رہے ہیں جو کم از کم تنخواہ کے برابر پہنچا ہوا ہے۔ یہاں پر جوfee structure ہے اس حوالے سےlast time بھی میں نےraise question کیا تھا ۔Last timeجب اس طرح کا سوال آیا تو آپ نے بروقت نوٹس لے کر وائس چانسلر، ہائرایجوکیشن منسٹر گیلانی صاحب، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ، میں اور آپ بھی وہاں پر موجود تھے تو وہاں اس حوالے سے باتیں ہوئی تھیں۔ اسلامیہ یونیورسٹی میں جرمانے کی شرح اورfee structure بھی پنجاب یونیورسٹی کے مقابلے میں تقریباً دُگنا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے اس وقت آپ سے گستاخی کرتے ہوئے۔ یہ سوال پوچھا تھا کہ بہاولپور کے لوگ زیادہ غریب ہیں یا لاہور کے تو آپ نے فی الفور یہ جواب دے دیا کہ بہاولپور کے لوگ زیادہ غریب ہیں لیکن وہاں فیس سٹرکچر زیادہ ہے۔ ایک بچے کے والد صاحب کھوتا ریڑھی چلاتے تھے انہوں نے اپنے بچے کو آٹھ سمسٹر پر مشتمل بزنس ایڈمنسٹریشن میں ڈگری کروائی تو وہ آٹھ سمسٹر میں سے پانچ سمسٹر میں فیس دیر سے جمع کرواتے رہے لیکن کروادی لہٰذا انہوں نے فی سمسٹر 8ہزار روپے جرمانہ لیا جس پر میں نے کافی تگ و دو کی لیکن کوئی ماننے کے لئے تیار نہ ہوا۔ اس بچے کا نوکری کے لئے انٹرویو تھا جس کے لئے ڈگری چاہئے تھی تو اُس کے والد نے 40ہزار روپے قرضہ لے کر ڈگری حاصل کی تھی۔ اسی طرح یہ بھی سوال ہے جس کو میں درست ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں اس لئے میں نے یہpoint اٹھایا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: سوال کو یا جواب کو؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جواب کو۔

جناب سپیکر: میں نے کہا کہ شاید آپ سوال کو درست نہیں مان رہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے اس لئے یہ سوالraise کیا تھا کہ ہائرایجوکیشن کے سیکرٹری صاحب یہاں موجود ہونے چاہئیں کیونکہ یونیورسٹی کا سارا معاملہ اٹھارویں ترمیم کے بعدdevolve ہو گیا ہے لیکن کوئیoversight موجود نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں چونکہ PAC کا ممبر بھی ہوں جس میں یونیورسٹیوں کا break up بھی آیا۔ یونیورسٹی کی سنڈیکیٹ جو higher ادارہ ہے اس میں سب آپس میں ملی بھگت کر کے ہاؤس رینٹ اور اپنی مراعات میں اضافہ کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! ذرا ایک منٹ ٹھہریں۔ رانا ارشد صاحب! سیکرٹری ہائر ایجوکیشن کہاں ہیں؟

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! اُن سے رابطہ کیا ہے، وہ ہائی کورٹ کے قریب ہیں اور ٹریفک کی blockage کی وجہ سے ابھی نہیں پہنچے۔

جناب سپیکر: جی، اس سوال کو اُس وقت تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ سوال 8 تاریخ تک pending کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، میں نے 8 تاریخ تک ٹائم نہیں دیا۔ Let him come لہٰذا اس سوال کو سیکرٹری کے آنے تک pending کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اگر وہ نہ آئے تو پھر 8 تاریخ کو کر دیجئے گا۔

جناب سپیکر: اگر نہ آئے تو پھر کوئی اور بات کروں گا جو آپ سن لیں گے۔ اگلا سوال میاں طارق محمود صاحب کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 9000 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع گجرات میں پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے تحت سکولوں کے نام و دیگر تفصیلات

*9000: **میاں طارق محمود:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے تحت کتنے سکول چل رہے ہیں ان سکولوں کے نام اور جگہ مع ان کے سٹوڈنٹ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) ان سکولوں میں ٹیچرز کی تعیناتی کے لئے کیا تعلیمی قابلیت اور معیار ہے؟

(ج) کیا ان سکولوں میں تعینات ٹیچرز مطلوبہ تعلیمی قابلیت اور معیار کے مطابق ہیں؟

(د) ان میں تعینات ٹیچرز کے نام، عہدہ، پتاجات اور تعلیمی قابلیت بتائیں اوران کو تنخواہ کس گریڈ میں دی جارہی ہے؟

(ہ) کیا یہ حکومت کے علم میں ہے کہ ان سکولوں میں زیادہ تر ٹیچرز میٹرک پاس ہیں حکومت اس بابت کیاکارروائی کررہی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس رُوفن جُولیس):

(الف) ضلع گجرات میں پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے تحت 122 سکول چل رہے ہیں ان سکولوں میں 27,920 طلباء و طالبات تعلیم حاصل کر رہے ہیں جن کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن مستحق گھرانوں کے بچوں کو مفت اور معیاری تعلیم کی فراہمی کے لئے پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کے ذریعے نجی سکولوں کے ساتھ کام کرتی ہے۔ دیگر پرائیویٹ سکولوں کی طرح PEF پارٹنر سکولز اساتذہ کی تعیناتی دستیاب اساتذہ کی روشنی میں خود کرتے ہیں جن کی تعلیمی قابلیت کم از کم میٹرک سے لے کر ایم فل تک ہوتی ہے۔ تاہم پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن ان اساتذہ کی تربیت کا اہتمام و انتظام کرتی ہے۔

(ج) درست ہے۔ ان سکولوں میں تعینات اساتذہ کی تعیناتی پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے قوانین کے مطابق انتظامیہ خود کرتی ہے۔

(د) مذکورہ بالا سکولوں میں ٹیچرز کی تنخواہوں کی ادائیگی سکول انتظامیہ کی ذمہ داری ہے اور ان اساتذہ کا ریکارڈ متعلقہ سکول میں موجود ہوتا ہے۔اساتذہ کی جملہ تفصیل (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) پنجاب حکومت کی پہلی ترجیح آؤٹ آف سکول بچوں کا تعلیمی اداروں میں داخلہ یقینی بنانا ہے۔ نجی سکول مالکان مقامی طور پر دستیاب تعلیمی استعداد کے حامل اساتذہ کو اپنے سکولوں میں تعینات کرنے کا اختیار رکھتے ہیں۔ تاہم محکمہ سکول ایجوکیشن کے زیر نگرانی پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن معیار تعلیم کو مزید بہتر کرنے کے لئے مسلسل مانیٹرنگ اور سالانہ کوالٹی ایشورنس

ٹیسٹ کا انعقاد کرتی ہے۔ مزید بر آں PEF اپنے پارٹنر سکولوں کے اساتذہ کے لئے تربیت کا اہتمام بھی کرتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جز (ج) میں جواب دیا گیا ہے کہ درست ہے کہ ان سکولوں میں تعینات اساتذہ کی تعیناتی پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے قوانین کے مطابق انتظامیہ خود کرتی ہے۔ اسی طرح جز (د) میں ہے کہ مذکورہ بالا سکولوں میں ٹیچرز کی تنخواہوں کی ادائیگی سکول انتظامیہ کی ذمہ داری ہے اور ان اساتذہ کا ریکارڈ متعلقہ سکولوں میں موجود ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: اس میں Annexure-B بھی موجود ہے جسے دیکھ لیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں اسی پر آتا ہوں۔ میں نے جز (د) میں پوچھا ہے کہ ان سکولوں میں تعینات ٹیچرز کے نام، عہدہ، پتاجات اور تعلیمی قابلیت بتائیں اور ان کو تنخواہ کس گریڈ میں دی جاتی ہے؟ میں نے گجرات کا صفحہ کھولا ہے تو آج اس دور میں اس سٹیج پر دیکھ لیں کہ تمام میٹرک پاس ٹیچرز PEF کے سکولوں میں بچوں کو پڑھانے کے لئے رکھے ہوئے ہیں۔ یہاں پر سیکرٹری سکولز ایجوکیشن بیٹھے ہوئے ہیں تو اللہ کا شکر ہے کہ ہمارے سرکاری سکول کافی بہتر جا رہے ہیں کیونکہ وہاں پر highly qualified ٹیچرز پہنچ چکے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان بچوں کا کیا قصور ہے جو سکول PEF کو دیئے گئے ہیں وہاں پر میٹرک پاس ٹیچرز دیئے جا رہے ہیں لہٰذا اس پالیسی کو review کرنے کا انہوں نے کوئی فیصلہ کیا ہے؟ PEF کے اس معاملے کو serious لیا جائے کیونکہ آج اس دور میں ایک میٹرک پاس ٹیچر بچوں کو کیا پڑھائے گا؟

جناب سپیکر! میں ایک چھوٹی سی بات کرتا ہوں کہ میرے پاس گاؤں والے آکر کہتے ہیں کہ سکول PEF کو نہ دیں تو میں نے کہا کہ رُک جائیں تو وہ کہتے ہیں کہ بہت اچھا ہے۔ ان لوگوں نے مجھے کہا کہ ہمارے ہی گاؤں کا ایک نالائق میٹرک پاس ٹیچر ہمارے سکول میں لگا دیا ہے اور آپ کہتے ہیں کہ یہ بات ٹھیک ہے۔ یہ سارا ریکارڈ میرے ہاتھ میں ہے جسے آپ دیکھ لیں کیونکہ یہ PEF والا انتہائی

serious قسم کا issue ہے۔ انہوں نے اپنا بزنس چلا لیا ہے اور بچوں کی تقدیر کے ساتھ کھیل رہے ہیں۔ کیا اس پالیسی کو یہ change کرنا چاہتے ہیں یا نہیں کیونکہ یہ سب آپ کے سامنے ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس رُوفن جُولیس): جناب سپیکر! یہ جو تجویز دیتے ہیں کہ PEF کے سکولوں میں highly qualified ٹیچرز ہونے چاہئیں اس سے گورنمنٹ بھی متفق ہے اور PEF بھی متفق ہے لیکن کچھ حالات اس طرح کے ہو جاتے ہیں کہ surroundings میں ہمیں کوئی ایم اے یا ایم فل نہیں ملتا تو پھر جتنے بھی وہاں پر اساتذہ available ہوتے ہیں تو وہ لے لئے جاتے ہیں اور ضروری نہیں کہ سارے میٹرک پاس اساتذہ ہی رکھے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی on the floor of the House یہ کہا تھا کہ یہ ٹیچرز کے attitude پر منحصر ہے۔ جب ہم نرسری کلاس جسے کچی پکی کہا جاتا ہے اُن بچوں کو alphabets پڑھاتے ہیں، counting سکھاتے ہیں یا چند points سکھاتے ہیں تو ادارے جو پرائیویٹ پارٹنرشپ پر لئے گئے ہیں وہ پہلے ٹیچرز کی ٹریننگ کرواتے ہیں اور ان کی monitoring بہت سخت ہے۔ وہ ٹیچرز کو بتاتے ہیں کہ بچوں کو کس طرح سے پڑھانا ہے چاہے وہ ٹیچر میٹرک، ایف اے یا بی اے ہے کیونکہ انتظامیہ نے ہر حال میں اپنا سکول چلانا ہوتا ہے۔ اگر ایک میٹرک پاس ٹیچر وہاں سے میسر ہو کر سکول میں لگ گئی ہے تو کیا وہ بچوں کو points نہیں سکھا سکتی، وہ A,B,C نہیں سکھا سکتی یا وہ الف، ب والا قاعدہ نہیں پڑھا سکتی؟ جب انتظامیہ کی طرف سے ایک monitoring cell اوپر بیٹھا ہے تو وہ ٹیچر بالکل پڑھا لیتی ہے اور اچھا result دیتی ہے۔ کئی میٹرک پاس لڑکیوں کا رویہ اتنا اچھا ہوتا ہے کہ ایم اے سے بھی اچھی ثابت ہوتی ہیں۔

جناب سپیکر! دوسری ایک بات جو ہمارے علم میں daily practice میں آئی ہے کہ جو ایم فل یا ایم اے ٹیچرز لیتے ہیں تو وہ اگر پرائمری سیکشن کے اندر پڑھا رہے ہیں تو وہ اپنی job سے satisfy نہیں ہیں۔ وہ اسی کوشش میں ہوتے ہیں کہ ہم اب گورنمنٹ کے ملازم ہو گئے ہیں اس لئے ہم کسی کالج یا ہائر ادارے میں چلے جائیں گے۔ میٹرک، ایف اے یا سادہ بی اے پاس لڑکیاں اگر میسر ہوں تو PEF ضرور آپ کی اس تجویز پر غور کرے گا۔ ہماری سٹینڈنگ کمیٹی برائے ایجوکیشن کی میٹنگ بھی

تھی جس میں ہماری معزز ممبر بشریٰ بٹ نے کہا تھا کہ ہمیں ایک معیار بنانا پڑے گا جس طرح گورنمنٹ کے ٹیچرز کو بھرتی کیا جاتا ہے لہٰذا ہم اس تجویز پر غور کر رہے ہیں۔ شکریہ

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! صرف میں ہی نہیں بلکہ پورا ایوان اس جواب سے مطمئن نہیں ہے۔ وہ بزنس مین آئے ہے اور سستے سے سستے ٹیچرز لے کر پڑھا رہے ہیں۔ جتنے گاؤں میں سکول یہاں پر لکھے ہوئے ہیں اس کی ساری لسٹ میرے پاس موجود ہے کیونکہ ان تمام سکولوں میں ایم اے ٹیچرز بیٹھے ہوئے ہیں۔ وہ صرف سستے ٹیچر لیتے ہیں جو کہ میں سمجھتا ہوں کہ قوم کا سب سے بڑا issue ہے لہٰذا PEF کے اس issue پر آپ فوری طور پر ایوان کی کمیٹی بنائیں جو اس معاملے کو دیکھے اور آپ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو direction دیں کیونکہ یہ بہت غور طلب مسئلہ ہے۔ ہمارے وہ سرکاری سکول جن کا معیار بہتر جا رہا ہے اور پرائیویٹ سکول نیچے جا رہے ہیں۔ وہاں پر PEF کی وجہ سے ہمارے بچوں کا future بالکل تباہ ہو رہا ہے۔ ایک نالائق میٹرک پاس ٹیچر ستا لے کر سکولوں کو دے دیا جاتا ہے جس کی وجہ سے تعلیم کا کوئی حال نہیں رہا۔

جناب سپیکر! میں یہ معاملہ آپ پر چھوڑتا ہوں کیونکہ یہ سارا کچھ آپ کے سامنے ہے۔ آپ اس کو غور سے دیکھ لیں لیکن میں اس پر یہ ضرور کہوں گا کہ اس معاملے پر فوری طور پر ایک کمیٹی بنائیں جو کمیٹی ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو direction pass کرے۔

جناب سپیکر: جی، سٹینڈنگ کمیٹی ایجوکیشن already موجود ہے لہٰذا یہ سوال اس کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔ کمیٹی اپنی رپورٹ 20 مئی تک دے گی۔

میاں طارق محمود: جی، ٹھیک ہے۔ مہربانی

جناب سپیکر: اگلا سوال ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ) کا ہے۔

ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 9700 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سیالکوٹ: گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج ڈسکہ میں خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*9700:ڈاکٹر محمد آصف باجوہ(ایڈووکیٹ): کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج ڈسکہ (برائے خواتین) میں لیکچرارز/پروفیسرز کی کل کتنی اسامیاں ہیں۔ کتنی اسامیاں کون کون سے مضامین کی خالی ہیں؟

(ب) گورنمنٹ کالج فار بوائز ڈسکہ میں لیکچرارز/پروفیسرز کی کل کتنی اسامیاں ہیں اور کتنی اسامیاں کون کون سے مضامین کی خالی ہیں؟

(ج) کیا دونوں کالجز کے پرنسپل صاحبان نے حکومت کو ان اسامیوں کو پُر کرنے کی خاطر کوئی مراسلہ ارسال کیا ہے یا نہیں، مکمل تفصیلات فراہم کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین ڈسکہ میں کل 50اسامیاں ہیں جن میں سے 21اسامیاں پُر ہیں اور29اسامیوں پرCTIs کام کر رہے ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔PPSC کے تحت انہیں پر کرنے کا عمل جاری ہے۔

(ب) گورنمنٹ ڈگری کالج ڈسکہ میں کل 54اسامیاں ہیں جن میں سے39اسامیاں پُر ہیں اور 15 اسامیوں پرCTIs کام کر رہے ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔PPSC کے تحت انہیں پر کرنے کا عمل جاری ہے۔

(ج) محکمہ کو پرنسپل صاحبان کی طرف سے ہر ماہ خالی اسامیوں کی تفصیل فراہم کر دی جاتی ہے۔ حکومت محکمہ کی پالیسی کے مطابق خالی اسامیوں کو پُر کر رہی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر محمد آصف باجوہ(ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ایک گرلز اور بوائز کالج ہے۔ ایک کالج میں 21 اسامیاں اور ایک میں 15 اسامیاں خالی ہیں جو کئی سالوں سے ہیں۔ گزشتہ کم از کم آٹھ نو سالوں سے اسی طرح ہے کہ یہ اسامیاں خالی ہیں اور CTIs کے ذریعے کام چلا رہے ہیں۔ اصل وجہ یہ ہے اور ڈیپارٹمنٹ کے لوگ بھی یہاں پر موجود ہیں۔

جناب سپیکر: یہ سوال کالج کے متعلقہ ہے؟

ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! کالج کے متعلقہ ہے۔

جناب سپیکر: سیکرٹری ہائر ایجوکیشن کو پہلے آنے دیں۔ یہ سوال بھی اُس وقت تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ جب وہ آئیں گے تو اسے take up کر لیں گے ورنہ کمیٹی کے سپرد کر دیں گے۔

ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 9495 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سکولوں میں پھلدار درخت لگانے کی تجویز و دیگر تفصیلات

*9495: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) شہروں میں جہاں جگہ موجود نہیں ہوتی اور سکول اپ گریڈ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے تو سکول کی عمارت کو کثیر المنزلہ کرنے کی کوئی پالیسی وضع کی گئی ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو پالیسی کی تفصیل پیش کی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سکولوں میں پھلدار درخت کے پھلوں کو بھی سرکاری طور پر نیلام کرنے کی پالیسی ہے کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کے نتیجہ میں سکول انتظامیہ پھلدار درختوں کو لگانے کی حوصلہ شکنی کرتی ہے کیا حکومت اس پالیسی کو پبلک انٹرسٹ میں تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تا کہ پھلدار درخت سکولز میں لگ سکیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس رُوفن جُولیس):

(الف) سرکاری سکولوں کی اپ گریڈیشن کے لئے اُن کی عمارات کو کثیر المنزلہ کرنے کی کوئی پالیسی نہ ہے۔ تاہم اگر کوئی سکول مجوزہ شرائط برائے اپ گریڈ کی تمام شقوں پر پورا اترتا ہو تو اُس سکول کی عمارت پر دوسری منزل تعمیر کی جاسکتی ہے بشرطیکہ اُس سکول کی عمارت کی بنیادیں ڈبل سٹوری بنانے کے اصولوں کے مطابق ہوں۔

(ب) سرکاری سکولوں میں پھلدار درختوں کے پھلوں کو سرکاری طور پر نیلام کرنے کی کوئی پالیسی نہ ہے اگر کسی سکول میں پھلدار درخت موجود ہوں تو سکول کونسل کے ممبران کے تعاون اور مشاورت سے اُن کے پھلوں کی نیلامی کی جاسکتی ہے۔ یہ بات درست نہ ہے کہ سکول انتظامیہ پھلدار درخت لگانے کی حوصلہ شکنی کرتی ہے بلکہ اس امر کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے کہ سکولوں میں دوسری قسم کے درختوں کے ساتھ ساتھ پھلدار درخت بھی لگائے جائیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جس طرح پورے ملک کی آبادی بڑھی ہے اسی طرح شہروں کے اندر بھی آبادی بڑھی ہے۔ شہروں میں یہ ہوتا ہے کہ سکول کو مزید اپ گریڈ کرنے کے لئے یعنی پرائمری کو مڈل، مڈل کو ہائی اور ہائی کو ہائر سیکنڈری کرنے کے لئے محکمہ کی پہلی پالیسی کے تحت زمین درکار ہوتی ہے کہ ہر اپ گریڈیشن کے اوپر اتنی کنال زمین چاہئے جو کہ شہروں میں دستیاب نہیں ہوتی نتیجتاً یہ ایک مشکل صورتحال پیدا ہو جاتی ہے۔ اب انہوں نے admit کیا ہے کہ عمارات کو کثیر المنزلہ کرنے کی کوئی پالیسی نہ ہے۔ حکومت کو یہ پالیسی بنانی چاہئے اور میں اس میں اتنا ضرور add کروں گا کہ اگر یہ پالیسی بنائیں تو یہ پنجاب کے لئے بہتر ہے۔ محکمہ تعمیرات کے آرکیٹیکچر مری کے لئے بھی وہی ڈیزائن بنا دیتے ہیں جو چولستان کا ڈیزائن ہوتا ہے یعنی مری کا موسم کیسا ہے اور چولستان کا موسم کیسا ہے اور ہسپتالوں کے ساتھ بھی یہی ہوتا ہے۔ بہرحال میں پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ سے یہ چاہتا ہوں کہ اس بارے میں کوئی پالیسی وضع کی جائے اور کوئی اچھی تجویز دی جائے۔

جناب سپیکر: پالیسی آپ نے بنانی ہوتی ہے۔ وہ تو بات کریں گی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! نہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ حکومت کو represent کر رہی ہیں ناں تو وہی بتائیں گی۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس رُوفن جُولیس): جناب سپیکر! اب جو کثیر المنزلہ نئے سکولز اور کالجز بن رہے ہیں جہاں پر کافی رقبہ بھی ہے تو وہاں پر حکومت ڈبل سٹوری یعنی کثیر المنزلہ عمارتیں بنا رہی ہے۔ یہاں پر اگر کسی سکول میں بچوں کی بہت زیادہ تعداد ہو گئی ہے تو اس کی بنیاد اور نقشے کو دیکھنا پڑے گا۔ اگر اس کی بنیاد کمزور ہے یا ایک ہی بلڈنگ بن سکتی ہے۔ جو سکولز پہلے سے چل رہے ہیں یا پرانی عمارتیں ہیں تو پھر وہاں پر دوسری بلڈنگ بنانا تو خطرہ ہی ہو گا ناں۔ ڈاکٹر صاحب کی تجویز بہتر ہے اور نئی بلڈنگز جو بن رہی ہیں وہاں پر ڈبل سٹوری کا نقشہ دے رہے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں اس کو contest نہیں کرتا اور صرف اتنی humble request اس سوال کے توسط سے کر رہا ہوں کہ اس بارے میں کوئی قابل عمل پالیسی بنائی جائے اور جب بلڈنگز کے ڈیزائن بنائیں تو مری و شمالی علاقہ جات اور چولستان، بہاولپور اور ڈی جی خان کے موسم کو سامنے رکھ کر بنائے جائیں جو کہ بہتر ہو کیونکہ جواب میں لکھا ہے کہ سکول کی عمارت پر دوسری منزل تعمیر کی جا سکتی ہے بشرطیکہ اُس سکول کی عمارت کی بنیادیں ڈبل سٹوری بنانے کے اصولوں کے مطابق ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: یہ capacity کے حساب سے ہے کہ ڈبل سٹوری بلڈنگ بن سکتی ہے یا نہیں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ڈبل سٹوری بنائیں۔ اب اگر سکول میں بچوں کی تعداد بڑھ گئی ہے اور بلڈنگز کی بنیاد کمزور ہے جس پر دوسری منزل نہیں بن سکتی تو بچے کہاں جائیں گے؟ یہ سوال تو پیدا ہو جاتا ہے ناں اس لئے میں یہ نہیں کہتا کہ اب تک کیوں نہیں ہوا بلکہ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ اب اس کے بارے میں کوئی قابل عمل پالیسی وضع کریں۔ ماشاء اللہ اب دن تو تھوڑے ہی حکومت کے رہ گئے ہیں لیکن کوئی پالیسی وضع ہو جانی چاہئے۔

جناب سپیکر! میں یہ بھی عرض کروں کہ میں اس وقت سیکرٹری سکولز سے متاثر ہوں وہ بہت اچھے اور visionary آدمی ہیں جو کہ یہ کام کر سکتے ہیں تو حکومت اس کو take up کرے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس رُوفن جُولیس): جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحب کی اچھی تجویز ہے اور ان کی اس تجویز پر ضرور عملی جامہ پہنایا جائے گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جز (ب) پر میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ میں عملی بات کر رہا ہوں ظاہر ہے کہ ہم عوام کے اندر موجود ہوتے ہیں تو ہیڈ ماسٹر صاحبان بالعموم پھلدار درختوں کو سکولوں میں لگانے کی حوصلہ شکنی کرتے ہیں کیونکہ انہیں یہ پریشانی لاحق ہو جاتی ہے کہ پھل کا ٹھیکہ کریں گے اور اس کا نیلام کریں گے۔ چونکہ پھل بچے توڑ کر لے جائیں گے تو اس طرح کی وہاں پر کیفیت ہوتی ہے اور میں یہاں پر بھی یہ بات آپ کی خدمت میں عرض کر رہا ہوں تو اس حوالے سے بھی کوئی سوچ سمجھ کر پالیسی بنائیں اور انہیں open کریں کہ پھلدار درخت لگایا کریں کیونکہ اس سے بچوں کی teaching ہوتی ہے کہ یہ اس پھل کا درخت ہے اور وہ اس پھل کا درخت ہے۔ اس طرح کا کوئی معاملہ کریں کیونکہ میں جو عملی مشکل براہ راست جانتا ہوں وہ میں نے عرض کی ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس رُوفن جُولیس): جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحب کی تجاویز ہمیشہ اچھی ہوتی ہیں اور سیکرٹری سکولز بھی سن رہے ہیں تو ایسا ہی ہو گا لیکن اصل چیز یہ ہے کہ ایسے درخت لگائے جائیں جن سے بچوں کو سایہ ملے۔ ایسے درخت لگائیں چاہے وہ پھلدار نہ بھی ہوں لیکن خوب صورت نظر آتے ہوں۔ ملتان وغیرہ کا علاقہ تو آم کے حوالے سے مشہور ہے تو اگر ایک آدھا درخت آم کا بھی لگ جائے تو اچھا پھل دے گا جس سے بچے بھی خوش ہو جائیں گے لیکن بچے تنگ بہت کرتے ہیں چاہے کتنی بڑی بھی ان کے اوپر پابندی لگائی جائے۔ سایہ فراہم کرنا ہمارا مقصد ہے، باغ بنانا ہمارا مقصد ہے، پھول اور پودے لگانا ہمارا مقصد ہے لیکن اگر آپ کہتے ہیں تو جہاں جہاں چاہتے ہیں آپ آم کے درخت لگالیں۔ شکریہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! نہیں، یہ ٹھیک ہے کہ آپ کی باتیں بھی اپنی جگہ درست ہیں لیکن میں جو بات عرض کر رہا ہوں کہ حکومت کی طرف سے یہ notify ہونا چاہئے کہ اگر پھلدار درخت ہیں تو

ان کی نیلامی وغیرہ کے چکروں میں ہیڈ ماسٹر کو نہ ڈالیں کیونکہ وہ پریشان ہو جاتا ہے۔ جو لگا ہوا ہے لگنے دیں۔ بس میں چاہتا ہوں کہ وہاں ایسا ماحول ہو۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس رُوفن جُولیس): جناب سپیکر! جب سے سکول کونسلیں بنی ہیں تو یہ ان کی مرضی سے ہوتا ہے۔ آپ اپنے حلقے میں سکولوں میں بنی ہوئی کونسلوں میں تجاویز دے دیں اور پھلدار درختوں کی monitoring بھی کر لیں کہ جو جو درخت لگوانا چاہتے ہیں وہ لگوالیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: اگلا سوال ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ) کا ہائر ایجوکیشن کے حوالے سے ہے لیکن سیکرٹری صاحب شاید کہیں راستے میں ہیں اور پتا نہیں وہ راستہ بھول گئے ہیں یا کہیں راستے میں کہیں کسی نے روک لیا ہے تو ان کے آنے تک اس سوال کو pending کرتے ہیں۔

ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے اس سوال کو pending کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، اس سوال کو سیکرٹری ہائر ایجوکیشن کے آنے تک pending کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ شُنیلا رُوت کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر 9647 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع اوکاڑہ میں اسسٹنٹ ایجوکیشن افسران کی بھرتی کی تفصیلات

*9647: **محترمہ شُنیلا رُوت:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ تعلیم ضلع اوکاڑہ نے مورخہ 10۔ نومبر 2016 کو اشتہار اخبار روزنامہ "ایکسپریس" لاہور برائے بھرتی اسسٹنٹ ایجوکیشن افسران دیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کیٹیگری کے لئے تمام ماسٹر ڈگری ہولڈر کو اہل قرار دیا گیا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بی ایس سی انجینئرنگ چار سالہ کورس جو کہ ایم ایس سی کے برابر ہے لیکن ضلع اوکاڑہ کے علاوہ پورے صوبہ میں اس ڈگری ہولڈر کو اس اسامی پر تعینات کیا گیا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ تعلیم ضلع اوکاڑہ کے افسران نے من مانی کرتے ہوئے بی ایس سی انجینئرنگ، فارماڈی اور DVM ہولڈر کو اس اسامی کے لئے نااہل قرار دیتے ہوئے فارغ کر دیا ہے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا فیصلے کو کمپلینٹ ریجکشن سیل نے غلط قرار دیا اور مذکورہ بالا کیٹیگری کے حامل امیدواروں کو اہل امیدواروں کی لسٹ میں شامل کرنے کو کہا؟

(و) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلعی تعلیمی افسران اوکاڑہ نے مذکورہ فیصلے کی وضاحت کے لئے بذریعہ میمو نمبر4065/ریکروٹمنٹ مورخہ 29۔جون2017 کو مراسلہ بنام سیکرٹری سکولز ایجوکیشن بھیجا جس کا آج تک جواب نہیں ملا اگر ہاں تو کیا حکومت ان امیدواروں کو اہل امیدواروں کی فہرست میں شامل کرنے کو تیار ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس رُوفن جولیس):

(الف) درست ہے۔ بمطابق ریکروٹمنٹ پالیسی17-2016اسسٹنٹ ایجوکیشن آفیسرز کی بھرتی کا اشتہار شعبہ تعلیم ضلع اوکاڑہ کی جانب سے دیا گیا۔

(ب) درست ہے۔ بھرتی پالیسی2016میں مذکورہ کیٹیگری کے لئے تمام ماسٹرز ڈگری ہولڈرز کو اہل قرار دیا گیا تھا۔

(ج) بی ایس سی انجینئرنگ اسسٹنٹ ایجوکیشن آفیسرز کی تقرری کے لئے مطلوبہ تعلیمی قابلیت نہ ہے۔ اسسٹنٹ ایجوکیشن آفیسرز کے لئے مطلوبہ تعلیمی قابلیت کسی بھی سبجیکٹ میں ماسٹر ڈگری کا ہونا ہے اسی فیصلے کو رٹ پٹیشن نمبر63185/17لاہور ہائی کورٹ لاہور میں سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے اپنے آرڈر مورخہ 28.08.2017میں برقرار رکھا ہے۔

(د) اسسٹنٹ ایجوکیشن آفیسرز کی اسامی کے لئے مطلوبہ قابلیت کسی بھی مضمون میں ماسٹر ڈگری ہے لہٰذا بی ایس سی انجینئرنگ کی بنیاد پر درخواست مسترد کرناJustifiedہے۔

(ہ) درست ہے۔ڈویژنل کمپلینٹ سیل ساہیوال نے مذکورہ ڈگری ہولڈرز کو شامل کرنے کا کہا تھا تاہم18۔2017کی بھرتی پالیسی کے مطابق مطلوبہ تعلیمی قابلیت رکھنے والے امیدواروں کو بطور اے ای او تعینات کیا گیا اور17۔2016کی بھرتی پالیسی کوری پلیس کیا گیا۔ پالیسی کی کاپی(Annex-A)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) درست ہے۔ سی ای او(ڈی ای اے)اوکاڑہ کی جانب سے جون2016سیکرٹری، محکمہ سکول ایجوکیشن کو مراسلہ بھیجا گیا جس میں اے ای او کی تعیناتی کے بارے میں وضاحت کی استدعا کی گئی تاہم اسی دوران نئی بھرتی پالیسی برائے سال18۔2017نافذ العمل ہو گی جس کے تحت تمام تقرریاں ہو چکی ہیں اور AEOکی کوئی پوسٹ خالی نہ ہے۔ نئی پالیسی میں اے ای او کی اسامی کے لئے مخصوص مضامین میں ماسٹر ڈگری ہولڈرز کو اہل قرار دیا گیا ہے جبکہ بی ایس سی انجینئرنگ، فارماڈی اور DVMہولڈرز مذکورہ اسامی کے لئے درخواست دینے کے مجاز نہ ہیں۔ پالیسی18۔2017کی کاپی(Annex-B)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: جواب سے مطمئن ہیں؟ بڑی بات ہے۔ اگلا سوال نمبر9729میاں محمد رفیق کا ہے اس سوال کوpendingکیا جاتا ہے۔ آج انہیں کیا ہو گیا ہے وہ آج آئے کیوں نہیں؟ اگلا سوال ڈاکٹر نوشین حامد کا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سوال نمبر9744ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ کے سکولوں میں تشدد کرنے والے اساتذہ کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

*9744:ڈاکٹر نوشین حامد: کیاوزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
(الف) صوبہ کے سکولوں میں تشدد اور مار کٹائی کے واقعات پر محکمہ سکولز ایجوکیشن نے کوئی کارروائی کی ہے؟
(ب) کیا اس کے سدباب کے لئے محکمہ کوئی مؤثر عملی اقدامات اٹھائے کا ارادہ رکھتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس رُوفن جُولیس):

(الف) محکمہ سکول ایجوکیشن نے سکولوں میں طلبہ پر تشدد اور جسمانی سزا کے خاتمے کے لئے واضح ہدایات بذریعہ لیٹر نمبر DD(M)Misc-2011 مورخہ 17.12.2011 جاری کر رکھی ہیں۔ مزید یہ کہ ماضی میں بھی بذریعہ لیٹر نمبر PS/SS(S)Misc/2005/127 مورخہ 14.12.2005 جاری کردہ سپیشل سیکرٹری سکولز ہدایات اردو زبان میں جاری کی گئی تھیں جن کے مطابق تمام سربراہانِ ادارہ ومالکان سرکاری و نجی سکولوں کو پابند کیا گیا کہ وہ سکولوں کے مرکزی دروازوں پر نصب شدہ بورڈ پر جسمانی تشدد پر پابندی کی ہدایات تحریر کروائیں۔ لیٹر کی کاپی (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
مزید برآں محکمہ سکول ایجوکیشن کی جانب سے نوٹیفکیشن نمبر DD(M)/Child Protection/2018 مورخہ 23.01.2018 کے تحت جسمانی سزا کی مکمل تشریح / وضاحت کے ساتھ مزید ہدایات جاری کی گئی ہیں۔ جس کے مطابق بچوں پر سزا لاگو کرنے والے اساتذہ و دیگر متعلقہ اتھارٹیز کے خلاف سزا کے احکامات جاری کئے گئے ہیں ان تمام جاری کردہ احکامات پر عملدرآمد کرتے ہوئے متعلقہ اضلاع کی ایجوکیشن اتھارٹیز شکایات کی صورت میں طلباء پر تشدد کرنے والے اساتذہ کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کرتی ہیں۔ لیٹر کی کاپی (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ سکول ایجوکیشن کی جانب سے تمام پرائیویٹ / سرکاری سکولوں سے جسمانی سزا کے مکمل خاتمے کا پلان جاری کیا گیا ہے اور مؤثر عملی اقدامات اُٹھائے جا رہے ہیں جن کے نتیجے میں سکولوں سے جسمانی سزا کے خاتمے میں مدد ملی ہے۔ بچوں پر تشدد کرنے والے اساتذہ

کے خلاف متعلقہ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹیز فوری طور پر عمل کرتے ہوئے قانون کے مطابق کارروائی کرتی ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! جز(ب) میں جواب ہے کہ جسمانی سزا کو ختم کرنے کے لئے مؤثر عملی اقدامات اٹھائے جارہے ہیں تو میں یہ پوچھوں گی کہ وہ کون سے عملی اقدامات ہیں کیونکہ لکھا نہیں ہوا کہ کون سے عملی اقدامات کئے ہیں اور ان اقدامات کی وجہ سے کتنے teachers کو سزائیں ہوئیں یا ان اقدامات کے کیا نتائج آئے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پریس گیلری خالی ہے ذرا اسے بھی چیک کروالیں۔

جناب سپیکر: پریس گیلری میں تو صحافی بیٹھے ہوئے ہیں۔ وہ آپ کو نظر نہیں آتے ہوں گے اس لئے آپ تھوڑا سا رخ اُدھر کرکے دیکھ لیں شاید نظر آجائیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جی، نظر آگئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحبہ!

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! جن عملی اقدامات کا انہوں نے ذکر کیا ہے ان کے متعلق بتادیں کیونکہ 2011 میں بھی ایک نوٹیفکیشن ہوا تھا، اس کے بعد 2015 میں بھی ہوا اور 2018 میں بھی نوٹیفکیشن ہوا تھا تو یہ صرف نوٹیفکیشنز کی حد تک ہی اقدامات ہیں لیکن مجھے عملی اقدامات کہیں نظر نہیں آئے کیونکہ ہم آج بھی دیکھتے ہیں کہ سکولوں میں تشدد کے واقعات اور خاص طور پر سپیشل بچوں کے ساتھ تشدد کے واقعات ہوئے ہیں تو عملی اقدامات کا بتائیں کہ کیا کسی کو ابھی تک کوئی سزا ہوئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس رُوفن جُولیس): جناب سپیکر! میں ڈاکٹر صاحبہ کے سوال پر خوش ہوں کہ انہوں نے اچھا سوال کیا ہے۔ حکومت کی zero tolerance کی پالیسی ہے۔ کوئی ٹیچر اگر کسی بچے پر تشدد کرتا ہے تو اسے فوری طور پر فارغ کر دیا جاتا ہے، باقاعدہ اس کی

انکوائری لگتی ہے اور بچے کا میڈیکل ہوتا ہے لیکن اسی دن سے جس دن تشدد کا واقعہ ہوتا ہے۔ وہ ٹیچر سکول میں نہیں آسکتا اسے فارغ کر دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! جو دوسری بات پوچھی کہ اب کیا ہوا ہے؟ پرائیویٹ سکول ہوں یا سرکاری سکول ان کے باہر پینٹ کر کے لکھ دیا جاتا ہے کہ "مار نہیں پیار" یہ ہر سکول کے باہر لکھا جاتا ہے۔ بچوں کو پیار سے سمجھایا جاتا ہے اور اس کی ہیلپ لائن بھی دی ہوئی ہے کہ اگر کسی بچے پر تشدد ہوتا ہے تو اطلاع دی جائے اور اطلاع ملنے پر پھر حکومت اس پر اقدامات کرتی ہے۔ میں یہاں دوسری بات یہ بتانا چاہتی ہوں کہ اس وقت 53 ہزار سکولوں میں ساڑھے چار لاکھ ٹیچرز ہیں۔ ہم جتنا بھی کنٹرول کریں ہر سال کسی نہ کسی سکول میں دس بارہ ٹیچر اس قسم کے آجاتے ہیں جو loose tempered ہوتے ہیں لیکن ہم ان کو tolerate نہیں کرتے اور ان کو فوراً فارغ کر دیا جاتا ہے۔ بہت سے اساتذہ PEEDA Act 2006 میں گئے ہوئے ہیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میں ان کے اقدامات کو تو appreciate کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ نے پوچھا ہے کہ کیا کسی کو سزا ہوئی ہے اگر آپ کے پاس detail ہے تو بتا دیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس رُوفن جُولیس): جناب سپیکر! یہ ضمنی سوال ہے انہوں نے اس کی تفصیل نہیں مانگی لیکن ان کو تفصیل دے دی جائے گی۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میرا یہ سوال "عملی اقدامات" میں cover ہو جاتا ہے۔ سوال تھا کہ کون سے عملی اقدامات کئے ہیں؟ اس کا جواب تو یہ ہونا چاہیئے تھا کہ اتنے اتنے ٹیچرز کو اس کی خلاف ورزی کرنے پر فارغ کیا گیا ہے۔ یہ ضمنی سوال تو نہیں ہے یہ میرے سوال میں included ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات جس کا ذکر پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ نے کیا ہے کہ "مار نہیں پیار" ہر سکول میں لکھ کر لگایا ہوا ہے۔ میں نے گورنمنٹ کے بہت سارے سکول ایسے دیکھے ہیں جہاں پر یہ تحریر آویزاں نہیں ہے۔ یہ آرڈر تو چلا گیا ہے مگر اس پر implementation نہیں ہے مجھے تو سرکاری سکولوں کی majority میں یہ نظر آتا ہے کہ یہ تحریر نہیں ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! اس پر سختی سے عملدرآمد کرایا جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (محترمہ جوئس رُوفن جُولیس): جناب سپیکر! اس پر ضرور کارروائی ہوگی۔ اگر پرائیویٹ سکولوں میں بھی تشدد ہوتا ہے تو ہم اس کی رجسٹریشن کینسل کر دیتے ہیں۔ گورنمنٹ اتناzero tolerance کی پالیسی پر عمل کرتی ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! zero tolerance کی پالیسی تو ٹھیک ہے مگر ابھی تک مجھے تو کوئی ایک ٹیچر اس کے اوپر فارغ ہوتا نظر نہیں آیا، کوئی ایک سکول بند ہوتا نظر نہیں آیا پھر یہ عملی اقدامات کیا ہیں؟ یا تو یہ practically دکھائیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! اس پر پوری طرح عملدرآمد کرائیں۔ اگلا سوال نمبر 9776 چودھری محمد اشرف کا ہے یہ ہائر ایجوکیشن سے متعلق ہے اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9757 محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگر وہ وقفہ سوالات کے دوران تشریف لے آئیں تو ان کا سوال take up کر لیا جائے گا۔ اگلا سوال چودھری محمد اشرف کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ کے دو سوال ہو چکے ہیں اب آپ سوال نہیں کر سکتے لہٰذا سوال نمبر 9765 کو dispose of کیا جاتا ہے اور سوالات بھی ختم ہوئے۔ شکریہ

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ساہیوال محکمہ سکولز ایجوکیشن کے ماتحت سکولوں کے لئے فرنیچر کی خریداری سے متعلقہ تفصیلات

*9440: محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 17-2016 کے دوران محکمہ سکولز ایجوکیشن ساہیوال نے کتنا فرنیچر کہاں کہاں سے خرید کیا؟

(ب) کیا فرنیچر کی خرید کے لئے اخبارات میں اشتہار دیا گیا تو ان اخبارات کے نام و تاریخ بتائیں؟

(ج) کیا فرنیچر کی خریداری کے لئے کوئی کمیٹی بنائی گئی تھی تو اس کمیٹی میں شامل ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ اور جگہ تعیناتی کی تفصیل بتائیں؟

(د) یہ فرنیچر کس کس سکول کو فراہم کیا گیا اور کتنی تعداد میں کون کون سی آئٹم فراہم کی گئی؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) سال 17۔2016 کے دوران محکمہ سکولز ایجوکیشن ضلع ساہیوال نے فرنیچر خرید نہیں کیا۔

(ب) جواب (الف) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

(ج) ایضاً

(د) ایضاً

پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے سال 17۔2016 کے بجٹ اور مسنگ فسیلٹیز سے متعلقہ تفصیلات

*9442: محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: کیاوزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن نے سال 17-2016 صوبہ میں تعلیم کے فروغ کے لئے کیا اہداف طے کیا تھا تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) سال 17-2016 میں پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کا ڈویلپمنٹ و نان ڈویلپمنٹ بجٹ کتنا رکھا گیا تھا؟

(ج) ضلع ساہیوال میں پرائمری/مڈل/ہائی سکولز میں missing facilities کے لئے کتنا بجٹ سال 17-2016 میں رکھا گیا نیز کتنا بجٹ سال 17-2016 میں خرچ کیا گیا؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانامشہود احمد خان):

(الف) پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن صوبہ پنجاب کے تمام اضلاع میں بلا معاوضہ معیاری تعلیم کے فروغ کے لئے پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے ذریعے پارٹنر سکولوں کو مالی معاونت فراہم کر رہی ہے۔ سال 17۔2016 میں باقاعدہ تعلیم کے حصول کے لئے پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن نے اپنے وابستہ سکولوں میں 23,50,000 بچوں کے داخلہ کا طے شدہ ہدف حاصل کیا۔ مزید بر آں تمام داخل ہونے والے بچوں کی ماہانہ ٹیوشن فیس اور مفت نصابی کتب کی فراہمی کو یقینی بنایا گیا۔ تعلیم کے فروغ کے لئے پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن نے اساتذہ /ہیڈ ٹیچر کی پیشہ ورانہ تربیت کروانے کے لئے کانٹی نیوئس پروفیشنل ڈویلپمنٹ پروگرام (CPDP) کا شعبہ قائم کر رکھا ہے جس میں ٹیچر ڈویلپمنٹ پروگرام اور سکول لیڈرشپ ڈویلپمنٹ پروگرام شامل ہیں۔ اس پروگرام کا بنیادی مقصد پیف سے الحاق شدہ/منسلک سکولوں کے طلباء کو بہتر اور تربیت یافتہ اساتذہ کی فراہمی ہے۔

(ب) سال 17۔2016 میں حکومت پنجاب کی جانب سے پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کو مبلغ 17۔ارب روپے ڈویلپمنٹ بجٹ کی مد میں فراہم کئے گئے جبکہ نان ڈویلپمنٹ بجٹ کی مد میں کوئی رقم فراہم نہ کی گئی۔

(ج) ضلع ساہیوال میں مالی سال 17۔2016 کے دوران پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں میں بنیادی سہولیات کی فراہمی کے لئے 94.120 ملین روپے مختص کئے گئے جس میں سے 58.602 ملین روپے خرچ ہوئے۔ تفصیل حسب ذیل ہے:

نام سکیمز	کل مختص بجٹ	خرچ
1۔ تعمیر چاردیواری 34 سکیمیں	89.180 ملین	56.204 ملین
2۔ ٹائلٹ بلاک 13 سکیمیں	4.940 ملین	2.398 ملین
میزان	94.120 ملین	58.602 ملین

لاہور پی پی۔159 میں پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں کی تعداد اوران کی عمارات کی مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*9757: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔159 لاہور میں کتنے پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکول (بوائز و گرلز) کہاں کہاں کس کس نام سے چل رہے ہیں؟

(ب) کتنے سکولز کی عمارات اپنی اور کتنے سکولز پرائیویٹ جگہوں پر چل رہے ہیں کتنے سکولز کی عمارات نہیں ہیں اور کتنے سکولز کی عمارات ناکافی ہیں؟

(ج) اس حلقہ کے سکولوں میں طالب علموں اور ٹیچرز کی تعداد سکول وار بتائیں؟

(د) کس کس سکول میں ٹیچرز کی کس کس عہدہ اور گریڈ کی اسامی خالی ہے؟

(ہ) ان سکولوں میں سال 17-2016 اور 18-2017 کے دوران کتنی رقم فراہم کی گئی ہے تفصیل سکولز وار بتائیں؟

(و) کتنے سکولز کی عمارات ان سالوں کے دوران تعمیر کی گئی ہے سکولز کے نام بتائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) پی پی۔159 لاہور میں سرکاری سکولوں کی کل تعداد 116 ہے۔ تفصیل درج ذیل ہے:

بوائز	تعداد	گرلز	تعداد	میزان
پرائمری سکولز	47	پرائمری سکول	41	88
مڈل سکول	05	مڈل سکول	07	12
ہائی سکول	09	ہائی سکول	07	16
ہائر سیکنڈری سکول	--	ہائر سیکنڈری	--	--
میزان	61	میزان	55	116

مذکورہ بالا سکولوں کے نام وپتاجات کی تفصیل(Annex-A)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس حلقہ میں کوئی بھی سکول پرائیویٹ جگہوں پر نہیں چل رہاہے۔اور تمام سکولوں کی اپنی عمارات ہیں۔کسی بھی سکول کی عمارت ناکافی نہ ہے۔

(ج) حلقہ پی پی۔159 کے سرکاری سکولوں میں طالب علموں اور اساتذہ کی سکول وار تعداد (Annex-B)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) حلقہ پی پی۔159 کے سرکاری سکولوں میں اساتذہ کی98اسامیاں خالی ہیں۔تفصیل (Annex-C)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) حلقہ پی پی۔159کے سرکاری سکولوں میں مالی سال17۔2016اور18۔2017کے دوران درج ذیل رقوم فراہم کی گئیں۔

لیول	رقم برائے17۔2016	رقم برائے18۔2017
پرائمری	17,629,828	4,407,457
مڈل	6,459,500	1,614,875
ہائی	19,146,960	4,786,740
میزان	43,236,288	10,809,072

فراہم کردہ رقم کی سکول وار تفصیل(Annex-D)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) ان سالوں کے دوران مندرجہ ذیل دو سکولوں میں اضافی کمرہ جات کی تعمیر منظور ہوئی۔

1۔ گورنمنٹ گرلز مڈل سکول ننگر 2۔ گورنمنٹ بوائز ہائی سکول کیجالاء

گجرات پی پی۔112 میں سکولوں کی تعداد اور بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*9765: چودھری محمد اشرف: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔112 گجرات میں کتنے پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولز (بوائز و گرلز) کہاں کہاں چل رہے ہیں؟

(ب) ان میں سے کتنے سکولز کی عمارات نہ ہیں؟

(ج) کتنے سکولز کی عمارات طالب علموں کی تعداد کے مطابق نہ کافی ہیں؟

(د) کس کس سکول میں ٹیچرز کی اسامیاں کب سے خالی پڑی ہیں؟

(ہ) ان کے سال17-2016اور18-2017 کے بجٹ میں کتنی رقم فراہم کی گئی تھی کتنی خرچ ہوئی اور کتنیlapseہوئی؟

(و) ان کی missing facilitiesکون کون سی ہیں یہ سہولیات کب فراہم کی جائیں گی اور خالی اسامیاں کب تک پُر کی جائیں گی اور عمارات کب تک تعمیر ہوں گی؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) پی پی۔112 گجرات میں کل197 سرکاری سکولز ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

گرلز پرائمری	97	بوائز پرائمری	41
گرلز ایلیمنٹری	11	بوائز ایلیمنٹری	14
گرلز ہائی سکول	18	بوائز ہائی سکول	16
گرلز ہائر سیکنڈری سکول	02	بوائز ہائر سیکنڈری سکول	--

مندرجہ بالا سکولوں کی جائے مقام کی تفصیل(Annex-A)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پی پی۔112 گجرات میں کوئی سکول ایسا نہ ہے جس کی عمارت نہ ہو۔

(ج) پی پی۔112 گجرات میں32 سکولز ایسے ہیں جن میں اضافی کمرہ جات کی ضرورت ہے۔

(د) حلقہ پی پی۔112 گجرات کے جن سکولوں میں اساتذہ کی کمی تھی وہاں حالیہ بھرتی کے بعد اساتذہ تعینات کر دیئے گئے ہیں۔ اب ان سکولوں میں اساتذہ کی کمی نہ ہے۔

(ہ) سال17۔2016کے دوران پی پی۔112 گجرات کے سکولوں کے لئے5.732ملین روپے مختص کئے گئے جو کہ خرچ کئے جا چکے ہیں۔سال18۔2017میں ان سکولوں کے لئے 2.596ملین روپے مختص کئے گئے جو ان سکولوں کی بہتری کے لئے استعمال کئے جا رہے ہیں جبکہ کوئی رقمlapseنہ ہوئی ہے۔

(و) پی پی۔112 گجرات میں32سکولز ایسے ہیں جن میں اضافی کمرہ جات درکار ہیں۔یہ اضافی کمرہ جات آئندہ ترقیاتی منصوبہ19۔2018کے دوران تعمیر کر دیئے جائیں گے۔اس کے علاوہ ان سکولوں میں کوئی مسنگ فسیلٹیز نہ ہیں۔حالیہ بھرتی کے بعد مذکورہ حلقہ کے سکولوں میں خالی اسامیاں پُر کر دی گئی ہیں۔

جناب سپیکر: جی،پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن!آپ بتائیں کہ آج سیکرٹری ہائر ایجوکیشن کیوں نہیں آئے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن(محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر!ویسے توHe has always been very regularاور وہ ہر دفعہ آتے ہیںissues. He might has got someمیری گزارش ہو گی کہ آپ ہائر ایجوکیشن سےrelatedساراایجنڈاpendingفرمادیں۔

جناب سپیکر: میں pending ایسے نہیں کروں گا۔ آپ سیکرٹری ہائر ایجوکیشن کو اس معزز ایوان کی طرف سے اور میری طرف سےdispleasureدیں۔ہائر ایجوکیشن سے متعلقہ تمام سوالات کو مورخہ 8۔مئی2018تک کے لئےpendingکیا جاتا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی،میاں محمد اسلم اقبال!

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر!شکریہ۔آپ نے چند دن پہلےdirectionدی تھی جب میں نے ایک مسئلہ اٹھایا تھا کہ سمن آباد اور اس کے قرب وجوار کی مین روڈز پر جہاں گرلز سکول ہے،بچوں کا سکول ہے،بڑوں کا سکول ہے،ڈسپنسری ہے اور گراؤنڈ بھی ہے وہاں بہت زیادہ گند اور ملبہ پڑا ہوا ہے۔میں نے اس کی تصویریں اب پھر دوبارہ منگوائی ہیں۔نیشنل بنک کالونی کے اردگرد بھی ملبہ پھینک دیا گیا ہے۔آپ

کی Chair نے direction دی تھی کہ within eight days اس کی compliance کر کے اسمبلی کو دی جائے۔ متعلقہ محکموں کو لیٹر بھی لکھے گئے ہیں لیکن بات وہی ہے کہ اسمبلی کی بے توقیری جو متعلقہ ڈیپارٹمنٹس کر رہے ہیں مجھے اس کی سمجھ نہیں آ رہی ہے۔ اگر آپ کی Chair یہ direction بھی دے پھر اس پر کام نہ ہو، کام جائز ہو اور اس میں کوئی دوسرا مسئلہ بھی نہ ہو تو پھر یہ سوچنے والی بات ہے کہ ہم نے یہاں آ کر کرنا کیا ہے؟

جناب سپیکر! میری request ہے کہ Chair ابھی متعلقہ تمام ڈیپارٹمنٹ کے heads کو direction دے کہ وہ یہاں پر آئیں اور آپ کے چیمبر میں اس کی hearing ہو تاکہ اس مسئلے کو حل کیا جائے۔ یہ مفاد عامہ کا معاملہ ہے۔ آپ direction دیں کہ ابھی سارے یہاں پہنچیں تاکہ انہیں احساس ہو کہ اسمبلی کی طاقت کیا ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: میں ان کو آج تو نہیں بلاؤں گا۔ متعلقہ تمام محکموں کے heads کو بروز پیر مورخہ 7۔ مئی 2018 دوپہر ایک بجے میرے چیمبر میں بلایا جائے۔ میاں محمد اسلم اقبال! آپ بھی وہاں تشریف لائیں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! تمام محکموں کے نمائندوں کو بلایا جائے کیونکہ وہ ایک دوسرے پر ملبہ ڈال رہے ہیں۔ ایک کہتا ہے کہ محکمہ ہاؤسنگ کرے گا دوسرا کہتا ہے کہ ایل ڈی اے کرے گا اور وہ کہتا ہے کہ یہ کارپوریشن کرے گی۔

جناب سپیکر: 7۔ مئی کو تمام محکموں کے heads کو بلایا جائے گا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! شکریہ

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جناب جاوید اختر مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون ایگریکلچرل مارکیٹنگ ریگولیٹری اتھارٹی پنجاب 2018 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب جاوید اختر: جناب سپیکر! میں

The Punjab Agricultural Marketing Regulatory Authority Bill 2018 (Bill No. 20 of 2018)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: آپ نے رپورٹ تو پیش کر دی ہے کیا کوئی اچھی بات بھی ہوئی ہے اور اس کو پاس کر دیا ہے؟

جناب جاوید اختر: جناب سپیکر! ہم نے پاس کر دیا ہے۔

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) مجلس قائمہ برائے آبکاری و محصولات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ پہلے تو آپ یہ بتائیں کہ آپ نے کیا کیا ہے جو 31۔مئی تک توسیع لے رہے ہیں؟ آپ کو 31۔مئی تک توسیع نہیں دی جائے گی بلکہ 28۔مئی تک توسیع دی جا سکتی ہے۔ اگر آپ اتنا کر سکتے ہیں تو کر لیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ نے بہت اچھا سوال کیا ہے کہ اس کمیٹی نے کیا کیا ہے؟ اس میں سوال یہ کیا گیا تھا کہ گاڑیاں جعلی رجسٹرڈ ہوئی ہیں اور الحمدللہ آپ کی supervision میں کمیٹی نے وہ جعلی گاڑیاں probe کی ہیں اور جو آفیشلز ملوث تھے محکمہ نے ان کو suspend بھی کر دیا ہے۔ الحمدللہ ایوان کی طاقت سے یہ سارا کچھ ہوا ہے۔ آپ مہربانی فرمائیں اب چونکہ رپورٹ مرتب کرنی ہے اس کے لئے آپ ہمیں 31۔مئی تک توسیع دے دیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ نے 31۔ مئی 2018 تک توسیع مانگی ہے اور میں نے 28۔ مئی 2018 تک دینی ہے۔

نشان زدہ سوال نمبر 8288 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے آبکاری و محصولات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ

Starred Question No.8288 asked by Mr. Muhammad Arshad Malik Advocate, MPA(PP-222)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے آبکاری و محصولات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 28۔ مئی 2018 تک توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

Starred Question No.8288 asked by Mr. Muhammad Arshad Malik Advocate, MPA(PP-222)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے آبکاری و محصولات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 28۔ مئی 2018 تک توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

Starred Question No.8288 asked by Mr. Muhammad Arshad Malik Advocate, MPA(PP-222)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے آبکاری و محصولات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 28۔ مئی 2018 تک توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جی، اب ڈاکٹر نوشین حامد مجلس قائمہ برائے لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتی ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) اینیملز سلاٹر کنٹرول پنجاب 2016 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

The Punjab Animals Slaughter Control (Amendment) Bill 2016 (Bill No. 5 of 2016) moved by Dr Nausheen Hamid, MPA (W-356)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 31۔ مئی 2018 تک توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

The Punjab Animals Slaughter Control (Amendment) Bill 2016 (Bill No. 5 of 2016) moved by Dr Nausheen Hamid, MPA (W-356)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 31۔ مئی 2018 تک توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

The Punjab Animals Slaughter Control (Amendment) Bill 2016 (Bill No. 5 of 2016) moved by Dr Nausheen Hamid, MPA (W-356)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 31۔ مئی 2018 تک توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: محترمہ شُنیلا رُوت مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتی ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ توسیع کی تحریک پیش کر دیں۔

نشان زدہ سوال نمبر 8974 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

نشان زدہ سوال نمبر 8974 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31۔ مئی 2018 تک کی توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ رپورٹ پیش کرنے کی میعاد 28۔ مئی 2018 تک رکھیں تو بہتر بات رہے گی۔

محترم شُینلا رُوت: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

نشان زدہ سوال نمبر 8974 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 28۔ مئی 2018 تک کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

نشان زدہ سوال نمبر 8974 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 28۔ مئی 2018 تک کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: جی، اب سید حسین جہانیاں گردیزی تحاریک استحقاق کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹیں پیش کریں۔

تحاریک استحقاق نمبر 20 بابت 2015، نمبر 3، 6 بابت سال 2017 اور نمبر 2، 9، 11 اور 13 بابت سال 2018 کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

سید حسین جہانیاں گردیزی: جناب سپیکر! میں

تحریک استحقاق نمبر 20 بابت سال 2015، 3، 6 بابت سال 2017، 2، 9، 11، 13 بابت سال 2018 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

رپورٹ

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: محترمہ راحیلہ انور مجلس قائمہ برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتی ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

نشان زدہ سوالات نمبر 8531، 8960، 9282 اور 9340 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری کی رپورٹ

ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"نشان زدہ سوالات نمبر 8531، 8960، 9282 اور 9340 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31۔ مئی 2018 تک توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"نشان زدہ سوالات نمبر 8531، 8960، 9282 اور 9340 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31۔ مئی 2018 تک توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"نشان زدہ سوالات نمبر 8531، 8960، 9282 اور 9340 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31۔ مئی 2018 تک توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

پوائنٹ آف آرڈر

جناب شکیل آئیون: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترم!

کرسچئن میرج سرٹیفکیٹ کا یونین کونسلز میں رجسٹرڈ کرنے کا مطالبہ

جناب شکیل آئیون: جناب سپیکر! میں ایک بہت اہم مسئلے کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے کرسچئن میرج سرٹیفکیٹ یونین کونسل میں درج نہیں ہو رہے اور ہم تمام ایم پی ایز صاحبان منسٹر صاحب سے بھی ملے ہیں۔ بہر حال انہوں نے یقین دہانیاں بھی کروائیں ہیں لیکن ابھی کوئی

مسئلہ حل ہوا نہیں ہے۔ یہاں پر لاء منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہیں تو ہم چاہتے ہیں کہ کرسچئن میرج سر ٹیفکیٹ رجسٹرڈ ہو۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر جی، فرمائیں!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں معزز وزیر قانون کا شکر گزار ہوں۔ انہوں نے آج سے دو سال پہلے تمام 36 اضلاع کے ڈپٹی کمشنر جو اس وقت ڈی سی اوز تھے ان کو written ہدایات جاری کی تھی کہ minorities کے جتنے بھی نکاح ہیں یا فوتیدگی سر ٹیفکیٹ یا برتھ سر ٹیفکیٹ ہیں ان سب کو رجسٹرڈ کیا جائے اور اس کے ساتھ ساتھ اس کو نادرا کے ساتھ attach کیا جائے۔ ان کی بات کچھ حد تک درست ہے کہ بہت سارے ضلعے ایسے ہیں جہاں پر ڈپٹی کمشنرز۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ان کی بات پر کچھ کر سکتے ہو۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں صرف یہ request کرتا ہوں کہ گورنمنٹ کی طرف سے ہدایات جاری ہوئی ہیں جو کہ لاء منسٹر نے لوکل گورنمنٹ کی طرف سے ہدایات جاری کیں لیکن جو معزز ممبر نے فرمایا ہے تو میں دوبارہ اس کو دیکھ کر تمام ڈپٹی کمشنرز کو بلکہ ہر یونین کونسل میں within one or two days ہدایات بھجوا دیتا ہوں۔ مزید اگر کوئی violation ہوئی ہیں تو وہ بھی بتائیں۔ We are ready to solve it.

جناب سپیکر: چلیں! ٹھیک ہے۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! منسٹر صاحب جس کا ذکر کر رہے ہیں کہ تمام اضلاع میں نوٹیفکیشن دے دیئے گئے ہیں لیکن اس کے باوجود implementation یہاں تک لاہور میں بھی نہیں ہو رہا۔ وہ ضلعے ایسے ہیں جن میں دیہات آتے ہیں۔ جب وہ اپنا نکاح جو کہ ہمیں Human Rights Punjab کی طرف سے بھی نکاح کا رجسٹرڈ ملتا ہے۔ جب اس رجسٹرڈ کو نادرا میں اندارج کرانے جاتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس نوٹیفکیشن کی کاپی نہیں ہے۔ ایک ان کی طرف سے یہ جواب ہوتا ہے اور دوسرا یہ ہے کہ جتنا یہ نکاح رجسٹرڈ کروانے میں دشواری اور ذلت اٹھانی پڑتی ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ ناقابل برداشت ہے چونکہ حکومت کا یہ آخری ماہ چل رہا ہے براہ مہربانی آپ کے توسط سے وزیر قانون اور وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور بیٹھے ہیں تو وہ اس پر implementation کروانے کے لئے اپنا کردار بھی ادا کریں اور وہ نوٹیفکیشن جو تمام اضلاع میں دیا گیا ہے اس کی کاپی تمام Minority Parliamentarians کو بھی دے دیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ نے ان بات کی سن لی ہے۔

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! مجھے پتا ہے کہ یہ بات کیوں ہو رہی ہے۔ جناب شہزاد منشی کو پتا ہے کہ تمام ڈپٹی کمشنرز جو اس وقت ڈی سی اوز تھے میں نے پہلے بھی جناب شہزاد منشی سے request کی کہ ان کو یہ نوٹیفکیشن بھجوا دیا ہے لیکن جب یہ کہتے ہیں کہ ہمیں کاپی نہیں ملی تو ہر ایک کو کاپی بھی مل جائے گی اور اگر کسی جگہ پر نکاح رجسٹرڈ نہیں ہو رہا تھا تو اس کی کوئی نہ کوئی example بھی دیں باقی گورنمنٹ کا یہ آخری سال ہے اور پھر انشاءاللہ آگے گورنمنٹ آئے گی۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، اللہ خیر کرے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، آپ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔ خیر ہووے۔ جی، محترمہ!

وزیر قانون کی جانب سے معزز خواتین کے بارے میں کہے گئے ہتک آمیز الفاظ پر معذرت کرنے کا مطالبہ

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! لاء منسٹر اس وقت اسمبلی میں موجود ہیں اور بات یہ ہوئی تھی کہ جو 29۔اپریل کے جلسے میں انہوں نے خواتین کے لئے ہتک آمیز الفاظ استعمال کئے تھے ان کے یہاں پر آنے پر ان سے apology ڈیمانڈ کی جائے گی۔ یہاں پر بیٹھی ہوئی تمام اسمبلی کی جو ممبران ہیں وہ بھی اس جلسے میں موجود تھیں اور بہت ساری معتبر بلکہ ساری کی ساری معتبر خواتین وہاں موجود تھیں اور اس پر ان کے خلاف مذمتی قرارداد نیشنل اسمبلی میں بھی پاس ہوئی ہے۔ تمام ٹی وی females اینکرز نے ان کا

بائیکاٹ کرنے کا اعلان کیا ہے۔ خواتین میں اس وقت انتشار کی کیفیت ہے۔ جس قسم کے الفاظ انہوں نے معزز خواتین کے بارے میں استعمال کئے تھے یہ سیاسی ورکرز کی توہین ہے، قائد اعظم کا فرمان ہے کہ جب تک خواتین مردوں کے شانہ بشانہ نہیں چلیں گی تب تک کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔ انہوں نے ان خواتین کے بارے میں یہ الفاظ استعمال کئے ہیں جن کو قائد اعظم نے خود اس میں شامل کیا ہے تو میری آپ کے توسط سے درخواست ہے کہ ہمیں لاء منسٹر سے public apology چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، میرے خیال میں لیڈر آف دی ہاؤس اور پنجاب حکومت کے ترجمان کی طرف سے بھی معذرت کی گئی تھی۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور (راناثناءاللہ خان): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، راناصاحب!

وزیر قانون وپارلیمانی امور (راناثناءاللہ خان): جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں یہ کہنا چاہوں گا۔۔۔

جناب سپیکر: جی، تحمل اورآرام سے ذرامہربانی کریں۔ اچھے طریقے سے جی، وزیر قانون!

وزیر قانون وپارلیمانی امور (راناثناءاللہ خان): جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ۔ محترمہ نے جو بات کی ہے میں اس سلسلے میں ان کی اور جو دیگر ممبران بیٹھے ہیں ان کی خدمت میں بھی یہ بات پیش کرنا چاہوں گا کہ یہ میری کوئی 20 منٹ کی میڈیا ٹاک تھی اور یہ political statement تھی۔

جناب سپیکر! اس میں، میں نے خدانخواستہ خدانخواستہ کوئی غلط messaging نہیں کی اور میں نے خدانخواستہ کسی کے اوپر focused اور targeted الزام نہیں لگایا۔ یہ میری political statement تھی اور اس بیس منٹ میں سے کوئی دس سیکنڈ کی بات ہو گی کہ جس میں ایک جملہ بلکہ اس جملے میں بھی ایک لفظ جو عموماً ہم استعمال کرتے رہتے ہیں لیکن اس کے اوپر اعتراض ہوا۔ جیسے ہی اس اعتراض کی طرف اسی دن شام کو میری توجہ دلائی گئی، دنیا چینل کے ایک پروگرام میں جناب مجیب الرحمٰن شامی بڑے معزز ہمارے ایک صحافی ہیں تو publicly اور اس وقت وہ پروگرام on air ہو رہا تھا، live تھا۔ I withdraw my those words in that sentence اس کی بعد لیڈر آف

دی اپوزیشن سے بھی بات ہوئی اور بعد میں ایک اور پروگرام میں ان کے ایک سینئر سیاستدان بھی موجود تھے تو میں سمجھتا ہوں کہ جو سٹیٹمنٹ، جو لفظ ہے وہ on record نہیں ہے That has been withdrawn. اس پر further بات کرنا مناسب نہیں ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! یہ تالیاں کس بات پر بجا رہے ہیں؟ اپنی ماؤں، بہنوں کو گالیاں دینے پر، یہ کون سا سیاسی بیان تھا؟ Shame on you.

جناب سپیکر: سنیں، بات کو سنیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میڈیا میں ہونے والی بات جو ہے اسے ایوان میں ویسے بھی کرنا اب مناسب نہیں ہے لیکن اگر یہ apology اور shame کی بات ہو گی تو پھر یہاں پر جو کچھ ہوا ہے، ہو تا رہا ہے اور ہو رہا ہے۔ پھر یہ سارا کچھ ہی ہو گا۔ پھر ساری apology ہو گی، ساری shame ہو گی، پھر ایک لفظ کسی کا نکال کر shame اور apology نہیں ہو گی۔ یہاں پر وہ وہ کام ہوئے ہیں کہ جن کے متعلق اگر بات کی جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ بات بہت دور تک جاتی ہے۔

معزز خواتین ممبران حزب اختلاف: آپ محترمہ بے نظیر بھٹو (شہید) کے خلاف بھی ایسی باتیں کرتے رہے ہیں، یہ ریکارڈ پر ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: رانا صاحب! کیا کر رہے ہیں، کیا کر رہے ہیں؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ ماحول جو ہے، جس طرح آپ نے کہا تھا کہ رانا صاحب آپ بات کرنے لگے ہیں تو ذرا احتیاط سے یا تحمل سے۔ میری گزارش یہ ہے کہ جب یہ کہتے ہیں کہ میں نے وہ بیان withdraw کر لیا تو اس پر sorry کر دیں۔

جناب سپیکر: دیکھیں! یہ بات کہنا اور اس کے بعد clapping ہونا، ٹریژری بنچز پر بیٹھی ہوئی ہماری بہنیں یا دوسرے لوگ ہیں یہ اچھا نہیں لگا۔ یہ سب کی عزت ہے۔ یہ ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کی اگر آپ نے یہ جو بات کہی ہے، آپ نے اپنا جو بیان ہے وہ withdraw کر لیا ہے اور اس کے بعد ساتھ آپ یہ بات کریں کہ ایک ایک بات ہو گی، جو ہو رہا ہے وہ بھی آئے گا، اس پر بھی بات چلے گی تو وہ چلا

لیں بات کہ کیا ہو رہا ہے یعنی یہ بات مزید جو ہے اس کے اوپر میں نہیں سمجھتا simple is this کہ انہوں نے اگر کہا کہ میں withdraw کرتا ہوں اور میں sorry کرتا ہوں، یہ بات کر لیں۔ (قطع کلامیاں)

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! گلالئی بھی کسی کی بیٹی ہے اور Tyrian بھی کسی کی بیٹی ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! یہ طریق کار غلط ہے۔ میاں صاحب معزز ہیں، ایک بات ہو گئی۔ معزز منسٹر نے کہہ دیا کہ وہ withdraw کرتے ہیں تو آپ یہ گلالئی کی طرف کیس لے کر جا رہے ہیں، کبھی Tyrian کی طرف، یہ آپ کون سی بات کر رہے ہیں؟

معزز خواتین ممبران حزب اختلاف: یہ sorry کریں۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ دیکھیں! میری بات سنیں۔ میری بات سنیں۔ آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ دیکھیں! خواتین کا بہت بڑا مقام ہے۔

معزز خواتین ممبران حزب اختلاف: یہ sorry کریں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! Tyrian کے بارے میں انٹر نیشنل کورٹ نے فیصلہ دیا ہے اس کے بارے میں بھی یہاں پر بات ہو گی۔

جناب سپیکر: یہ آپ کیا کرنا چاہتے ہیں؟

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! یہ طریق کار غلط ہے۔ اگر منسٹر صاحب نے کہہ دیا ہے کہ میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں تو پھر Tyrian کی بات ہو گی اور انٹر نیشنل کورٹ کا فیصلہ اس ایوان میں آئے گا۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! پہلے گلالئی سے sorry کریں۔

معزز خواتین ممبران حزب اختلاف: جناب سپیکر! یہ معافی مانگیں۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔جی، چنیوٹی صاحب! آپ بتائیے کیا کہنا چاہتے ہیں۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! قائد اعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ نے خواتین کے جو حقوق بیان کئے ہیں، بہت اچھی بات ہے رانا صاحب نے جب withdraw بھی کر لیا تو پھر کس طریقے پر زور دیا جا رہا ہے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس قانون ساز اسمبلی میں اگر شریعت کی توہین ہوتی رہے، شریعت کا مذاق اڑایا جاتا رہے اس پر کوئی مواخذہ نہیں۔ شریعت نے بڑی وضاحت کے ساتھ کہا ہے کہ عورت اپنا سر ڈھانپ کر چلے، اپنے سر کو ننگا نہ رکھے اس کا تو احترام کیا نہیں جاتا۔(نعرہ ہائے تحسین)

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: مولانا صاحب جواب دیں کہ ماؤں، بہنوں کے بارے میں ایسے الفاظ کہے جائیں تو کیا وہ ٹھیک ہیں؟

معزز ممبران حزب اختلاف: شیم، شیم۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے اور میں لاء منسٹر سے بھی یہ کہوں گا کہ ماحول کو خراب کرنے کی بجائے، اگر انہوں نے اپنے الفاظ withdraw کر لئے ہیں تو اس سے ان کے قد میں کوئی کمی نہیں آئے گی، ان کی شان میں کوئی فرق نہیں پڑے گا، اٹھ کر کھلے دل کے ساتھ اگر آپ کو یہ احساس ہو گیا، آپ نے on air کہہ دیا، آپ نے اسمبلی میں بھی کہہ دیا کہ میں نے وہ جو جملے ہیں انہیں withdraw کر لیا ہے تو یہ کہہ دیں کہ .I am sorry for that اس میں اتنی ego کا مسئلہ بنانے والی کوئی بات ہی نہیں ہے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! یہ اسمبلی میں تو بات ہی نہیں ہوئی۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میرا نہیں خیال کہ اس میں کوئی ہٹ دھرمی کرنی چاہئے۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ بھی کوئی اچھا مشورہ دیں، مہربانی کریں، اچھا مشورہ دیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! Tyrian کا کیا قصور ہے، Tyrian کا کیا قصور ہے؟ انٹرنیشنل کورٹ نے فیصلہ دیا ہے۔ یہ بتائیں کہ Tyrian کا کیا قصور ہے اور

عائشہ گلالئی کا کیا قصور ہے؟ Tyrian کے بارے میں انٹر نیشنل کورٹ نے فیصلہ دیا ہے کہ بغیر شادی کے بیٹی ہوئی ہے۔ (قطع کلامیاں)

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں دونوں اطراف کے خواتین و حضرات سے گزارش کرتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: لیڈر آف دی اپوزیشن بول رہے ہیں، آپ تشریف رکھیں۔ آرڈر پلیز۔ Have your seats. Have your seats. Order please. Order please. ان کو بات کرنے دیں۔ ان کی بات سننے دیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس میں میرا یہ سوال ہے کہ یہاں اسمبلی کے اندر ماحول کو خراب کرنے کی بجائے ایک اچھے طریقے سے، smooth طریقے سے یہ ایوان چل رہا تھا، راناصاحب نے اپنی بات کو withdraw کر لیا اور خواتین اگر کہہ رہی ہیں کہ اس پر آپ sorry کر دیں اور withdraw کا مطلب بھی sorry ہے تو sorry کرنے سے کسی کی شان میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی۔

جناب سپیکر! میں لاء منسٹر سے یہ عرض کروں گا کہ آپ نے بڑے پن کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے الفاظ کو withdraw کیا ہے، آپ کو غلطی کا احساس ہو گیا ہے تو آپ اس پر sorry کر دیں۔ اس پر آپ نے اتنا بڑا ego کا مسئلہ بنا لیا ہے، اس سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ آپ کو احساس ہوا ہے اور اس پر sorry کہنے سے یہاں آپ کی شان میں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ آپ کو sorry کرنا چاہئے، آپ نے یہ بات کی اور اس میں احتیاط کا دامن آپ نے ہاتھ سے چھوڑا اور میں ایک دفعہ نہیں، میں متعدد دفعہ ان کی خدمت میں عرض کر چکا ہوں کہ جو حساس معاملات ہوتے ہیں، ختم نبوت کے معاملے میں بھی انہوں نے اس طرح کی بات کی کہ جو بعد میں issue بنا اور بعد میں انہوں نے وہ اپنے الفاظ واپس لئے اور وضاحت کرنا پڑی۔

جناب سپیکر! اس طرح کی بات کرنا کہ جس سے پورے ملک کے اندر apart from that کہ کوئی خاتون کس پارٹی کی ہے، قومی اسمبلی کے اندر ٹریژری بنچوں میں ان کی حکومت ہے وہاں unanimous resolution پاس ہوا ہے کہ خواتین کے بارے میں تضحیک آمیز جو جملے کسے جاتے ہیں، جو

باتیں ہوتی ہیں اس کی مذمت کی گئی ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ رانا ثناء اللہ صاحب بڑے پن کا مظاہرہ کریں اور اٹھ کر کہیں کہ میں نے withdraw کر لیا ہے اور .I am sorry اس میں کوئی ایسی بات نہیں۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ(رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! پلیز مجھے پوائنٹ آف آرڈر دیا جائے۔

جناب سپیکر: آپ کیا کر رہے ہیں؟

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ(رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ جب ایک بات صوبائی اسمبلی کے اندر ہوئی ہی نہیں۔ سیاسی جلسے میں جو تقاریر ہوتی ہیں، وہ ڈاکٹر عامر لیاقت کی زبان نہیں ہم کاٹ سکتے، اس کی کیا جرأت ہے کہ وہ ہماری ماؤں، بہنوں، بیٹیوں کے متعلق کہے۔ وہ بھی میاں محمود الرشید صاحب کو یاد ہونا چاہئے۔ ہماری یہ تمام مائیں، بہنیں، بیٹیاں قابل احترام ہیں لیکن جو مینار پاکستان میں معصوم خاتون کی harassment ہوئی کیا وہ ابھی ایوان نے کی؟ وہاں پر جو کچھ ہوا میں سمجھتا ہوں کہ یہ سیاست چمکائی جا رہی ہے۔

(اس مرحلہ معزز خواتین ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
جھوٹ جھوٹ کی نعرے بازی)

جناب سپیکر! عائشہ گلالئی قومی اسمبلی کی ممبر تھیں اس نے بلیک بیری کی بات کی وہ تو آج تک پیش نہیں ہوئے وہ تو معذرت کرتے ہی نہیں ہیں۔ ہم نے کیا کیا ہے؟ ہم تو خواتین کا احترام کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کی مرضی ہے۔ آپ کی مرضی ہے۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ(رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! ہمیں خواتین کی عزت و احترام ہے۔ ہم نے تو الفاظ withdraw کئے ہیں۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ مہربانی کریں۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ(رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! ہم تو قرآن کی تعلیم کا بل بھی پاس کرنا چاہتے ہیں لیکن یہ بہانہ بنا کر فرار ہونا چاہتے ہیں۔

معزز ممبران حزب اختلاف: جناب سپیکر! وزیر قانون رانا ثناءاللہ خان sorry کریں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے نعرے بازی)

جناب سپیکر: ڈاکٹر مراد راس صاحب کی تحریک التوائے کار ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے ٹیرین کو پاپادو کی مسلسل نعرے بازی)

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! حکومتی بنچز اور لاء منسٹر کے اس غیر جمہوری، غیر اخلاقی اور غیر آئینی رویہ پر ہم احتجاج کرتے ہوئے یہاں سے واک آؤٹ کر رہے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف واک آؤٹ کر کے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! ہم یہاں قرآن پاک کی تعلیمات پر بل پاس کرنا چاہتے ہیں اور یہ بھاگ گئے ہیں۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آپ کیا بات کر رہے ہیں، آپ کو کیا ہو رہا ہے اور آپ کیا کر رہے ہیں؟ یہ اچھی بات نہیں ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! میں محترم اپوزیشن لیڈر سے یہ گزارش کروں گا کہ یہ بات جو میری میڈیا ٹاک تھی یہ اس ایوان کے اندر نہیں بلکہ ایوان سے باہر کی بات ہے۔ میں نے جو اپنے الفاظ withdraw کئے وہ بھی ایک Media Personality کے احترام میں اور ان کی نشاندہی کو درست جانتے ہوئے کئے۔ باقی جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ میں ان کے کہنے پر sorry کروں، sorry کے پانچ alphabets ہیں میں ان کے کہنے پر تو S بھی کہنے کو تیار نہیں ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: ایسے نہ کریں۔ وہ بھی آپ کا حصہ ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف سے میری بات ہوئی آج ہم انتہائی اہم بل legislate کرنے جا رہے ہیں جن میں سے ایک قرآن پاک کی تعلیم سے متعلق ہے اور ایک اذان جو خلق خدا کو اللہ کے گھر کی طرف بلاتی ہے اس سے متعلق ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ان Bills کی legislation انشاء اللہ تعالیٰ ہماری نجات کا ذریعہ بن سکتی ہے اور ضرور بنے گی۔ اس پر میری ان سے بات ہوئی تو میں نے ان سے پہلے کہا کہ یہ ایوان کا معاملہ نہیں ہے آپ اسے ایوان میں نہ کریں لیکن ان کے زور دینے پر میں نے جو یہاں پر اپنے الفاظ کو withdraw کرنے کو دہرایا ہے تو میں نے صرف اور صرف قائد حزب اختلاف کے احترام میں کیا ہے۔ ان سے یہ بات ہوئی انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے بے شک یہ بات ایوان سے باہر ہوئی ہے لیکن آپ ان کو دہرا دیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ قائد حزب اختلاف کی یہ ذمہ داری ہے کہ جب ان کی میرے ساتھ commitment ہوئی ہے تو انہیں اس کے مطابق اپنے ممبران کو سمجھانا چاہئے اور انہیں واپس آ کر آج کی اس کارروائی میں حصہ لینا چاہئے چونکہ ہمارے درمیان یہ بھی طے ہوا تھا کہ اس انتہائی احترام اور انتہائی باعث ثواب اور باعث برکت کارروائی میں کورم کو مسئلہ نہیں بنایا جائے گا اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ انہیں واپس آنا چاہئے اور اس میں حصہ بھی لینا چاہئے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! آپ کے توسط سے ایک شعر پیش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: ایک نہیں۔ آج آپ دو اشعار پیش کر لیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! آج ایک ہی کی اجازت دیں۔

جناب سپیکر: آپ دو اشعار پیش کریں۔ اپوزیشن والے دوستوں کو منائیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پہلے مجھے شعر پڑھ لینے دیں پھر کسی کو بھیجیں۔

جناب سپیکر:اگر اپوزیشن والے دوست میری بات سن رہے ہیں توایوان میں واپس تشریف لے آئیں۔

میاں محمد رفیق:جناب سپیکر!آج کے issue کے دو متعلقہ فریق ہیں ان دونوں کی خدمت میں آپ کے توسط سے مرزاغالب کا ایک شعر پیش کر رہاہوں۔مرزاغالب نے فرمایا:

یارب وہ نہ سمجھے ہیں نہ سمجھیں گے میری بات
دے اور دل ان کو جو نہ دے مجھ کو زباں اور

بہت شکریہ

جناب سپیکر:شعر سنانے کاشکریہ۔سب کو لطف آگیامیرے سوا۔(قہقہے)

میاں محمد رفیق:جناب سپیکر!میں آپ کے لئے شعر دوبارہ عرض کر دیتاہوں۔

جناب سپیکر:نہیں۔آپ کی بڑی مہربانی۔میاں محمود الرشید ایوان میں تشریف لے آئیں تاکہ کارروائی شروع کی جائے۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور(راناثناءاللہ خان):جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر:جی، فرمائیں!

وزیر قانون وپارلیمانی امور(راناثناءاللہ خان):جناب سپیکر!جب یہ بات ایوان میں ہوئی ہے تومیں یہ بات بھیon recordلاناچاہتاہوں کہ اگر میں اس بات پر کسی دوسرے پر اعتراض کروں کہ آپ کاایک لفظ خواتین یافیملیز کے احترام میں نہیں ہے تو پھر مجھے توکم ازکم اس بات کی احتیاط کرنی چاہئے۔ہماری فیملیز کے متعلق یہی ہماری بہنیں اور ممبران جو بات کرتے رہے ہیں جو ان کا سوشل میڈیا کرتا ہے ہم بھی تو آخر پھر اسی ماحول میں بات کرتے ہیں، پھر اسی ماحول میں inappropriate الفاظ کا استعمال ہو جاتا ہے۔ڈاکٹر عامر لیاقت نے جو گفتگو کی ہے جب ہمیں اس قسم کی گفتگو سننے کو ملے گی تو پھر ہم سے بھی تجاوز ہو سکتاہے۔

جناب سپیکر!میں سمجھتاہوں کہ آپ اس بات کے منصف بنیں۔۔۔

جناب سپیکر:بات سنیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میری بات سن لیں۔ آپ ہماری اور اپوزیشن کی بات کے منصف بن جائیں۔ میرے پاس انہی دنوں کا وہ سارا ریکارڈ موجود ہے آپ اس پر فیصلہ کر لیں۔ اگر یہ بات ہے تو پھر in-isolation کچھ نہیں ہو سکتا۔

جناب سپیکر: میاں محمود الرشید! ایوان کے اندر تشریف لائیں تاکہ کارروائی شروع کریں۔ میاں محمود الرشید اور ڈاکٹر سید وسیم اختر! آپ کی جو commitment ہے اس کے مطابق ہم کارروائی شروع کرنا چاہتے ہیں۔ آپ تشریف لے آئیں۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر تو تشریف لے آئے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر ڈاکٹر سید وسیم اختر ایوان میں تشریف لے آئے)

ڈاکٹر صاحب! welcome یہ ایک بہت بڑی نیکی کا کام ڈاکٹر سید وسیم اختر کے ذریعے ہو رہا ہے اور یہ اس ایوان کی خوش بختی ہے۔ اس کارروائی میں حصہ نہ لینا اچھی بات نہیں ہو گی۔ میں وزیر کانکنی و معدنیات جناب شیر علی خان اور وزیر پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ملک ندیم کامران سے کہتا ہوں کہ وہ جا کر معزز ممبران حزب اختلاف کو ایوان میں واپس لائیں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

MR SPEAKER: Dr Syed Waseem Akhtar has given a notice for motion of suspension of Rules. He may move it.

DR SYED WASEEM AKHTAR: Mr Speaker! I move:

> "That the requirements of rule 27 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said rules, for taking up the Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran Bill 2017 for consideration and passage."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the requirements of rule 27 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with

under Rule 234 of the said rules, for taking up the Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran Bill 2017 for consideration and passage."

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف بائیکاٹ ختم کرکے ایوان میں واپس تشریف لے آئے)

جناب سپیکر: میں معزز ممبران حزب اختلاف کو welcome کہتا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ کے question put کرنے سے پہلے ایک پیراگراف پڑھنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! محکمہ سکولز ایجوکیشن کے مطابق پنجاب کے سرکاری تعلیمی اداروں میں قرآن پاک کی تعلیم کے سلسلے میں ان تمام امور پر عملدرآمد ہو رہا ہے جو بل ہذا میں تجویز کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! مزید برآں وزیر اعلیٰ پنجاب کے حکم پر بل ہذا پر بغور مشاہدہ کرنے کے لئے وزیر قانون، وزیر تعلیم اور وزیر اوقاف و مذہبی امور کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی تھی۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر بھی اس کمیٹی کا حصہ تھے۔ اس کمیٹی نے غور و خوض کے بعد unanimously فیصلہ کیا کہ اس بل کو معزز ایوان میں پیش کرکے منظوری لی جائے۔

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That the requirements of rule 27 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said rules, for taking up the Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran Bill 2017 for consideration and passage."

(The motion was carried.)

جناب سپیکر: سیکرٹری اسمبلی اس بل کو ایجنڈے پر لے کر آئیں۔

قائد حزب اختلاف(میاں محمود الرشید):جناب سپیکر!میں Point of Personal Explanationپر بات کرنا چاہتا ہوں۔میں باہر تھا اور رانا ثناءاللہ خان نے مجھ سے منسوب کر کے یہاں ایوان میں کہہ دیا ہے کہ یہ کچھ طے ہوا تھا۔رانا ثناءاللہ خان نے مجھے فون کیا۔۔۔

جناب سپیکر:میاں محمود الرشید صاحب!میں آپ کو بات کرنے کے لئے پانچ منٹ دوں گا لیکن اس وقت آپ تشریف رکھیں۔

قائد حزب اختلاف(میاں محمود الرشید):جناب سپیکر!ٹھیک ہے۔

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

مسودہ قانون یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی رسول پنجاب2018

MR SPEAKER: A Minister to introduce the Punjab University of Technology Rasul Bill 2018.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I introduce the Punjab University of Technology Rasul Bill 2018.

MR SPEAKER: The Punjab University of Technology Rasul Bill 2018 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Industries, Commerce & Investment for report upto 31st May 2018.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Sound Systems (Regulation) (Amendment) Bill 2018. A Minister for Law may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the requirements of Rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said rules, for immediate consideration and passage of the Punjab Sound Systems (Regulation) (Amendment) Bill 2018."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the requirements of Rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said rules, for immediate consideration and passage of the Punjab Sound Systems (Regulation) (Amendment) Bill 2018."

Now, the question is:

"That the requirements of Rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said rules, for immediate consideration and passage of the Punjab Sound Systems (Regulation) (Amendment) Bill 2018."

(The motion was carried.)

مسودات قانون

(جوزیر غور لائے گئے)

MR SPEAKER: Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill. First reading starts.

مسودہ قانون (ترمیم) (ریگولیشن) ساؤنڈ سسٹمز پنجاب 2018

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Sound Systems (Regulation) (Amendment) Bill 2018, as recommended by the Standing Committee on Home, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Sound Systems (Regulation) (Amendment) Bill 2018, as recommended by the Standing Committee on Home, be taken into consideration at once."

None has opposed. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Punjab Sound Systems (Regulation) (Amendment) Bill 2018, as recommended by the Standing Committee on Home, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 & 3

MR SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 2 & 3 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 2 & 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناءاللہ خان): جناب سپیکر! بل کی passage کی motion پیش کرنے سے پہلے میں اس ترمیم کو for the understanding of the House پڑھنا چاہوں گا۔ پہلے مسجد کے اوپر Loud Speaker Horns کی تعداد ایک تھی اُس پر تمام علمائے اکرام اور تمام مذہبی تنظیموں کا یہ مطالبہ تھا کہ اذان کی آواز چاروں اطراف جانی چاہئے اس لئے Horns Loud Speakers کی تعداد چار کی جائے تو ہم نے ترامیم کی ہے کہ:

> Not more then four external sound systems at the place of worship for the purpose of Azan and Darood-e-Pak, either before or after Azan, Arabic Khutba delivered on Friday or on Eid prayers, announcement of death of a person, lost or found of a person.

جناب سپیکر! علمائے کرام اور تمام مذہبی تنظیموں کا یہ مطالبہ اس معزز ایوان نے آج منظور کیا ہے۔ میں اس معزز ایوان اور یہاں پر موجود ہر معزز ممبر کو اس پر مبارکباد بھی دینا چاہوں گا کہ جب ان

مساجد سے اذان کی آواز بلند ہو گی اور درود بر حضرت محمدؐ پڑھا جائے گا تو آپ سب کو اس کا اجر ملے گا اور اسی ناتے ہماری بخشش کا بھی اہتمام ہو گا۔

جناب سپیکر! اس موقع پر کہوں گا کہ ہماری مساجد میں جتنے امام یا کسی اور ڈیوٹی پر مامور لوگ ہیں وہ درود پاک، عربی خطبہ، اذان یا پر کسی person کے گم ہونے پر اعلان کرنے کے لئے ہی اس سہولت کو استعمال کریں اور اس مقصد کے علاوہ کسی مسلک یا کسی متنازعہ بات کے لئے قطعاً قطعاً استعمال نہ کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں اس معزز ایوان کے ہر ممبر کی طرف سے اور آپ کی وساطت سے پریس گیلری میں بیٹھے ہوتے بھائیوں سے یہ کہوں گا کہ یہ بات ہر کونے تک پہنچا دیں کیونکہ ہر ملے اور ہر گلی میں ہماری مساجد ہیں تو ہر مسجد کے امام صاحب اور مؤذن تک یہ پیغام پہنچنا چاہئے تا کہ یہ سہولت جو دی گئی ہے اسے اسی نیک مقصد کے لئے استعمال کیا جائے اور تمام علمائے کرام نے اس کے اوپر وعدہ بھی کیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اللہ انہیں اس وعدہ کو پورا کرنے کی توفیق دے۔

Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Sound Systems (Regulation) (Amendment) Bill 2018, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Sound Systems (Regulation) (Amendment) Bill 2018, be passed."

Now, the question is:

"That the Punjab Sound Systems (Regulation) (Amendment) Bill 2018, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed, unanimously.)

Applause!

MR SPEAKER: Now, Dr Syed Waseem Akhtar may move the motion for consideration of the Bill.

مسودہ قانون لازمی تعلیم قرآن مجید پنجاب 2018

DR SYED WASEEM AKHTAR: Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

Now, the question is:

"That the Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran Bill 2017, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

(The motion was carried, unanimously.)

CLAUSES 3 to 5

MR SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 to 5 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 3 to 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried, unanimously.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

MR SPEAKER: Third reading starts. Dr Syed Waseem Akhtar!

وزیر قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!اس سے پہلے کہ Bill Passage کی motion پیش ہو۔میں یہاں پر اپنے minority کے بھائیوں کے لئے اس بات کی وضاحت کرنا چاہوں گا کہ اس Bill کا اطلاق غیر مسلم طلباء پر نہیں ہو گا۔

(اس مرحلہ پر غیر مسلم ممبران کی جانب سے نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

DR SYED WASEEM AKHTAR: Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran Bill 2017, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran Bill 2017, be passed."

Now, the motion moved and the question is:
"That the Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran Bill 2017,be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed, unanimously.)

Applause!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آج بڑا تاریخی دن ہے اور پنجاب اسمبلی کو یہ کریڈٹ جاتا ہے۔ میں ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر اور تمام معزز ممبران کو بھی مبارکباد دیتا ہوں کہ specially rules کو suspended کر کے Private Member's Bill آج ایک قانون بن گیا اور ہمیں موقع ہے کہ انشاء اللہ اس کے اوپر عمل ہو گا۔ ہمارے ہاں پچھلے کئی سالوں سے قرآن پاک کی تعلیم کے لئے بڑے مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔ پہلے کسی زمانے میں شہروں میں بھی اور دیہاتوں میں بھی ایک سسٹم چلا آ رہا تھا ہماری مساجد کے اندر فجر کے وقت یا عصر یا ظہر کے بعد بچے قرآن پاک کی تعلیم لینے چلے جاتے تھے لیکن پچھلے کئی سالوں سے یہ سسٹم متروک ہوتا چلا گیا۔ اب قاری صاحبان کو خصوصی طور پر گھر بلا کر بچوں کو قرآن پاک کی تعلیم دینی پڑتی تھی تو اس قانون سازی کے بعد جب یہ compulsory ہو گا تو تمام مسلمان بچے اور بچیوں کو ایک پیریڈ کے طور پر قرآن پاک کی تعلیم دی جائے گی اور پرائمری کے بعد ہائی کلاسز کے اندر انہیں ترجمے کے ساتھ قرآن پاک پڑھنا آئے گا۔

جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ اس سے دنیا و آخرت دونوں میں ہمیں اس کا اجر ملے گا اور بہت بہتری بھی پیدا ہو گی۔ قرآن پاک جو ضابطہ حیات ہے، ہم پڑھتے تو ہیں لیکن ہماری آئندہ آنے والی نسل کی صحیح طریقے سے قرآن پاک ناظرہ اور ترجمہ کے ساتھ پڑھنے کی تیاری نہیں ہو رہی۔ میں اس قانون کے پاس ہونے پر سب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میں نے Point of Personal Explanation پر آپ سے ایک منٹ مانگا تھا کہ رانا صاحب نے جو بات کی تھی کہ قائد حزب اختلاف سے یہ بات طے ہوئی۔ رانا صاحب نے مجھے پرسوں فون کیا، ان کے فون کے جواب میں، میں نے اخلاقاً انہیں فون کیا۔ میں نے فون کرنے کے بعد ان سے قرآن کی teaching کے حوالے سے بات کی۔

جناب سپیکر! میری اس حوالے سے آپ سے بھی بات ہوئی تھی کہ اگر آپ اس بل کو اگلے ہفتہ پر لے جائیں گے تو پتا نہیں آپ بجٹ پاس کرنے کے ساتھ اسے یہاں نہ لائیں اور یہ بل ادھورارہ جائے گا لہٰذا میں نے آپ سے بھی request کی اور ان سے بھی یہ کہا کہ آپ rules suspend کریں۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر نے بھی مجھ سے بار بار request کی کہ آپ اس میں اپنا کردار ادا کریں اور حکومتی بنچوں اور جناب سپیکر سے بات کریں۔ رانا صاحب کا جب فون آیا تو میں ایوان میں تھا، میں واپس نکلا تو میں نے ring back کر کے ان سے بات کی اور ان کے خلاف ہم نے اِدھر جو قرارداد جمع کرائی تھی یا احتجاج کیا تھا اس حوالے سے بھی بات ہوئی۔

جناب سپیکر! میں نے انہیں یہی کہا کہ رانا صاحب آپ مجھے یہ کہہ رہے ہیں کہ میں نے یہ الفاظ withdraw کر لئے ہیں تو آپ یہی بات اسمبلی میں جا کر کہہ دیں کہ میں نے یہ الفاظ withdraw کر لئے ہیں اور sorry کر لی ہے۔ آپ جب اپنی غلطی کا اعتراف کر لیں گے تو یہ معاملہ ختم ہو جائے گا۔ میں انتہائی افسوس کے ساتھ یہ بات کہتا ہوں کہ رانا صاحب نے جس رعونت اور proudness کے انداز میں کہا کہ میں تو S بھی نہیں کہنا چاہتا تو انہوں نے الفاظ میں جو واپسی لی ہے تو مجھے پھر شک پڑ گیا ہے کہ رانا صاحب اپنی اسی بات پر قائم ہیں اور [*********]

جناب سپیکر: غیر پارلیمانی الفاظ کو کارروائی کا حصہ نہ بنایا جائے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس طرح کی رعونت دکھانے سے کہ میں تو S بھی واپس لینے کو تیار نہیں ہوں۔ اس سے یہ بڑے نہیں ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کو بھی غرور پسند نہیں ہے۔ انہوں نے غلطی کی ہے تو اس کا اعتراف کر لینا چاہئے۔۔۔

جناب سپیکر: میں تمام ممبران کو اس بل کے پاس ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ہم ان کے روّیے کے خلاف بائیکاٹ کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: آج کا ایجنڈا مکمل ہو چکا ہے لہٰذا اب اجلاس بروز سوموار 7۔ مئی 2018 کو دوپہر 2:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2018

سوموار، 7۔ مئی 2018

(یوم الاثنین، 20۔ شعبان المعظم 1439ھ)

سولہویں اسمبلی : پینتیسواں اجلاس

جلد 35: شمارہ 7

327

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 7۔ مئی 2018

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ ہائر ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

1۔ پنجاب کی انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ اتھارٹی کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2016

ایک وزیر پنجاب کی انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ اتھارٹی کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2016 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ پنجاب پنشن فنڈ کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2017

ایک وزیر پنجاب پنشن فنڈ کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2017 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

(نوٹ: درج بالا رپورٹوں کی نقول مورخہ 30۔ اپریل 2018 کو مہیا کر دی گئی ہیں)

329

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا پینتیسواں اجلاس

سوموار، 7۔ مئی 2018

(یوم الاثنین، 20۔ شعبان المعظم 1439ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 23 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۭ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ
لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ
وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ
الرّٰشِدُوْنَ ۝٧ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝٨
وَاِنْ طَاۗىِٕفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ
فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَي الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى
تَفِيْۗءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَاۗءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ
وَاَقْسِطُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝٩ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ
اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝١٠

سورة الحُجرَات آیات7 تا 10

اور جان رکھو کہ تم میں اللہ کے پیغمبرؐ ہیں۔ اگر بہت سی باتوں میں وہ تمہارا کہا مان لیا کریں تو تم مشکل میں پڑ جاؤ لیکن اللہ نے تم کو ایمان عزیز بنا دیا اور اس کو تمہارے دلوں میں سجا دیا اور کفر اور گناہ اور نافرمانی سے تم کو بیزار کر دیا۔ یہی لوگ راہ ہدایت پر ہیں(7)(یعنی) اللہ کے فضل اور احسان سے۔ اور اللہ جاننے والا (اور) حکمت والا ہے(8) اور اگر مومنوں میں سے کوئی دو فریق آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں صلح کرا دو۔ اور اگر ایک فریق دوسرے پر زیادتی کرے تو زیادتی کرنے والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف رجوع لائے۔ پس جب وہ رجوع لائے تو دونوں فریق میں مساوات

کے ساتھ صلح کرادو اور انصاف سے کام لو کہ اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے(9) مومن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرادیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحمت کی جائے(10)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

راستے نکھر نکھر گئے مصطفیٰؐ جِدھر جِدھر گئے
آ گئی مدینے سے صباء گلستاں سنور سنور گئے
کتنے دِلنشیں تھے اُن کے بول روح میں اُتر اُتر گئے
خُود بتا رہی ہیں خُوشبوئیں مصطفیٰؐ اِدھر اِدھر گئے
سرور اُنؐ کا حُسن دیکھ کرسب حسین ٹھہر ٹھہر گئے

سوالات

(محکمہ ہائر ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ ہائر ایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 3536 جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگر محرک وقفہ سوالات میں آ گئے تو اس سوال کو take up کر لیں گے نہیں تو یہ سوال dispose of تصور ہو گا۔ اگلا سوال نمبر 9666 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگر محرک وقفہ سوالات میں آ گئے تو اس سوال کو take up کر لیں گے نہیں تو یہ سوال dispose of تصور ہو گا۔ اگلا سوال نمبر 9700 ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ) کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگر محرک وقفہ سوالات میں آ گئے تو اس سوال کو take up کر لیں گے نہیں تو یہ سوال dispose of تصور ہو گا۔ اگلا سوال نمبر 9701 بھی ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ) کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگر محرک وقفہ سوالات میں آ گئے تو اس سوال کو up take کر لیں گے نہیں تو یہ سوال dispose of تصور ہو گا۔ اگلا سوال نمبر 9729 میاں محمد رفیق کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگر محرک وقفہ سوالات میں آ گئے تو اس سوال کو take up کر لیں گے نہیں تو یہ سوال dispose of تصور ہو گا۔ اگلا سوال چودھری محمد اشرف کا ہے۔ جی، چودھری صاحب!

چودھری محمد اشرف: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 9776 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گجرات: پی پی۔112 میں سرکاری کالجز اور طلباء کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*9776: چودھری محمد اشرف: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔112 (گجرات) میں سرکاری کالجز (بوائز و گرلز) کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان میں طالب علموں کی تعداد کلاس اور کالج وار مع بلڈنگ کی تفصیل دی جائے؟

(ج) ان میں ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ سٹاف کی تعداد اور خالی اسامیوں کی تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ دی جائے؟

(د) ان کو سال18-2017 کے دوران کتنی رقم فراہم کی گئی ہے؟

(ہ) کس کس کالج کی بلڈنگ کی تعمیر کب سے جاری ہے؟

(و) ان میں کون کون سی سہولیات ناکافی ہیں اور کب تک یہ سہولیات فراہم کی جائیں گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) پی پی۔112 گجرات میں سرکاری کالجز کی تعداد تین ہے۔ ان میں سے دو لالہ موسیٰ میں جن میں سے ایک گورنمنٹ ڈگری کالج لالہ موسیٰ اور دوسرا گورنمنٹ آئی ڈی جنجوعہ کالج برائے خواتین لالہ موسیٰ اور ایک دیونہ میں گورنمنٹ ڈگری کالج دیونہ ہے۔

(ب) گورنمنٹ ڈگری کالج لالہ موسیٰ میں طلباء کی تعداد کلاس فرسٹ ائیر198 سیکنڈ ائیر166 تھرڈ ائیر10 فورتھ ائیر6 کلاس رومز13 لیبارٹریز کی تعداد3 ایک عدد لائبریری اور ایک عدد کمپیوٹر لیب ہے۔

2. گورنمنٹ آئی ڈی جنجوعہ خواتین لالہ موسیٰ میں طالبات کی تعداد کلاس فرسٹ ائیر704 سیکنڈ ائیر631 تھرڈ ائیر289 فورتھ ائیر247 ہے۔ کلاس روم کی تعداد20 لیبارٹریز کی تعداد3 اور ایک کمپیوٹر لیب ہے۔

3. گورنمنٹ ڈگری کالج دیونہ میں طلباء کی تعداد فسٹ ائیر27 تھرڈ ائیر2 اور کلاس رومز کی تعداد12 لیبارٹریز کی تعداد چھ ایک کمپیوٹر لیب اور ایک لائبریری ہے۔

(ج)

کالج کا نام	ٹیچنگ سٹاف	خالی اسامیاں	نان ٹیچنگ سٹاف	خالی اسامیاں
گورنمنٹ ڈگری کالج لالہ موسیٰ	28	16	28	09 تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے
گورنمنٹ آئی ڈی جنجوعہ خواتین لالہ موسیٰ	31	07	16	08 تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
گورنمنٹ ڈگری کالج دیونہ	اس نئے تعمیر شدہ کالج کی ابھی تک SNE فراہم نہیں کی گئی			

(د) گورنمنٹ ڈگری کالج دیونہ میں سال18۔2017کے دوران 8.207 ملین کی رقم ریونیو گرانٹ کی مد میں فراہم کی گئی ہے۔

(ہ) پی پی۔112کے کسی کالج میں اس وقت بلڈنگ کی تعمیر نہیں ہو رہی۔

(و) نئے تعمیر شدہ گورنمنٹ ڈگری کالج دیونہ میںSNEابھی تک نہیں دی گئی۔امید ہے کہ یہ سہولت جلد فراہم کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری محمد اشرف: جناب سپیکر!میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ گورنمنٹ آئی ڈی جنجوعہ گرلز کالج میں کمروں کی کمی کو کب تک پورا کر دیا جائے گا؟

جناب سپیکر: جی،پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر!شکریہ۔جو تفصیل بتائی گئی ہے اس کے مطابق ابھی تک جو انرولمنٹ ہے اس کے حساب سے بیسclassrooms موجود ہیں جو sufficientہیں۔اگر ان کی کوئیgravenessہیں کہclassrooms کم ہیں تو ہم رپورٹ منگوا لیتے ہیں اور جو محکمہ کاnext ADPہو گا اس میں اس کو شامل کر لیں گے۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب!کیا آپ اس جواب سے مطمئن ہیں؟

چودھری محمد اشرف: جناب سپیکر!میں اس جواب سے مطمئن ہوں کہclassrooms کی کمی معلوم کر کے پوری کر لی جائے گی۔میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ سٹاف کی کمی کب تک پوری ہو جائے گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر!گورنمنٹ کالج لالہ موسیٰ میں پانچ لیکچرارز اور دو اسسٹنٹ پروفیسرز نئی بھرتی میں وہاں بھیجے گئے ہیں۔گورنمنٹ آئی ڈی جنجوعہ کالج برائے خواتین میں ایک نئی لیکچرار کو بھیجا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ محکمہ rationalization کر رہا ہے۔اس کے بعد جو سٹاف کی کمی ہو گی تو اس کے لئے ہم نئیrequisitionپنجاب

پبلک سروس کمیشن کو بھیج دیں گے جو کمی ہو گی وہ پوری ہو جائے گی۔ اس نئی بھرتی کے باوجود جو اسامیاں خالی ہیں وہاں پر CTIs موجود ہیں جو وہاں پر تعلیم فراہم کر رہے ہیں۔

چودھری محمد اشرف: جناب سپیکر! میں اس جواب سے بھی مطمئن ہوں کہ یہ سٹاف کی کمی بھی پوری کر دیں گے۔ میں یہ توقع کرتا ہوں کہ یہ کمی پوری ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: کیا اب بھی کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری محمد اشرف: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ گورنمنٹ ڈگری کالج لالہ موسیٰ فار بوائز میں کمروں اور سٹاف کی کمی کب تک پوری ہو جائے گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں نے جز (الف) میں جواب دیا ہے کہ پی پی۔112 گجرات میں سرکاری کالجز کی تعداد تین ہے۔ میں نے یہ بھی بتایا ہے کہ گورنمنٹ ڈگری کالج لالہ موسیٰ میں نئے پانچ لیکچرارز اور دو اسسٹنٹ پروفیسرز نئی بھرتی کے بعد بھیجے ہیں۔ ان کے علاوہ جو مزید اسامیاں خالی ہیں ان پر CTIs تعلیمی سلسلہ کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ ہماری نئی requisition پنجاب پبلک سروس کمیشن کو جا رہی ہے اس میں وہ اسامیاں بھی شامل ہوں گی۔ اس کے بعد گورنمنٹ آئی ڈی جنجوعہ کالج لالہ موسیٰ برائے خواتین میں نئی بھرتی ہونے والی ایک لیکچرار بھیجی گئی ہے اور CTIs بھی موجود ہیں جو تعلیمی سلسلہ کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ جو کمی ہے تو requisition after rationalization پنجاب پبلک سروس کمیشن کو جائے گی جس میں مزید بھرتیاں کی جائیں گی۔

چودھری محمد اشرف: جناب سپیکر! میں اس جواب سے بھی مطمئن ہوں۔ میرا ایک اور ضمنی سوال یہ ہے کہ گورنمنٹ بوائز ڈگری کالج دیونہ کی SNE نہیں کی گئی۔ SNE نہ کرنے کی وجہ کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! اس کا PC-IV ابھی مکمل ہونا ہے۔ Revenue composition grant جاری کر دی گئی ہے جس کی مد میں سامان خرید اجارہا

ہے۔ PC-IV جب مکمل ہو جائے گا تو اس کے بعد وہاں سے SNE کی request محکمہ کو آئے گی۔ انشاء اللہ آئندہ بجٹ میں یہ SNE بھی approve ہو جائے گی۔

چودھری محمد اشرف: جناب سپیکر! وہاں کچھ سامان پہنچ گیا ہے اور کچھ پہنچ رہا ہے جیسے محترمہ نے فرمایا ہے۔ میں ان سے یہ بھی توقع رکھتا ہوں کہ یہ SNE کو بھی approve کروا دیں گی۔ بہت شکریہ

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ اب میاں طارق محمود پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر۔2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں لہٰذا میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

حکومت پنجاب کے حسابات پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ برائے سال 12-2011 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 2 کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں

حکومت پنجاب کے حسابات اور آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ برائے سال 12-2011 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر۔II کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: اب محترمہ گلناز شہزادی مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتی ہیں لہذا میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

نشان زدہ سوالات نمبر 7108، 7122 اور 7124 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

محترمہ گلناز شہزادی: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

1. Starred Questions No.7108 and 7109 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)
2. Starred Question No.7122 asked by Mrs Raheela Anwar, MPA (W-357)
3. Starred Question No.7124 asked by Dr Nausheen Hamid, MPA (W-356)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 31۔ مئی 2018 تک توسیع کر دی جائے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! توسیع کر کے کیا کرنا ہے؟

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

1. Starred Questions No.7108 and 7109 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)
2. Starred Question No.7122 asked by Mrs Raheela Anwar, MPA (W-357)
3. Starred Question No.7124 asked by Dr Nausheen Hamid, MPA (W-356)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 31۔ مئی 2018 تک توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

1. Starred Questions No.7108 and 7109 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)
2. Starred Question No.7122 asked by Mrs Raheela Anwar, MPA (W-357)
3. Starred Question No.7124 asked by Dr Nausheen Hamid, MPA (W-356)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 31۔ مئی 2018 تک توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: محترمہ شمیلہ اسلم مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتی ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

تحریک التوائے کار نمبر 1093 اور نشان زدہ سوالات نمبر 2588، 3539، 4980، 7169، 7677، 7681، 9376 اور 9383 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

1. Adjournment Motion No.1093
2. Starred Questions No.2588, 3539, 4980, 7169, 7677, 7681, 9376, 9383

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی
میعاد میں 31۔ مئی 2018 تک توسیع کر دی جائے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! یہ بہت اہم سوال ہیں لہٰذا ان میں توسیع نہ کی جائے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں ابھی ہاؤس کی رائے لے لیتے ہیں۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

1. Adjournment Motion No.1093
2. Starred Questions No.2588, 3539, 4980, 7169, 7677, 7681, 9376, 9383

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی
میعاد میں 31۔ مئی 2018 تک توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

1. Adjournment Motion No.1093
2. Starred Questions No.2588, 3539, 4980, 7169, 7677, 7681, 9376, 9383

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی
میعاد میں 31۔ مئی 2018 تک توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جاری۔۔۔)

جناب سپیکر: اب میں سوالات کو repeat کرتا ہوں۔ پہلا سوال نمبر 3536 جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9666 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9700 ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ) کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9701 بھی ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ) کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9729 میاں محمد رفیق کا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی (جناب امجد علی جاوید): جناب سپیکر! وہ موجود نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ دیکھ لیں کیونکہ آپ کہہ رہے ہیں کہ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

اے اور او لیول کی داخلہ پالیسی سے متعلقہ تفصیلات

*3536: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اے لیول اور او لیول کے طالب علم بھی ملک کا اتنا ہی حصہ ہیں جتنا میٹرک اور ایف ایس سی کرنے والے طالب علم، ان کا جب بھی equivalent بنتا ہے تو اس میں سے 10 فیصد نمبر کاٹ لئے جاتے ہیں، اس کی کیا وجوہات ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ تمام پاکستانی یونیورسٹیز / پروفیشنل تعلیمی اداروں میں داخلے کے لئے جو انٹری ٹیسٹ لیا جاتا ہے بورڈز کے نصاب کے تحت ہوتا ہے، کیا اس میں کوئی تبدیلی اے لیول اور اولیول کے مطابق کی جا سکتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

(ج) کیا حکومت یونیورسٹیز / پروفیشنل تعلیمی اداروں میں داخلے کی سطح پر اولیول اور اے لیول کے طالب علموں کے لئے الگ سے کوئی کوٹا مقرر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) اے اور اولیول کے طالبعلم بھی پاکستانی معاشرے کا حصہ ہیں اور ان کے مساوی اسناد بناتے وقت کسی قسم کا امتیازی سلوک روا نہیں رکھا جاتا۔ یہ ایک غلط تاثر ہے کہ مساوی اسناد بناتے وقت ان کے نمبر کاٹ لیے جاتے ہیں۔ یہ تاثر دونوں نظاموں کے مختلف ہونے کی وجہ سے ہے۔ میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کے طالبعلموں کی evaluation کے لیے ان کے حاصل کردہ نمبر دیئے جاتے ہیں جبکہ اے اور اولیول میں grading استعمال کی جاتی ہے۔ برٹش امتحانی اداروں نے انتہائی گریڈ +A رکھا ہے اس کی بنیاد 90 نمبر رکھی ہے۔ مساوی سند بناتے وقت اسی چیز کے مدنظر انہیں بھی 90 نمبر دیئے جاتے ہیں۔

(ب) یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی پنجاب کے تمام انجینئرنگ پبلک سیکٹر یونیورسٹیوں میں داخلے کا امتحان لیتی ہے۔ نصاب حساب، فزکس اور کیمسٹری کے اہم عنوانات پر مشتمل ہوتا

ہے یہ عنوانات BISE کے انٹر میڈیٹ پری انجینئرنگ کے نصاب اور A لیول کے نصاب میں مشترکہ ہوتے ہیں۔ ایسے میں کوئی بھی امیدوار خواہ وہ کسی بھی نظام کا ہو خسارے میں نہیں رہتا ہے۔

(ج) حکومت او لیول اور اے لیول کے طالب علموں کے لئے الگ کوٹا مقرر کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی کیونکہ یہ میرٹ کے منافی ہو گا۔

بہاولپور: اسلامیہ یونیورسٹی میں ایوننگ کلاسز ختم کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*9666: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں کس کس شعبہ کی evening classes چل رہی ہیں اور ان میں کتنے کتنے طلباء و طالبات زیر تعلیم ہیں؟

(ب) اگر یہ پروگرام ختم کر دیا گیا ہے تو کس بنیاد پر ختم کیا گیا ہے جو طلباء دن میں ملازمت کرتے ہیں شام کی کلاسز میں تعلیم جاری رکھتے تھے، ان کے لئے کیا بندوبست کیا گیا ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں درج ذیل شعبہ جات میں شام کی کلاسز چل رہی ہیں:

شعبہ اکنامکس، انگلش، لائبریری اینڈ انفارمیشن سائنسز، میڈیا سٹڈیز، پولیٹیکل سائنس، سرائیکی، اردو اینڈ اقبالیات، اپلائیڈ سائیکالوجی، ایجوکیشن، ایجوکیشنل ٹریننگ، فزیکل ایجوکیشن اینڈ سپورٹس سائنسز، سوشل ورک، عربی، مطالعہ پاکستان، شعبہ تاریخ، اسلامک سٹڈیز، شعبہ قانون (Law)، کامرس، کمپیوٹر سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی، منیجمنٹ سائنسز، فارمیسی، یونیورسٹی کالج آف کنونشنل میڈیسن، یونیورسٹی کالج آف ایگریکلچر اینڈ اینوائرمینٹل سائنسز، یونیورسٹی کالج آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی، کیمسٹری، جیوگرافی، ریاضی، فزکس، شماریات، لائف سائنسز، بائیو کیمسٹری اینڈ بائیو ٹیکنالوجی شامل ہیں اس طرح ایوننگ کلاسز میں پڑھنے والے طلباء کی کل تعداد 3919 ہے اور ایوننگ کلاسز کی تعداد 97 ہے۔

نوٹ: یہاں یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ پہلے جامعہ میں سال میں ایک مرتبہ داخلے ہوتے تھے جو کہ اب سال میں دو مرتبہ (بہار اور خزاں سمسٹر) ہوتے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں جامعہ میں طلباء کی تعداد، آمدنی اور معیارِ تعلیم میں اضافہ ہوا ہے۔

(ب) جامعہ میں شام کی کلاسز کو ختم نہیں کیا گیا جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے۔ صرف ان مضامین کی شام کی کلاسز (35 کلاسز) کو ختم کیا گیا تھا جن میں صبح کے اوقات میں بھی کلاسز ہو رہی تھی۔ جس کی فیس بھی تقریباً دُگنی وصول کی جاتی تھی جو والدین پر ایک غیر ضروری بوجھ تھا۔
قوانین کے مطابق پڑھانے والے اوقات(credit hours) سے بھی صرفِ نظر کیا جاتا تھا جس کی HEC اور IUB کے قوانین کے مطابق اجازت نہیں ہے۔
ایسے طلباء جو شام کی کلاسز میں داخل تھے انہوں نے صبح کی کلاسز میں پڑھنا شروع کر دیا ہے جہاں فیس بھی کم ہے اور تعلیم کا معیار بھی بہتر ہے۔

نوٹ: اسی شکایت کی وجہ سے CMIT اپنی تحقیقاتی رپورٹ ہائیر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو تقریباً سوا سال قبل جمع کرا چکی ہے۔ جس میں CMIT نے بھی اس معاملے میں کوئی بے ضابطگی نہیں پائی بلکہ جامعہ کے اس اقدام کو سراہا ہے۔

سیالکوٹ: گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج ڈسکہ میں خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*9700: **ڈاکٹر محمد آصف باجوہ(ایڈووکیٹ):** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج ڈسکہ (برائے خواتین) میں لیکچرارز / پروفیسرز کی کل کتنی اسامیاں ہیں۔ کتنی اسامیاں کون کونسے مضامین کی خالی ہیں؟

(ب) گورنمنٹ کالج فار بوائز ڈسکہ میں لیکچرارز / پروفیسرز کی کل کتنی اسامیاں ہیں اور کتنی اسامیاں کون کون سے مضامین کی خالی ہیں؟

(ج) کیا دونوں کالجز کے پرنسپل صاحبان نے حکومت کو ان اسامیوں کو پُر کرنے کی خاطر کوئی مراسلہ ارسال کیا ہے یا نہیں، مکمل تفصیلات فراہم کریں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین ڈسکہ میں کل 50 اسامیاں ہیں جن میں سے 21 اسامیاں پُر ہیں اور 29 اسامیوں پر CTIs کام کر رہے ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ PPSC کے تحت انہیں پر کرنے کا عمل جاری ہے۔

(ب) گورنمنٹ ڈگری کالج ڈسکہ میں کل 54 اسامیاں ہیں جن میں سے 39 اسامیاں پُر ہیں اور 15 اسامیوں پر CTIs کام کر رہے ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ PPSC کے تحت انہیں پر کرنے کا عمل جاری ہے۔

(ج) محکمہ کو پرنسپل صاحبان کی طرف سے ہر ماہ خالی اسامیوں کی تفصیل فراہم کر دی جاتی ہے۔ حکومت محکمہ کی پالیسی کے مطابق خالی اسامیوں کو پُر کر رہی ہے۔

گورنمنٹ کالج فار بوائز ڈسکہ میں کھیلوں کے میدان میں مٹی ڈالنے سے متعلقہ تفصیلات

*9701: ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا گورنمنٹ کالج فار بوائز ڈسکہ میں ایک بہت بڑا کھیلوں کا میدان موجود ہے؟

(ب) اس میدان کا لیول آس پاس کی رہائشی آبادی سے (3/4) تین سے چار فٹ ڈاؤن لیول ہے اور اس گراؤنڈ میں بارش کا پانی جمع ہو جاتا ہے۔ اس وجہ سے گراؤنڈ کو گزشتہ کئی سالوں سے بند کر دیا گیا ہے؟

(ج) کیا حکومت اس گراؤنڈ میں مٹی ڈلوانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) جی ہاں! گورنمنٹ کالج فار بوائز، ڈسکہ میں کھیلوں کا میدان موجود ہے۔

(ب) میدان کی سطح آس پاس کی رہائشی آبادی سے تین سے چار فٹ نیچے ہونے کی وجہ سے بارش کا پانی میدان میں جمع ہو جاتا تھا لیکن اب باہر نکاسی آب کا نظام بہتر ہو گیا ہے علاوہ ازیں کالج کے مرکزی دروازے کی سطح بلند کر کے ارد گرد مٹی ڈال دی گئی ہے جس کی وجہ سے بارش کا پانی میدان میں جمع نہیں ہوتا۔ یہاں یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ میدان کو کھیلوں کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔

(ج) میدان کی سطح کو بلند کرنے سے بارش کا پانی کالج کی عمارت میں داخل ہو جائے گا کیونکہ کالج کی تعمیر 1959 میں ہوئی اور عمارت کی سطح کھیل کے میدان سے زیادہ بلند نہیں اور مٹی ڈلوانے کی ضرورت نہ ہے۔ تاہم بارش کے دوران ارد گرد کی آبادی کا پانی اب میدان میں پہلے کی طرح جمع نہیں ہوتا۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ڈپٹی ڈائریکٹر کالجز کی تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

*9729: **میاں محمد رفیق:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ ہائر ایجوکیشن میں کالجز کے پرنسپل، ڈائریکٹرز اور ڈپٹی ڈائریکٹرز کی تعیناتی کے لئے تین یا پانچ افراد کا پینل بنا کر مجاز اتھارٹی کو بھیجا جاتا ہے نیز پینل میں سے کسی ایک فرد کو مذکورہ بالا عہدہ کے لئے منتخب کر کے اس کی تعیناتی کر دی جاتی ہے یا پینل سے مجاز اتھارٹی مطمئن نہ ہو تو نیا پینل منگوایا جاتا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو حال ہی میں تعینات ہونے والی ڈپٹی ڈائریکٹر کالجز ٹوبہ ٹیک سنگھ کے لئے مروجہ طریق کار اختیار کیا گیا تھا اگر پینل منگوایا گیا تھا تو اس میں کون کونسے افراد شامل تھے اگر نہیں منگوایا گیا تھا تو طے شدہ پالیسی سے انحراف کیوں کیا گیا اس کی وجوہات کیا تھیں۔ تمام تر تفصیلات سے آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) جی ہاں!

(ب) ڈپٹی ڈائریکٹر ٹوبہ ٹیک سنگھ کے لئے مروجہ طریقہ کار سے انحراف نہیں کیا گیا تاہم ڈپٹی ڈائریکٹر کالجز حافظ آباد کے لئے منگوائے گئے پینل میں حافظ آباد کے لئے زاہدہ اکسیر کو منتخب کر لیا گیا جبکہ اسی پینل میں ڈاکٹر شازیہ صمدانی کو بذریعہ انٹرویو مجاز اتھارٹی نے ڈپٹی ڈائریکٹر کے لئے short list کیا گیا۔ بعد ازاں ٹوبہ ٹیک سنگھ کی خالی سیٹ پر تعیناتی کا حکمنامہ بتاریخ 08.02.2018 جاری کیا گیا تھا۔ پینل میں مندرجہ ذیل افراد شامل تھے۔

1۔ شہباز احمد 2۔ محمد ریاض ساجد
3۔ رانا عبدالمقصود 4۔ محمد اصغر علی
5۔ ملک شمس علی 6۔ زاہدہ اسیر
7۔ ڈاکٹر شازیہ صمدانی (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔)

جناب سپیکر: آج توجہ دلاؤ نوٹس اور تحاریک استحقاق بھی کوئی نہیں ہے۔ اب ہم تحریک التوائے کار لیتے ہیں۔ جی، ڈاکٹر مراد راس!

پوائنٹ آف آرڈر

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں نے چند روز پہلے بھی اجلاس کے دوران MCAT/ECAT کے حوالے سے آپ کی توجہ اس طرف دلائی تھی۔

جناب سپیکر: آپ لوگ غور سے سنیں کیونکہ ابھی مجھے آپ نے اس کا جواب دینا ہے۔

MCAT/ECAT کے حوالے سے سپیشل کمیٹی نمبر 9 کی رپورٹ پر مزید کارروائی کا مطالبہ

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! MCAT/ECAT کے حوالے سے سپیشل کمیٹی نمبر 9 کی رپورٹ ایوان میں lay کی تھی۔ اس رپورٹ کو کمیٹی اور اس کے بعد ایوان نے unanimous decision کے ساتھ پاس کیا تھا۔ اب جن سٹوڈنٹس نے سیکنڈ ایئر کے exams کے بعد آگے جانا ہے وہ سب فکر مند ہیں کہ کیا ہم نے ٹیسٹ دینا ہے یا نہیں؟ ان کے مارکس کے حوالے سے percentage کی بات اگر میں کروں گا تو بات لمبی ہو جائے گی۔ MCAT/ECAT کے مارکس کو کتنا کم کیا گیا تھا۔ میٹرک کے مارکس 20 فیصد، انٹرمیڈیٹ کے 70 اور MCAT/ECAT کے 10 فیصد مارکس رکھے گئے تھے لہٰذا آپ کے

توسط حکومتی بنچز سے request کی گئی تھی کہ مہربانی کرکے اس بزنس کو آپ فیڈرل گورنمنٹ اور PMDC کے ساتھ۔۔۔

جناب سپیکر: آپ لوگ مہربانی کریں شور نہ کریں میاں صاحب بہت ضروری بات کر رہے ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! PMDC کے ساتھ اس کو adopt کیا جائے تا کہ جس طرح کی کیفیت سٹوڈنٹس اور ان کے والدین میں پائی جاتی ہے اس کو دُور کیا جاسکے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ پنجاب کا سب سے اعلیٰ، بڑا اور مقدس ایوان ہے لیکن جب public matter یہاں پر discuss کرنے کے بعد غریب کے بچے کو relief دینے کی باری آتی ہے تو اس پر کوئی ایکشن نہیں ہو رہا۔ ہم نے اس پر meetings conduct بھی کیں اور رپورٹ بھی بنائی اور report lay بھی کی اس پر آپ نے کمال مہربانی کی اور یہ سب کچھ آپ کی کوشش اور محبت سے ہو گیا لیکن آگے کچھ نہیں ہو رہا۔ مجھے پورے پنجاب سے پرنسپلز اور سٹوڈنٹس کے فون آتے ہیں کہ آپ کیا کر رہے ہیں ہمارے بچے کس طرف جائیں گے؟ اس میں ایک اور اہم بات میں آپ سے یہ کرنا چاہ رہا ہوں کہ۔۔۔

جناب سپیکر: کیا ہائر ایجوکیشن کے سیکرٹری صاحب ادھر موجود ہیں، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ آپ کو اس matter کے بارے میں کچھ پتا ہے کیا آپ اس بارے میں کچھ بتا سکتی ہیں؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ بھی اس کمیٹی کا حصہ تھیں جو کہ آپ نے form کی تھی۔ میں آپ کی اجازت سے اس حوالے سے مزید ایک گزارش کروں گا کہ اب جو اکیڈمی مافیا ہے وہ پھر اخبارات، انٹرنیٹ اور مختلف ذرائع سے سٹوڈنٹس کو کال کر رہا ہے کہ آپ مہربانی کر کے آئیں اور ان کی 40/35 ہزار روپے فیس ہے یا جو سٹوڈنٹ بے چارہ اپنا شہر راجن پور یا ڈیرہ غازی خان چھوڑ کر ملتان میں آ کر دے گا اور 9 سنٹر بنیں گے۔ پھر ایک دم اربوں روپے کی گیم جاری ہے کہ اکیڈمی مافیا کے چنگل میں سٹوڈنٹس پھنس رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اتنے بڑے ایوان کا اتنا بڑا جو فیصلہ آیا ہے اس کو adopt کرنا چاہئے اور اس کا کریڈٹ یہاں بیٹھے ہوئے میرے تمام دوستوں، بہنوں اور بھائیوں کو جاتا ہے۔ یہ آپ کا

کریڈٹ ہے، آپ کے بچوں کا مستقبل ہے، ہمارے بچوں کا مستقبل ہے اور پنجاب کے بچوں کا مستقبل ہے اس لئے مہربانی فرمائیں اور جاتے ہوئے سٹوڈنٹس کو اس گندے نظام سے نجات دلائی جائے۔

جناب سپیکر! یہ میری آپ سے گزارش ہے اور Chair کوئی direction pass کر دے تاکہ اس کے مطابق چیزوں کو دیکھا جاسکے۔ شکریہ

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! اس کے بارے میں آپ کچھ بتائیں اس کے بعد پھر جو آرڈر پاس ہو گا اس پر بھی آپ کو عملدرآمد کرنا چاہئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! شکریہ۔ جس طرح ہمارے معزز ممبر نے بتایا کہ اس بارے میں آپ نے ہی ایک کمیٹی constitute کی اور اس کو جناب قمر الاسلام راجہ Chair کر رہے تھے اور انہوں نے اس معزز ایوان میں Interim Report بھی جمع کروادی ہے۔ اس میں جو آگے proceed کرنا ہے وہ یہ ہے کہ اس میں ہائر ایجوکیشن کی بجائے Health Tertiary care کا role زیادہ اہم ہے کیونکہ education because its related with medical تو ان کی زیادہ importance ہے تو میرا خیال ہے کہ آپ ان کے سیکرٹری صاحب کو بھی direction دیجئے کہ وہ اس کو آگے proceed کریں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ کی اجازت سے پہلے ہم نے Interim Report submit کی اس کے بعد ہم نے final report submit کی اور final report submit کرنے سے پہلے ایک میٹنگ بھی آپ کی direction پر کمیٹی روم میں منعقد ہوئی۔

جناب سپیکر: جی، میں سیکرٹری اسمبلی سے کہتا ہوں کہ اس کا reminder بھجوائیں اور اُن کی میٹنگ میرے ساتھ بھی کروائیں۔ سات دن کے اندر اندر اُن سب کو میرے پاس بلوائیں جس کا ٹائم میں بتا دوں گا۔ اس میٹنگ میں پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن اور میاں محمد اسلم اقبال کو بھی بلائیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! متعلقہ کمیٹی کے چیئر مین صاحب کو بھی بلوالیں۔

جناب سپیکر: جی، چیئر مین صاحب کو بھی بلائیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اپوزیشن کی طرف سے بھی شامل کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ خود بھی ہیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں پہلی تحریک التوائے کار نمبر 163/18 ڈاکٹر مراد راس کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 164/18 بھی ڈاکٹر مراد راس کی ہے، اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 165/18 محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی ہے جو رانا مشہود احمد خان اور محترمہ جوئس روفن جولیس سے متعلق ہے۔

حکومت پنجاب محکمہ تعلیم کے لئے مختص بجٹ استعمال کرنے میں ناکام

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" کی اشاعت مورخہ 15۔مارچ 2018 کی خبر کے مطابق حکومت پنجاب کے تعلیمی اصلاحات لانے کے بلند وبانگ دعوے بے نقاب ہوگئے۔ لاہور سمیت پنجاب بھر کے لئے رکھا جانے والا تعلیمی بجٹ استعمال نہ ہو سکا۔ رواں مالی سال میں حکومت پنجاب نے سکول ایجوکیشن کے لئے 53۔ارب روپے مختص کئے تھے جس میں سے صرف 38 فیصد بجٹ ہی استعمال ہو سکا۔ حکومت بیشتر نئے منصوبوں کو شروع ہی نہ کر سکی۔ اساتذہ کی بین الاقوامی معیار کی ٹریننگ کا منصوبہ بھی کاغذوں کی زینت بناہوا ہے اور اُن کی حاضری ممکن بنانے کا ای سسٹم پر بھی عملدرآمد زیر و ہے۔ کمپیوٹر لیبز فراہم کرنے کا منصوبہ بھی التواء کا شکار ہے۔ حکومت کی ترجیحات میں فرق سکول ایجوکیشن کی زبوں حالی کا منہ بولتا ثبوت ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

اب تو اسمبلی ہی ختم ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ یہ تحریک التوائے کار انشاء اللہ جواب کے لئے next week تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 166/18 بھی محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی ہے لیکن آپ نے ایک پڑھ دی ہے اس لئے اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 167/18 بھی آپ کی ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار محترمہ خدیجہ عمر کی ہے ---موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 173/18 جناب احمد خان بھچر کی ہے---موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 180/18 ڈاکٹر نوشین حامد کی ہے۔ جی، محترمہ!

وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی کی اہم انتظامی سیٹوں پر خلاف میرٹ بھرتی

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "ایکسپریس" کی اشاعت مورخہ 10۔مارچ 2018 کی خبر کے مطابق، وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی نے اہم انتظامی سیٹوں پر منظور نظر اساتذہ کی تعیناتی کر کے میرٹ کی دھجیاں اڑا دیں۔ بندر بانٹ کی پالیسی نے یونیورسٹی کا علمی و تحقیقی ماحول داؤ پر لگا دیا۔ اپلائیڈ سائیکالوجی ڈیپارٹمنٹ کی ڈاکٹر فرح ملک جو کہ Tenure track system کی بنیاد پر خدمات انجام دیتی رہیں، کو HEC کے رولز کو پس پشت ڈالتے ہوئے Basic pay scale میں تبدیل کیا گیا اور ان کو اسی ڈیپارٹمنٹ کا ڈائریکٹر بھی مقرر کیا گیا ہے جبکہ دوسری جانب وائس چانسلر نے مسلسل غفلت برتتے ہوئے ایسے جونیئر اور ناتجربہ کار افراد کو اہم انتظامی سیٹوں پر لگا دیا ہے جس سے یونیورسٹی کا ماحول داؤ پر لگ گیا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک التوائے کار جواب کے لئے next week یا جب بھی اجلاس آئے گا تب تک pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار بھی ڈاکٹر نوشین حامد کی ہے لیکن انہوں نے ایک

پڑھ لی ہے اس لئے اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 187/18 ملک تیمور مسعود کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار ڈاکٹر مراد راس کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار میاں محمود الرشید کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار ملک تیمور مسعود کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 208 محترمہ شنیلا رُوت کی ہے۔ جی، محترمہ!

گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین وحدت روڈ لاہور کی جانب سے جعلی کانووکیشن کے انعقاد اور جعلی ڈگری کی تقسیم کا انکشاف

محترمہ شنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ 11۔ اپریل 2018 کو گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین وحدت روڈ لاہور میں کالج کی پرنسپل اور کالج انتظامیہ نے جعلی کانووکیشن کا انعقاد کروایا اور پنجاب کے وزیر ہائر ایجوکیشن کو مدعو کیا گیا اور اس جعلی کانووکیشن کے لئے کالج انتظامیہ نے کالج کی طالبات سے رابطہ کرتے ہوئے رجسٹریشن اور گاؤن کی مد میں 1500 روپے فوری جمع کروانے کا کہا جبکہ 11۔ اپریل کو کانووکیشن شروع ہوا۔ مہمان خصوصی کے ذریعے ڈگریاں تقسیم کی گئیں تو پتا چلا کہ پرنسپل اور کالج انتظامیہ نے ڈگریوں کی جگہ سادہ کاغذ پر سرخ رِبن لپیٹ کر ان طالبات کے ہاتھ میں تھما دیا ہے کیونکہ ڈگریاں ان کے پاس موجود ہی نہ تھیں اور کالج انتظامیہ نے طالبات کو ہراساں کرتے ہوئے کہا کہ اس سارے واقعہ کا کسی سے ذکر نہ کرنا۔ اس واقعہ سے طالبات اور والدین سمیت صوبہ بھر بالخصوص لاہور شہر کی عوام میں غم و غصہ پایا جاتا ہے۔ طالبات کا مطالبہ ہے کہ سارے واقعہ میں طالبات سمیت وزیر تعلیم کو ماموں بنانے کی شفاف تحقیقات کراتے ہوئے پرنسپل سمیت کالج انتظامیہ کے خلاف سخت کارروائی کرتے ہوئے طالبات سے لی

گئی 1500 روپے کی رقم فی الفور واپس کرنے کے احکامات جاری کئے جائیں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! آپ کے پاس اس کا جواب ہے تو دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب نہیں ہے لیکن we need to verify اور ہم اس کی انکوائری کروالیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، کیا فرمایا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! اس وقت جواب میرے پاس موجود نہیں ہے لیکن ہم اس کی انکوائری کروالیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ اپنے طور پر اس تحریک التوائے کار کا جواب دیں گی۔ یہ تحریک التوائے کار next week تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 209/18 جناب شعیب صدیقی کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار بھی شعیب صدیقی کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 215/18 محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں کی ہے۔ جی، محترمہ!

گورا کرنے والی غیر قانونی کریموں اور شیمپو کے استعمال سے خواتین مختلف بیماریوں کا شکار

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" کی اشاعت مورخہ 20۔ اپریل 2018 کی خبر کے مطابق مارکیٹ میں موجود رنگ گورا کرنے والی 15 ہزار کریمیں اور شیمپو غیر قانونی قرار دیئے جا چکے ہیں، ان کریموں کے استعمال سے

خواتین جلد کی بیماریوں کا شکار ہو چکی ہیں۔ڈریپ چار سال بعد بھی 99 فیصد میک اپ کا سامان رجسٹر نہیں کر سکا۔ ہر کمپنی رنگ گورا کرنے اور چہرہ نکھارنے کا دعویٰ کرتی ہے لیکن نتائج اس کے برعکس ہوتے ہیں۔ کمپنیاں مرکری، پارہ سٹیرائڈز استعمال کرتی ہیں جو انسانی جسم کے لئے کتنا نقصان دہ ہیں ڈریپ اس کے متعلق کچھ نہیں جانتی۔ ڈرگ ریگولیٹری اتھارٹی ملک میں قانون کے نفاذ کے باوجود کاسمیٹکس پروڈکٹس ریگولیٹ کرنے میں ناکام رہی ہے۔ میک اپ ان اشیاء کے بارے میں محکمہ کی کم علمی کی وجہ سے ہزاروں خواتین ان جعلی اشیاء سے متاثر ہو رہی ہیں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، باضابطہ قرار دے دی گئی ہے اور اس تحریک التوائے کار کا جواب next weak میں آ جائے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 219 میاں خرم جہانگیر وٹو کی ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 223 جناب محمد شعیب صدیقی کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 224 ملک تیمور مسعود کی ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 225 چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے ۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 226 محترمہ شُنیلا رُوت کی ہے چونکہ انہوں نے ایک تحریک التوائے کار پڑھ لی ہے اس لئے اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اب ہم سرکاری شروع کرتے ہیں۔

سرکاری کارروائی

رپورٹیں

(جو ایوان کی میز پر رکھی گئی)

جناب سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ وزیر صاحب سالانہ رپورٹ پیش کرنا چاہتے ہیں۔ جی وزیر صاحب!

انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ اتھارٹی پنجاب کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2016

MINISTER FOR HOME (Mehr Ijaz Ahmad Achlana): Mr Speaker! I lay the Annual Report of Infrastructure Development Authority of the Punjab for the year 2016.

MR SPEAKER: The Annual Report of Infrastructure Development Authority of the Punjab for the year 2016 has been laid.

پنجاب پنشن فنڈ کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2017

MR SPEAKER: A Minister may lay the Annual Report of the Punjab Pension Fund for the year 2017.

MINISTER FOR HOME (Mehr Ijaz Ahmad Achlana): Mr Speaker! I lay the Annual Report of the Punjab Pension Fund for the year 2017.

MR SPEAKER: the Annual Report of the Punjab Pension Fund for the year 2017 has been laid.

آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے اور آپ تمام معزز ممبران کا بہت شکریہ۔ اللہ خیر سے آپ کو دوبارہ یہاں لائے اور میرے خیال میں تھوڑے دنوں کے بعد ہمیں پھر دوبارہ ملنا پڑے گا۔ اس وقت تک کے لئے آپ کا اور میرا اللہ تعالیٰ حافظ و ناصر ہو۔ (آمین) پاکستان پائندہ باد۔

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(106)/2018/1755. Dated: 7th May, 2018. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

> In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, **Malik Muhammad Rafique Rajwana**, Governor of the Punjab, hereby prorogue Provincial Assembly of the

Punjab on **07 May 2018 (Monday)** after the conclusion of the sitting of the Assembly on that day.

Dated Lahore, the 5th May 2018 **MALIK MUHAMMAD RAFIQUE RAJWANA GOVERNOR OF THE PUNJAB"**

INDEX

PAGE NO.

A

AAMAR SULTAN CHEEMA, CH.
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-
-Starred Question No. 8025 and 8058 153
-The Prisons (Amendment) Bill 2016 (Bill No. 30 of 2016) moved by Miss. Hina Pervaiz Butt, MPA (W-353) 153
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Disclosure of fake convocation and distribution of degrees by Government Post Graduate College for Women Wahdat Road, Lahore 348
-Failure of Education Department in utilization of budget 346
-Increase in patients of TB due to failure of Health Department 254
-In violation of merit recruitment of Professors in Teaching Hospitals 72
-Recruitments against important administrative posts in violation of merit by Vice Chancellor Punjab University 347
-Suffering women from diseases due to illegal whitening creams and shampoos 349
AGENDAS FOR THE SESSIONS HELD ON-
-26th April, 2018 3
-27th April, 2018 63
-30th April, 2018 97
-2nd May, 2018 169
-3rd May, 2018 203
-4th May, 2018 263
-7th May, 2018 327
ALA-UD-DIN, SHEIKH *(Minister for Industries, Commerce & Investment)*
Answers to the questions REGARDING- 36
-Action against illegal factories in PP-145, Lahore *(Question No. 9556*)* 51
-Allotment of plots in Faisalabad Industrial Estate *(Question No. 9249*)* 17
-Details about Industrial Estates, employees and institutes in district Faisalabad *(Question No. 9172*)* 50

PAGE NO.

-Foreign visits of officers of TEVTA *(Question No. 9243*)* 31
-Institutions of TEVTA in Lahore and Faisalabad *(Question No. 9207*)* 55
-Plots and area of Sundar Industrial Estate Lahore *(Question No. 9631*)*
-Project and budget of Industries Commerce and Investment Department for the years 2015-16 and 2017-18 *(Question No. 9205*)* 22
-Shifting of industries from residential area to Industrial Estates *(Question No. 9206*)* 29

ASIF MEHMOOD, MR.
BILL *(Discussed upon)*-
-The Punjab (Regularization of Service) Bill 2018 88
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-Starred Question No. 8383 asked by Mr. Asif Mehmood, MPA (PP-9) 252

point of order REGARDING-
-Demand for holding meeting of Standing Committee on Cooperative with reference to Rawalpindi Airport Housing Society 249
QUORUM-
INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTINGS HELD ON- 59
-26th April, 2018 259
-3rd May, 2018
AUTHORITIES-
-Of the House 5

B

BILAL AKBAR BHATTI, MR.

reports ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING- 56
-The Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2018 (Bill No. 11 of 2018) 56
-The Registration Punjab (Amendment) Bill 2018 (Bill No. 12 of 2018)
BILAL YASIN, MR. *(Minister for Food)*

Answers to the questions REGARDING- 198
-Details about sugar mills *(Question No. 9739*)*
-Employees of Punjab Food Authority in district Nankana Sahib *(Question No. 9742*)* 199
-Purchase of wheat in district Nankana Sahib *(Question No. 9743*)* 199
BILLS -
-The Explosive Substances (Punjab Amendment) Bill 2018 *(Introduced in the House)* 76
-The Punjab Agricultural Marketing Regulatory Authority Bill 2018 *(Introduced in the House)* 78

	PAGE NO.
-The Punjab Bonded Labour System (Abolition) (Amendment) Bill 2018 *(Introduced in the House)*	78
-The Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran Bill 2017 *(Considered and passed by the House)*	320-322
-The Punjab Government Servants Housing Foundation (Amendment) Bill 2018 *(Introduced in the House)*	77
-The Punjab Fisheries (Amendment) Bill 2018 *(Introduced in the House)*	77
-The Punjab (Regularization of Service) Bill 2018 *(Introduced, Considered and passed by the House)*	79,80-94
-The Punjab Sound System (Regulation) (Amendment) Bill 2018 *(Considered and passed by the House)*	317-320
-The Punjab University of Technology Rasul Bill 2018 *(Introduced in the House)*	316
-The Punjab Witness Protection Bill 2018 *(Introduced in the House)*	76
-The Registration (Punjab Second Amendment) Bill 2018 *(Introduced in the House)*	77

C

CABINET-

-OF THE PUNJAB	5

E

EHSAN RIAZ FATYANA, MR.

questions REGARDING-	
-Allotment of plots in Faisalabad Industrial Estate *(Question No. 9249*)*	50
-Construction on plots reserved for public welfare in Jubilee Town Lahore *(Question No. 9079*)*	112
-Details about Industrial Estates, employees and institutes in district Faisalabad *(Question No. 9172*)*	17
-Facilities and development in Jubilee Town Lahore *(Question No. 9078*)*	108
-Foreign visits of officers of TEVTA *(Question No. 9243*)*	50
-Institutions of TEVTA in Lahore and Faisalabad *(Question No. 9207*)*	31
-Project and budget of Industries Commerce and Investment Department for the years 2015-16 and 2017-18 *(Question No. 9205*)*	22
-Shifting of industries from residential area to Industrial Estates *(Question No. 9206*)*	29

ENERGY DEPARTMENT-

questions REGARDING-	
-Cost of Sahiwal Coal Power Plant *(Question No. 9033*)*	38
-Total cost incurred upon Quaid-e-Azam Solar Power Park *(Question No. 9268*)*	44

	PAGE NO.
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-	
-Adjournment Motion No. 1093	337
-Starred Question No. 8025 and 8058	153
-Starred Question No. 8974	301
-Starred Question No. 7124 asked by Dr. Nausheen Hamid, MPA (W-356)	335
-Starred Question No. 8288 asked by Mr. Muhammad Arshad Malik, Advocate, MPA (PP-222)	299
-Starred Question No. 8383 asked by Mr. Asif Mehmood, MPA (PP-9)	252
-Starred Question No. 7122 asked by Mrs. Raheela Anwar, MPA (W-357)	335
-Starred Questions No. 2588, 3539, 4980, 7169, 7677, 7681, 9376, 9383	337
-Starred Questions No. 8531, 8960, 9282 and 9340	302
-Starred Questions No. 7108 and 7109 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)	335
-The Prisons (Amendment) Bill 2016 (Bill No. 30 of 2016) moved by Miss. Hina Pervaiz Butt, MPA (W-353)	153
-The Punjab Animal Slaughter Control (Amendment) Bill 2016 (Bill No. 5 of 2016) moved by Dr. Nausheen Hamid, MPA (W-356)	300

f

FAIZA AHMED MALIK, MRS.

point of order REGARDING-	163
-Problem faced by patients due to closing of medical stores	
questions REGARDING-	184
-Details about employees working under DFC Lahore and allotment of grain godown Gurumangat *(Question No. 9708*)*	294
-Details about primary, middle and high schools in PP-159, Lahore *(Question No. 9757*)*	138
-Establishment of PHA in Sargodha and budget thereof *(Question No. 9675*)*	190
-Facilities provided to women prisoners *(Question No. 9711*)*	148
-Water supply and sewerage schemes in Manga Mandi Lahore *(Question No. 9678*)*	

FAIZAN KHALID VIRK, MR.

question REGARDING-	144
-Restoration of water tank in Chak No. 97/R.B Faisalabad *(Question No. 6478*)*	

FAQEER HUSSAIN DOGAR, CH. *(Parliamentary Secretary for Prisons)*

Answers to the questions REGARDING-	190

PAGE NO.

-Facilities provided to women prisoners *(Question No. 9711*)* 185
-Provision of residence and risk allowance to employees of Prisons Department *(Question No. 7497*)*

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)*-**

-On sad demises of mother of Mrs. Fozia Ayub Qureshi and Mujahid Driver of Radio Pakistan Ashiq Butt 67

FOOD DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Annual consumption and distribution of wheat bags *(Question No. 9738*)* 194
-Details about employees working under DFC Lahore and allotment of grain godown Gurumangat *(Question No. 9708*)* 184
-Details about sugar mills *(Question No. 9739*)* 198
-Employees of Punjab Food Authority in district Nankana Sahib *(Question No. 9742*)* 198
-Purchase of wheat in district Nankana Sahib *(Question No. 9743*)* 199

G

GULNAZ SHAHZADI , MRS.

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-

-Starred Question No. 7124 asked by Dr. Nausheen Hamid, MPA (W-356) 335
-Starred Question No. 7122 asked by Mrs. Raheela Anwar, MPA (W-357) 335
-Starred Questions No. 7108 and 7109 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113) 335

h

HAMEEDA WAHEED UD DIN, MS. *(Minister for Women Development)*

Answers to the questions REGARDING-

-Constitution of District Enforcement of Inheritance Rights Committee *(Question No. 9342*)* 40
-Offices and employees of Women Development Department in Sahiwal *(Question No. 9685*)* 52

HIGHER EDUCATION DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Closing of evening classes in Islamia University Bahawalpur *(Question No. 9666*)* 274, 340
-Government colleges in PP-112, Gujrat and number of students 331

PAGE NO.

therein *(Question No. 9776*)*
-Policy about admission of A & O Levels passed students 339
(Question No. 3536)* 343
-Posting of Dy. Director Colleges in Toba Tek Singh *(Question No. 9729*)*
-Putting soil in playground of Government College for boys Daska *(Question No. 9701*)* 342
-Vacant posts in Government Post Graduate College Daska *(Question No. 9700*)* 280, 341

HOUSING, URBAN DEVELOPMENT & PUBLIC HEALTH ENGINEERING DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Allotment of funds and tenders of construction of Garhi Shahu Bridge Lahore 129
(Question No. 9311)* 147
-Branches, staff and budget of PHA Lahore *(Question No. 9047*)* 245
-Budget of LDA of 2015-16 and construction of roads *(Question No. 9239*)* 143
-Changing of pipeline of drinking water in UC-46, Lahore *(Question No. 5625*)* 146
-Clean drinking water and tube wells in PP-144, Lahore *(Question No. 9041*)*
-Clean drinking water schemes in corporation area of Bahawalpur city 145
(Question No. 9012)* 150
-Closed water schemes in PP-112, Gujrat *(Question No. 9680*)*
-Construction on plots reserved for public welfare in Jubilee Town Lahore 112
(Question No. 9079)* 152
-Cost of water supply scheme in Gujrat city *(Question No. 9722*)* 138
-Establishment of PHA in Sargodha and budget thereof *(Question No. 9675*)* 108
-Facilities and development in Jubilee Town Lahore *(Question No. 9078*)* 101
-Maintenance of Nala Lai Expressway Rawalpindi *(Question No. 4438*)*
-Provision of amount in the head of sewerage and water supplies in district 104
Gujrat *(Question No. 9057*)* 142
-Provision of clean drinking water in PP-146, Lahore *(Question No. 5624*)*
-Registered and unregistered housing societies in district Lahore 119
(Question No. 9231)* 144
-Restoration of water tank in Chak No. 97/R.B Faisalabad *(Question No. 6478*)*
-Sanitation problems in Madni Street and Muslim Park Ghani Colony 131
Lahore *(Question No. 9637*)* 148
-Water supply and sewerage schemes in Manga Mandi Lahore *(Question No. 9678*)* 117
-Water supply schemes in district Gujrat *(Question No. 9094*)* 141
-Water supply schemes in Bahawalpur city *(Question No. 5566*)*

HUSSAIN JAHANIA GARDEZI, SYED

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING- 302
-Privilege Motions No. 20/2015, 3/2017, 6/2017, 2,9,11 and 13/2018

PAGE NO.

I

IJAZ AHMAD ACHLANA, MEHR *(Minister for Disaster Management & Home)*

reports ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING- 351
-Annual Report of the Punjab Pension Fund for the year 2017 351
-Infrastructure Development Authority of the Punjab for the year 2016

IMRAN ZAFAR, HAJI

question REGARDING- 152
-Cost of water supply scheme in Gujrat city *(Question No. 9722*)*

INDUSTRIES, COMMERCE & INVESTMENT DEPARTMENT-

questions REGARDING- 35
-Action against illegal factories in PP-145, Lahore *(Question No. 9556*)* 50
-Allotment of plots in Faisalabad Industrial Estate *(Question No. 9249*)*
-Details about Industrial Estates, employees and institutes in district Faisalabad *(Question No. 9172*)* 17
50
-Foreign visits of officers of TEVTA *(Question No. 9243*)* 31
-Institutions of TEVTA in Lahore and Faisalabad *(Question No. 9207*)* 55
-Plots and area of Sundar Industrial Estate Lahore *(Question No. 9631*)*
-Project and budget of Industries Commerce and Investment Department for the years 2015-16 and 2017-18 *(Question No. 9205*)* 22
-Shifting of industries from residential area to Industrial Estates *(Question No. 9206*)* 29

J

JAVED AKHTAR, MR.

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-
-The Punjab Agriculture Marketing Regulatory Authority Bill 2018 (Bill No. 20 of 2018) 298

JOYCE ROFIN JULIUS, MRS. *(Parliamentary Seceretary for School Education)*

Answers to the questions REGARDING- 288
-Action taken against teachers torching students *(Question No. 9744*)*
-Details about schools running under Punjab Education Foundation in Gujrat *(Question No. 9000*)* 277
270
-Evening classes for Child Labour victim students *(Question No. 8564*)* 282
-Planting of fruit trees in schools *(Question No. 9495*)*
-Recruitment of Assistant Education Officers in district Okara *(Question No. 9647*)* 286

PAGE NO.

K

KHADIJA UMAR, MRS.

questions REGARDING-
-Changing of pipeline of drinking water in UC-46, Lahore *(Question No. 5625*)* 143
-Provision of clean drinking water in PP-146, Lahore *(Question No. 5624*)* 142

Khalil Tahir Sindhu, mr. ***(MINISTER FOR HUMAN RIGHTS & MINORITIES AFFAIRS)***

points of order REGARDING-
-Demand to register Christian Marriage Certificate in UC offices 303
-Demand for taking action against Deputy Director of DGPR on injuring an employee 258
-Demand to withdraw the words said by Law Minister about Women MPAs 176
-Problem faced by patients due to closing of medical stores 158

KHURRAM JAHANGIR WATTOO, MIAN

question REGARDING-
-Cost of Sahiwal Coal Power Plant *(Question No. 9033*)* 38

L

LEADER OF OPPOSITION
-*See under Mehmood-ur-Rasheed, Mian*

M

MASHHOOD AHMAD KHAN, RANA *(Minister for School Education)*

Answers to the questions REGARDING-
-Budget of Punjab Education Foundation for the year 2016-17 *(Question No. 9442*)* 293
-Details about primary, middle and high schools in PP-159, Lahore *(Question No. 9757*)* 294
-Furniture purchased for schools in Sahiwal in 2016-17 *(Question No. 9440*)* 292
-Number of schools in PP-112, Gujrat and budget for the same *(Question No. 9765*)* 296

MEHMOOD-UR-RASHEED, MIAN *(Leader of Opposition)*
BILLS *(Discussed upon)-*
-The Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran Bill 2017 322

PAGE NO.

-The Punjab (Regularization of Service) Bill 2018 80

points of order REGARDING-

-Demand for taking up the bill about teaching of the Holy Quran by suspending the rules 256

-Demand for taking action against Deputy Director of DGPR on injuring an employee 257

-Demand to withdraw the words said by Law Minister about Women MPAs 175, 307

MEHWISH SULTANA, MS. *(Parliamentary Seceretary for Higher Education)*

Answers to the questions REGARDING-

-Closing of evening classes in Islamia University Bahawalpur *(Question No. 9666*)* 274

-Government colleges in PP-112, Gujrat and number of students therein *(Question No. 9776*)* 332

-Vacant posts in Government Post Graduate College Daska *(Question No. 9700*)* 281

MINISTER FOR AUQAF & RELIGIOUS AFFAIRS

-See under Zaeem Hussian Qadri, Syed

MINISTER FOR DISASTER MANAGEMENT & HOME

-See under Ijaz Ahmad Achlana, Mehr

MINISTER FOR FOOD

-See under Bilal Yasin, Mr.

MINISTER FOR HIGHER EDUCATION

-See under Raza Ali Gillani, Syed

Minister for Human Rights & Minorities Affairs

-SEE UNDER KHALIL TAHIR SINDHU, MR.

MINISTER FOR INDUSTRIES, COMMERCE & INVESTMENT

-See under Ala-ud-Din, Sheikh

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS

-See under Sana Ullah Khan, Rana

MINISTER FOR MINES & MINERALS ADDITIONAL CHARGE OF ENERGY & HOUSING, URBAN DEVELOPMENT & PUBLIC HEALTH ENGINEERING & REVENUE

-See under Sher Ali Khan, Mr.

MINISTER FOR SCHOOL EDUCATION

-See under Mashhood Ahmad Khan,Rrana

MINISTER FOR WOMEN DEVELOPMENT

-See under Hameeda Waheed ud Din, Ms.

MOTIONS regarding-

79

PAGE NO.

-SUSPENSION OF RULES FOR PRESENTATION OF A RESOLUTION 314
-Suspension of rules for taking a bill
MUHAMMAD AKRAM, CHODHARY

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-
-The Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran Bill 2017 (Bill No. 1 of 2018) moved by Dr. Syed Waseem Akhtar MPA, (PP-271) 72
MUHAMMAD ARIF ABBASI, MR.
BILL *(Discussed upon)*-
85
-THE PUNJAB (REGULARIZATION OF SERVICE) BILL 2018 157

point of order REGARDING-
-Problem faced by patients due to closing of medical stores

44

75, 88

165

question REGARDING-
-Total cost incurred upon Quaid-e-Azam Solar Power Park *(Question No. 9268*)*
QUORUM-
-INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTINGS HELD ON-
-27th April, 2018
-30th April, 2018
MUHAMMAD ARSHAD, RANA *(Special Assistant to Chief Minister)*

point of order REGARDING- 177
-Demand to withdraw the words said by Law Minister about Women MPAs
MUHAMMAD ARSHAD MALIK, ADVOCATE, MR.
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-Starred Question No. 8288 asked by Mr. Muhammad Arshad Malik, Advocate, MPA (PP-222) 299

PAGE NO.

question REGARDING- 339
-Policy about admission of A & O Levels passed students *(Question No. 3536*)*

MUHAMMAD ASAD ULLAH, CH. *(Parliamentary Secretary for Food)*

Answers to the questions REGARDING- 194
-Annual consumption and distribution of wheat bags *(Question No. 9738*)* 185
-Details about employees working under DFC Lahore and allotment of grain godown Gurumangat *(Question No. 9708*)*

MUHAMMAD ASHRAF, CH.

questions REGARDING- 150
-Closed water schemes in PP-112, Gujrat *(Question No. 9680*)* 331
-Government colleges in PP-112, Gujrat and number of students therein *(Question No. 9776*)* 295
-Number of schools in PP-112, Gujrat and budget for the same *(Question No. 9765*)*

MUHAMMAD ASIF BAJWA, ADVOCATE, MR.

questions REGARDING-
-Putting soil in playground of Government College for boys Daska *(Question No. 9701*)* 342
-Vacant posts in Government Post Graduate College Daska *(Question No. 9700*)* 280, 341

MUHAMMAD ASLAM IQBAL, MIAN

BILL *(Discussed upon)*-
-The Punjab (Regularization of Service) Bill 2018 82

points of order REGARDING- 156

-DEMAND TO REVIEW ON WHEAT PURCHASE POLICY AND FIX DAY FOR DISCUSSION IN THE HOUSE

344

-Demand for taking more action upon report of Special Committee No. 9 with reference to ECAT/MCAT 67
-Problem faced by students due to soil heaps in front of school and college in Samanabad Lahore 131

PAGE NO.

question REGARDING-
-Sanitation problems in Madni Street and Muslim Park Ghani Colony Lahore *(Question No. 9637*)*

MUHAMMAD ILYAS CHINIOTI, AL HAJ

questions REGARDING- 241
-Issuance of license of stamp paper vendors in Chiniot *(Question No. 9509*)*
-Posting of Patwaries and Tehsildars in district Chiniot *(Question No. 9508*)* 243

MUHAMMAD RAFIQUE, MIAN

question REGARDING- 343
-Posting of Dy. Director Colleges in Toba Tek Singh *(Question No. 9729*)*

MUHAMMAD WAHEED GULL, MR.

point of order REGARDING-
-Demand to withdraw the words said by Law Minister about Women MPAs 179

35

question REGARDING-
-Action against illegal factories in PP-145, Lahore *(Question No. 9556*)* 197

QUORUM-
-Indication of quorum of the House during sitting held on 2nd May, 2018

N

NAAT-E-RASOOL-E-MAQBOOL (ﷺ) PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON-
-26th April, 2018 14
-27th April, 2018 66
-30th April, 2018 100
-2nd May, 2018 174
-3rd May, 2018 206
-4th May, 2018 266
-7th May, 2018 330

NABILA HAKIM ALI KHAN, MS.
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Increase in patients of TB due to failure of Health Department 254

72

-IN VIOLATION OF MERIT RECRUITMENT OF PROFESSORS IN TEACHING HOSPITALS 349

-Suffering women from diseases due to illegal whitening creams and shampoos

PAGE

NO.

292

questions REGARDING- 292

-Budget of Punjab Education Foundation for the year 2016-17 *(Question No. 9442*)* 52

-Furniture purchased for schools in Sahiwal in 2016-17 *(Question No. 9440*)*

-Offices and employees of Women Development Department in Sahiwal *(Question No. 9685*)*

NAJMA AFZAL KHAN, DR.

question REGARDING-

-Cases in courts of Commissioners and Deputy Commissioners *(Question No. 9375*)* 239

NAUSHEEN HAMID, DR.

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Recruitments against important administrative posts in violation of merit by Vice Chancellor Punjab University 347

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-

-THE PUNJAB ANIMAL SLAUGHTER CONTROL (AMENDMENT) BILL 2016 (BILL NO. 5 OF 2016) MOVED BY DR. NAUSHEEN HAMID, MPA (W-356) 300 305

point of order REGARDING- 288

-Demand to withdraw the words said by Law Minister about Women MPAs 129

questions REGARDING- 40

-Action taken against teachers torching students *(Question No. 9744*)*

-Allotment of funds and tenders of construction of Garhi Shahu Bridge Lahore *(Question No. 9311*)*

-Constitution of District Enforcement of Inheritance Rights Committee *(Question No. 9342*)*

NIGHAT SHEIKH, MS.

questions REGARDING- 147

-Branches, staff and budget of PHA Lahore *(Question No. 9047*)* 146

-Clean drinking water and tube wells in PP-144, Lahore *(Question No. 9041*)*

NOTIFICATION of-

-Prorogation of 35th session of 16th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 26th April, 2018 351

-Summoning of 35th session of 16th Provincial Assembly of the Punjab

PAGE NO.

commenced on 26th April, 2018 1

O

OFFICERS-
-Of the House 11
ORDINANCE *(Laid in the House as a bill)-*
-The Punjab Sound System (Regulation) (Amendment) Ordinance 2018 75

P

Panel of Chairmen-
-Announcement regarding Panel of Chairmen for 35th session of 16th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 26th April, 2018 15

Parliamentary Secretaries- 9

-OF THE PUNJAB
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR FOOD
-See under Muhammad Asad Ullah, ch.
PARLIAMENTARY SECERETARY FOR HIGHER EDUCATION
-See under Mehwish Sultana, Ms.
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR PRISONS
-See under Faqeer Hussain Dogar, Ch.
PARLIAMENTARY SECERETARY FOR SCHOOL EDUCATION
-See under Joyce Rofin Julius, Mrs.

PAGE NO.

points of order REGARDING-

-Demand for holding meeting of Standing Committee on Cooperative with reference to Rawalpindi Airport Housing Society 249
-Demand for taking action against Deputy Director of DGPR on injuring an employee 257
-Demand for taking more action upon report of Special Committee No. 9 with reference to ECAT/MCAT 344
-Demand for taking up the bill about teaching of the Holy Quran by suspending the rules 256
-Demand to register Christian Marriage Certificate in UC offices 303
-Demand to review on wheat purchase policy and fix day for discussion in the House 155
-Demand to withdraw the words said by Law Minister about Women MPAs 175, 305
-Problem faced by patients due to closing of medical stores 157
-Problem faced by students due to soil heaps in front of school and college in Samanabad Lahore 67

Prisons Department-

questions REGARDING-

-Facilities provided to women prisoners *(Question No. 9711*)* 190
-Provision of residence and risk allowance to employees of Prisons Department *(Question No. 7497*)* 184

Prorogation-

-NOTIFICATION OF PROROGATION OF 35TH SESSION OF 16TH PROVINCIAL ASSEMBLY OF THE PUNJAB COMMENCED ON 26TH APRIL, 2018 351

Q

questions REGARDING-

ENERGY DEPARTMENT-
-Cost of Sahiwal Coal Power Plant *(Question No. 9033*)* 38
-Total cost incurred upon Quaid-e-Azam Solar Power Park *(Question No. 9268*)* 44

FOOD DEPARTMENT-
-Annual consumption and distribution of wheat bags *(Question No. 9738*)* 194
-Details about employees working under DFC Lahore and allotment 184
198

	PAGE NO.
of grain godown Gurumangat *(Question No. 9708*)*	
-Details about sugar mills *(Question No. 9739*)*	198
-Employees of Punjab Food Authority in district Nankana Sahib	199
(Question No. 9742)*	
-Purchase of wheat in district Nankana Sahib *(Question No. 9743*)*	
HIGHER EDUCATION DEPARTMENT-	274, 340
-Closing of evening classes in Islamia University Bahawalpur	
(Question No. 9666)*	331
-Government colleges in PP-112, Gujrat and number of students	
therein *(Question No. 9776*)*	339
-Policy about admission of A & O Levels passed students	343
(Question No. 3536)*	
-Posting of Dy. Director Colleges in Toba Tek Singh *(Question No. 9729*)*	342
-Putting soil in playground of Government College for boys	
Daska *(Question No. 9701*)*	280, 341
-Vacant posts in Government Post Graduate College Daska	
(Question No. 9700)*	
HOUSING, URBAN DEVELOPMENT & PUBLIC HEALTH	
ENGINEERING DEPARTMENT-	129
-Allotment of funds and tenders of construction of Garhi Shahu Bridge Lahore	147
(Question No. 9311)*	245
-Branches, staff and budget of PHA Lahore *(Question No. 9047*)*	143
-Budget of LDA of 2015-16 and construction of roads *(Question No. 9239*)*	146
-Changing of pipeline of drinking water in UC-46, Lahore *(Question No. 5625*)*	
-Clean drinking water and tube wells in PP-144, Lahore *(Question No. 9041*)*	145
-Clean drinking water schemes in corporation area of Bahawalpur city	150
(Question No. 9012)*	
-Closed water schemes in PP-112, Gujrat *(Question No. 9680*)*	112
-Construction on plots reserved for public welfare in Jubilee Town Lahore	152
(Question No. 9079)*	138
-Cost of water supply scheme in Gujrat city *(Question No. 9722*)*	108
-Establishment of PHA in Sargodha and budget thereof *(Question No. 9675*)*	101
-Facilities and development in Jubilee Town Lahore *(Question No. 9078*)*	
-Maintenance of Nala Lai Expressway Rawalpindi *(Question No. 4438*)*	102
-Provision of amount in the head of sewerage and water supplies in district	142
Gujrat *(Question No. 9057*)*	
-Provision of clean drinking water in PP-146, Lahore *(Question No. 5624*)*	119
-Registered and unregistered housing societies in district Lahore	144
(Question No. 9231)*	
-Restoration of water tank in Chak No. 97/R.B Faisalabad *(Question No. 6478*)*	131
-Sanitation problems in Madni Street and Muslim Park Ghani Colony	
Lahore *(Question No. 9637*)*	148
-Water supply and sewerage schemes in Manga Mandi Lahore	117
(Question No. 9678)*	141

	PAGE NO.
-Water supply schemes in district Gujrat *(Question No. 9094*)*	
-Water supply schemes in Bahawalpur city *(Question No. 5566*)*	35
INDUSTRIES, COMMERCE & INVESTMENT DEPARTMENT-	50
-Action against illegal factories in PP-145, Lahore *(Question No. 9556*)*	
-Allotment of plots in Faisalabad Industrial Estate *(Question No. 9249*)*	17
-Details about Industrial Estates, employees and institutes in	50
district Faisalabad *(Question No. 9172*)*	31
-Foreign visits of officers of TEVTA *(Question No. 9243*)*	55
-Institutions of TEVTA in Lahore and Faisalabad *(Question No. 9207*)*	
-Plots and area of Sundar Industrial Estate Lahore *(Question No. 9631*)*	22
-Project and budget of Industries Commerce and Investment Department for the years 2015-16 and 2017-18 *(Question No. 9205*)*	29
-Shifting of industries from residential area to Industrial Estates *(Question No. 9206*)*	190
Prisons Department-	184
-Facilities provided to women prisoners *(Question No. 9711*)*	
-PROVISION OF RESIDENCE AND RISK ALLOWANCE TO EMPLOYEES OF PRISONS DEPARTMENT *(QUESTION NO. 7497*)*	239
	234
Revenue Department-	207
-Cases in courts of Commissioners and Deputy Commissioners *(Question No. 9375*)*	218
	241
-Certification of degrees of officers recruited in Revenue Department *(Question No. 9163*)*	
-Evacuee Trust Property Department in tehsil Taxila, Rawalpindi *(Question No. 8819*)*	228
-Illegal possession over state land in Harbanspura Lahore	244
(Question No. 2602)*	214
-Issuance of license of stamp paper vendors in Chiniot *(Question No. 9509*)*	211
-Mutations of Central Government land in Dinga Circle, district Gujrat *(Question No. 8604*)*	208
-Non-issuance of Mutation Certificate in tehsil Dipalpur, district Okara *(Question No. 9646*)*	204
-Number of stamp vendors in district Lahore *(Question No. 2601*)*	288
-Posting of Patwaries and Tehsildars in district Chiniot *(Question No. 9508*)*	292
-Recruitments in Board of Revenue *(Question No. 9161*)*	
-Recruitments of Assistant Director Land Record in Revenue Department *(Question No. 9160*)*	294
SCHOOL EDUCATION DEPARTMENT-	277
-Action taken against teachers torching students *(Question No. 9744*)*	

PAGE NO.

-Budget of Punjab Education Foundation for the year 2016-17 *(Question No. 9442*)* 269
-Details about primary, middle and high schools in PP-159, Lahore *(Question No. 9757*)* 292
-Details about schools running under Punjab Education Foundation in Gujrat *(Question No. 9000*)* 295
-Evening classes for Child Labour victim students *(Question No. 8564*)* 282
-Furniture purchased for schools in Sahiwal in 2016-17 *(Question No. 9440*)* 286
-Number of schools in PP-112, Gujrat and budget for the same *(Question No. 9765*)*
-Planting of fruit trees in schools *(Question No. 9495*)* 40
-Recruitment of Assistant Education Officers in district Okara *(Question No. 9647*)* 52

WOMEN DEVELOPMENT DEPARTMENT-
-Constitution of District Enforcement of Inheritance Rights Committee *(Question No. 9342*)*

-OFFICES AND EMPLOYEES OF WOMEN DEVELOPMENT DEPARTMENT IN SAHIWAL *(QUESTION NO. 9685*)*

QUORUM-
INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTINGS HELD ON-
-26th April, 2018 59
-27th April, 2018 69, 75, 88
-30th April, 2018 165
-2nd May, 2018 197
-3rd May, 2018 259

R

RAHEELA ANWAR, MRS.
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-Starred Questions No. 8531, 8960, 9282 and 9340 302

questions REGARDING-
-Certification of degrees of officers recruited in Revenue Department *(Question No. 9163*)* 234
-Recruitments in Board of Revenue *(Question No. 9161*)* 211
-Recruitments of Assistant Director Land Record in Revenue Department *(Question No. 9160*)* 208

RASHID HAFEEZ, RAJA

PAGE

NO.

101

question REGARDING-

-Maintenance of Nala Lai Expressway Rawalpindi *(Question No. 4438*)*

RAZA ALI GILLANI, SYED *(Minister for Higher Education)*

Answers to the questions REGARDING- 340

-Closing of evening classes in Islamia University Bahawalpur *(Question No. 9666*)* 339

-Policy about admission of A & O Levels passed students *(Question No. 3536*)* 343

-Posting of Dy. Director Colleges in Toba Tek Singh *(Question No. 9729*)*

-Putting soil in playground of Government College for boys Daska *(Question No. 9701*)* 342

341

-Vacant posts in Government Post Graduate College Daska *(Question No. 9700*)*

	PAGE NO.
RECITATION From the Holy Quran and its translation presented in the House in sessions held on -	
-26th April, 2018	13
-27th April, 2018	65
-30th April, 2018	99
-2nd May, 2018	173
-3rd May, 2018	205
-4th May, 2018	265
-7th May, 2018	329
reports ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-	
-Accountant General of Pakistan about Accounts of Punjab Government for the 2011-12	331
-Annual Report of the Punjab Pension Fund for the year 2017	351
-Infrastructure Development Authority of the Punjab for the year 2016	351
-Privilege Motions No. 20/2015, 3/2017, 6/2017, 2,9,11 and 13/2018	302
-The Punjab Agriculture Marketing Regulatory Authority Bill 2018 (Bill No. 20 of 2018)	298
-The Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran Bill 2017 (Bill No. 1 of 2018) moved by Dr. Syed Waseem Akhtar MPA, (PP-271)	72
-The Punjab Explosive Substances (Punjab Amendment) Bill 2018 (Bill No. 14 of 2018)	227
-The Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2018 (Bill No. 11 of 2018)	56
-The Punjab Sound System (Regulation) (Amendment) Bill 2018 (Bill No. 13 of 2018)	227
-The Punjab Witness Protection Bill 2018 (Bill No. 15 of 2018)	227
-The Registration Punjab (Amendment) Bill 2018 (Bill No. 12 of 2018)	56
-The Registration (Punjab Second Amendment) Bill 2018 (Bill No. 17 of 2018)	248
Revenue Department-	
questions REGARDING-	239
-Cases in courts of Commissioners and Deputy Commissioners *(Question No. 9375*)*	234
-Certification of degrees of officers recruited in Revenue Department *(Question No. 9163*)*	207
-Evacuee Trust Property Department in tehsil Taxila, Rawalpindi *(Question No. 8819*)*	218
-Illegal possession over state land in Harbanspura Lahore *(Question No. 2602*)*	241
-Issuance of license of stamp paper vendors in Chiniot *(Question No. 9509*)*	228
-Mutations of Central Government land in Dinga Circle, district Gujrat *(Question No. 8604*)*	244

PAGE NO.

-Non-issuance of Mutation Certificate in tehsil Dipalpur, district Okara *(Question No. 9646*)* 214
-Number of stamp vendors in district Lahore *(Question No. 2601*)* 243
-Posting of Patwaries and Tehsildars in district Chiniot *(Question No. 9508*)* 211
-Recruitments in Board of Revenue *(Question No. 9161*)* 208
-Recruitments of Assistant Director Land Record in Revenue Department *(Question No. 9160*)*

S

SAADIA SOHAIL RANA, MRS.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Failure of Education Department in utilization of budget 346

SANA ULLAH KHAN, RANA *(Minister for Law & Parliamentary Affairs)*
BILLS *(Discussed upon)-*
-The Explosive Substances (Punjab Amendment) Bill 2018 76
-The Punjab Agricultural Marketing Regulatory Authority Bill 2018 78
-The Punjab Bonded Labour System (Abolition) (Amendment) Bill 2018 78
-The Punjab Government Servants Housing Foundation (Amendment) Bill 2018 77
-The Punjab Fisheries (Amendment) Bill 2018 77
-The Punjab (Regularization of Service) Bill 2018 79,90
-The Punjab Sound System (Regulation) (Amendment) Bill 2018 317
-The Punjab University of Technology Rasul Bill 2018 316
-The Punjab Witness Protection Bill 2018 76
-The Registration (Punjab Second Amendment) Bill 2018 77
MOTIONS regarding-
-Suspension of rules for presentation of a resolution 79
-Suspension of rules for taking a bill 315
ORDINANCE *(Laid in the House as a bill)-*
-The Punjab Sound System (Regulation) (Amendment) Ordinance 2018 75

point of order REGARDING-
-Demand to withdraw the words said by Law Minister about Women MPAs 305

SCHOOL EDUCATION DEPARTMENT-

questions REGARDING- 288
-Action taken against teachers torching students *(Question No. 9744*)* 292
-Budget of Punjab Education Foundation for the year 2016-17 *(Question No. 9442*)* 294
-Details about primary, middle and high schools in PP-159, Lahore

PAGE NO.

(*Question No. 9757**)
-Details about schools running under Punjab Education Foundation in Gujrat *(Question No. 9000*)* 277
-Evening classes for Child Labour victim students *(Question No. 8564*)* 269
-Furniture purchased for schools in Sahiwal in 2016-17 *(Question No. 9440*)* 292
-Number of schools in PP-112, Gujrat and budget for the same *(Question No. 9765*)* 295
-Planting of fruit trees in schools *(Question No. 9495*)* 282
-Recruitment of Assistant Education Officers in district Okara *(Question No. 9647*)* 286

SHAHABUDDIN KHAN, SARDAR

point of order REGARDING-
-Demand to review on wheat purchase policy and fix day for discussion in the House 155

SHAHZAD MUNSHI, MR.

point of order REGARDING- 304
-Demand to register Christian Marriage Certificate in UC offices

SHAKEEL IVAN, MR.

point of order REGARDING- 303
-Demand to register Christian Marriage Certificate in UC offices

SHAMEELA ASLAM, MRS.

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-
-Adjournment Motion No. 1093 337
-Starred Questions No. 2588, 3539, 4980, 7169, 7677, 7681, 9376, 9383 337

SHER ALI KHAN, MR. *(Minister for Mines & Minerals Additional Charge of Energy & Housing, Urban Development & Public Health Engineering & Revenue)*

Answers to the questions REGARDING-
-Allotment of funds and tenders of construction of Garhi Shahu Bridge Lahore *(Question No. 9311*)* 129
147
-Branches, staff and budget of PHA Lahore *(Question No. 9047*)* 246
-Budget of LDA of 2015-16 and construction of roads *(Question No. 9239*)*
-Cases in courts of Commissioners and Deputy Commissioners *(Question No. 9375*)* 239
-Certification of degrees of officers recruited in Revenue Department *(Question No. 9163*)* 235
143
-Changing of pipeline of drinking water in UC-46, Lahore *(Question No. 5625*)* 146
-Clean drinking water and tube wells in PP-144, Lahore *(Question No. 9041*)*
-Clean drinking water schemes in corporation area of Bahawalpur city *(Question No. 9012*)* 145
150

PAGE

NO.

-Closed water schemes in PP-112, Gujrat *(Question No. 9680*)* 113
-Construction on plots reserved for public welfare in Jubilee Town Lahore *(Question No. 9079*)* 39
-Cost of Sahiwal Coal Power Plant *(Question No. 9033*)* 152
-Cost of water supply schemes in Gujrat city *(Question No. 9722*)* 138
-Establishment of PHA in Sargodha and budget thereof *(Question No. 9675*)* 207
-Evacuee Trust Property Department in tehsil Taxila, Rawalpindi *(Question No. 8819*)* 109
-Facilities and development in Jubilee Town Lahore *(Question No. 9078*)* 218
-Illegal possession over state land in Harbanspura Lahore *(Question No. 2602*)* 242
-Issuance of license of stamp paper vendors in Chiniot *(Question No. 9509*)* 101
-Maintenance of Nala Lai Expressway Rawalpindi *(Question No. 4438*)* 228
-Mutations of Central Government land in Dinga Circle, district Gujrat *(Question No. 8604*)* 244
-Non-issuance of Mutation Certificate in tehsil Dipalpur, district Okara *(Question No. 9646*)* 214
-Number of stamp vendors in district Lahore *(Question No. 2601*)* 243
-Posting of Patwaries and Tehsildars in district Chiniot *(Question No. 9508*)* 104
-Provision of amount in the head of sewerage and water supplies in district Gujrat *(Question No. 9057*)* 143
-Provision of clean drinking water in PP-146, Lahore *(Question No. 5624*)* 211
-Recruitments in Board of Revenue *(Question No. 9161*)* 209
-Recruitments of Assistant Director Land Record in Revenue Department *(Question No. 9160*)* 119
-Registered and unregistered housing societies in district Lahore *(Question No. 9231*)* 144
-Restoration of water tank in Chak No. 97/R.B Faisalabad *(Question No. 6478*)* 132
-Sanitation problems in Madni Street and Muslim Park Ghani Colony Lahore *(Question No. 9637*)* 44
-Total cost incurred upon Quaid-e-Azam Solar Power Park *(Question No. 9268*)* 148
-Water supply and sewerage schemes in Manga Mandi Lahore *(Question No. 9678*)* 118
-Water supply schemes in district Gujrat *(Question No. 9094*)* 142
-Water supply schemes in Bahawalpur city *(Question No. 5566*)*

SHUNILA RUTH, MS.

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Disclosure of fake convocation and distribution of degrees by Government Post Graduate College for Women Wahdat Road, Lahore 348

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-

-Starred Question No. 8974 301

PAGE NO.

questions REGARDING-

-Budget of LDA of 2015-16 and construction of roads *(Question No. 9239*)* 245
-Non-issuance of Mutation Certificate in tehsil Dipalpur, district Okara *(Question No. 9646*)* 244
-Recruitment of Assistant Education Officers in district Okara *(Question No. 9647*)* 286
-Registered and unregistered housing societies in district Lahore *(Question No. 9231*)* 119

QUORUM-

-Indication of quorum of the House during sitting held on 27th April, 2018 69

SUMMONING-

-Notification of summoning of 35th session of 16th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 26th April, 2018 1

T

TARIQ MEHMOOD, MIAN

questions REGARDING-

-Details about schools running under Punjab Education Foundation in Gujrat *(Question No. 9000*)* 277
-Evening classes for Child Labour victim students *(Question No. 8564*)* 269
-Mutations of Central Government land in Dinga Circle, district Gujrat *(Question No. 8604*)* 228
-Plots and area of Sundar Industrial Estate Lahore *(Question No. 9631*)* 55
-Provision of amount in the head of sewerage and water supplies in district Gujrat *(Question No. 9057*)* 104
-Water supply schemes in district Gujrat *(Question No. 9094*)* 117

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** OF-

-Accountant General of Pakistan about Accounts of Punjab Government for the 2011-12 331

TARIQ MEHMOOD BAJWA, MR.

questions REGARDING-

-Employees of Punjab Food Authority in district Nankana Sahib *(Question No. 9742*)* 198
-Purchase of wheat in district Nankana Sahib *(Question No. 9743*)* 199

U

UMAR FAROOQ, HAJI, MALIK

PAGE NO.

question REGARDING-
-Evacuee Trust Property Department in tehsil Taxila, Rawalpindi *(Question No. 8819*)* 207

reports ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-
-The Punjab Explosive Substances (Punjab Amendment) Bill 2018 (Bill No. 14 of 2018) 227
-The Punjab Sound System (Regulation) (Amendment) Bill 2018 (Bill No. 13 of 2018) 227
-The Punjab Witness Protection Bill 2018 (Bill No. 15 of 2018) 227

W

WASEEM AKHTAR, DR SYED
BILL *(Discussed upon)-*
-The Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran Bill 2017 320
MOTION regarding-
-SUSPENSION OF RULES FOR TAKING A BILL 314

questions REGARDING-
-Annual consumption and distribution of wheat bags *(Question No. 9738*)* 194
-Clean drinking water schemes in corporation area of Bahawalpur city *(Question No. 9012*)* 145
-Closing of evening classes in Islamia University Bahawalpur *(Question No. 9666*)* 274, 340
-Details about sugar mills *(Question No. 9739*)* 198
-Illegal possession over state land in Harbanspura Lahore *(Question No. 2602*)* 218
-Number of stamp vendors in district Lahore *(Question No. 2601*)* 214
-Planting of fruit trees in schools *(Question No. 9495*)* 282
-Provision of residence and risk allowance to employees of Prisons Department *(Question No. 7497*)* 184
-Water supply schemes in Bahawalpur city *(Question No. 5566*)* 141

WOMEN DEVELOPMENT DEPARTMENT-

questions REGARDING-
-Constitution of District Enforcement of Inheritance Rights Committee *(Question No. 9342*)* 40
-Offices and employees of Women Development Department in Sahiwal *(Question No. 9685*)* 52

PAGE

NO.

Z

ZAEEM HUSSIAN QADRI, SYED *(Minister for Auqaf & Religious Affairs)*

point of order REGARDING- 160

-Problem faced by patients due to closing of medical stores

ZULIFQAR ALI KHAN, MR.

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING- 248

-THE REGISTRATION (PUNJAB SECOND AMENDMENT) BILL 2018 (BILL NO. 17 OF 2018)